DIRECTORATE
GENERAL PUBLIC RELATIONS
BALOCHISTAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

مورخہ 20.03.2025

نمبر شمار	اہم قومی ومقامی خبریں	اخبارات
01	دہشتگردی کو ہر قیمت پر شکست دینگے، صدر زرداری	جنگ ودیگر اخبارات
02	دہشتگرد ایک انچ زمین پر بھی قابض نہیں رہ سکتے عوام سازشوں کو ناکام بنادینگے، وزیر اعلیٰ بگٹی	جنگ ودیگر اخبارات
03	محکمہ تعلیم اور صحت ترقیاتی منصوبوں کی تکمیل کے لئے تعاون کریں، سلیم کھوسہ	انتخاب ودیگر اخبارات
04	حکومت نے نئے گوادر شپ یارڈ منصوبے کی منظوری دے دی	مشرق ودیگر اخبارات
05	بی ایف اے کا صوبہ بھر میں گرینڈ آپریشن قواعد کی خلاف ورزی پر ایکشن	جنگ ودیگر اخبارات
06	کوئٹہ میں صدر مملکت کی آمد سخت سیکورٹی کے باعث بدترین ٹریفک جام	مشرق ودیگر اخبارات
07	سیکرٹری آر ٹی اے کی ایئرپورٹ چونگی پر کارروائی	جنگ ودیگر اخبارات
08	بلوچستان اسمبلی کا اجلاس آج ہوگا	جنگ ودیگر اخبارات
09	قرآن کی تعلیم لازمی قرار دینے کی درخواست بلوچستان کا جواب جمع	جنگ ودیگر اخبارات
10	بارکھان کوہ جاندران کے جنگلات میں لگی آگ شدت اختیار کرگئی	جنگ ودیگر اخبارات
11	فوجی آپریشن سے دہشت گردی کا خاتمہ ممکن نہیں، پشتونخوامیپ	جنگ ودیگر اخبارات
12	ہر طرف لاشیں گر رہی ہیں حکومت نے بلوچستان کو مقتل گاہ بنادیا، لشکری رئیسانی	جنگ ودیگر اخبارات
13	بلوچستان میں بہنے والے خون ہمارا اپنا ہے، سلمان اکرم راجہ	جنگ ودیگر اخبارات
14	13 ڈاکٹرز کی ڈبل تنخواہوں کا انکشاف، سی ایم ایچ کا پی ایم سی کو مراسلہ	جنگ ودیگر اخبارات
15	صوبے کی مخدوش صورتحال، ڈی بلوچ کمپنی نے منصوبوں پر کام بند کردیا	جنگ ودیگر اخبارات
16	ظلم کے خاتمے تک جدوجہد جاری رہے گی، ڈاکٹر ماہ رنگ بلوچ	جنگ ودیگر اخبارات
17	حکومت لیویز فورس کو پولیس میں ضم کرنے کا فیصلہ واپس لے، پشتونخواہ	جنگ ودیگر اخبارات
18	کمانڈنٹ بلوچستان کانسٹیلبری کی زیر صدارت اجلاس	جنگ ودیگر اخبارات
19	بلوچستان مزید آپریشنز کا متحمل نہیں ہوسکتا، سیاسی رہنما	جنگ ودیگر اخبارات

امن و امان:

جیونی سے بڑی مقدار میں منشیات برآمد، کوئٹہ ڈکیتی کے دوران مزاحمت پر فاروق خان جاں بحق، موسی خیل مسروقہ گاڑی برآمد، ڈاکو گرفتار، ٹائروں سے لوڈ چھینا گیا زرنج برآمد چار ملزمان گرفتار کر لئے گئے، بھاگ میں موبائل کی دکان میں ڈکیتی، خضدار میں پولیس آفسر کے گھر پر دستی بم حملہ، کھجوری لیویز بارکھان سے چوری شدہ گاڑی برآمد کرلی۔

عوامی مسائل:

انعامی اسکیموں اور مختلف سروے کی آڑ میں آن لائن جعلساز اور ہیکرز سرگرم، صوبائی دارالحکومت وسطی علاقوں میں تجاوزات کے باعث ٹریفک متاثر، گوادر کے شہریوں کے حصول میں مشکلات، مچھ میں باولے کتوں کی بھرمار 11 بچے اور خاتون زخمی۔

CamScanner

DIRECTORATE
GENERAL PUBLIC RELATIONS
BALOCHISTAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

مورخہ 20.03.2025

اداریہ:

روزنامہ قدرت کوئٹہ نے "**حکومت نے بیروزگار نوجوانوں کیلئے روزگار کے دروازے کھول دیئے ہیں**" کے عنوان سے اداریہ تحریر کیا ہے کہ وزیراعلیٰ بلوچستان سرفراز بگٹی نے کہا ہے کہ بلوچستان کے وہ بیروزگار نوجوان جو مایوسی اور بے یقینی کا شکار تھے صوبائی حکومت نے ان کیلئے باعزت روزگار کے دروازے کھول دیئے ہیں حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ نوجوانوں کو ریاست کے قریب لائیں گے اور انہیں ترقی کے مساوی مواقع فراہم کئے جائیں آج بلوچستان سے نوجوانوں کا پہلا گروپ بیرون ملک روزگار کیلئے روانہ ہورہا ہے جو نہ صرف اپنے مستقبل کو سنواریں گے بلکہ پاکستان اور بلوچستان کے سفیر کے طور پر کام کریں گے، اور اپنے گھرانوں کی کفالت اور معاشی استحکام کے ساتھ ساتھ زرمبادلہ بھیجوانے کا ذریعہ بنیں گے انہوں نے نوجوانوں کو ہدایت کی کہ وہ بیرون ملک جا کر محنت دیانت اور لگن سے کام کریں اور کوئی ایسا عمل نہ کریں جس سے پاکستان کی بدنامی ہو انہوں نے کہا کہ بلوچستان کے نوجوانوں کو تعلیم اور ترقی کے مواقع فراہم کرنا حکومت کی اولین ترجیح ہے ہمارا صوبہ دیگر علاقوں سے مختلف معروضی حالات رکھتا ہے یہاں اگر کوئی نوجوان بیروزگر ہوتا ہے تو ریاست مخالف عناصر کے ہتھے چڑھ سکتا ہے اس لئے ضروری ہے کہ میرٹ اور گڈ گورننس کے ذریعے نوجوانوں کا ریاست پر اعتماد بحال کیا جائے،

اداریے:

روزنامہ میزان کوئٹہ نے "**نوجوانوں کو تعلیم اور ترقی کے مواقع فراہم کرنا کرن اولین ترجیح ھے**" کے عنوان سے اداریہ تحریر کیا ہے۔

روزنامہ مشرق کوئٹہ نے "**دہشت گردی پر قابو پانے کیلئے قومی اتحاد ضروری**" کے عنوان سے اداریہ تحریر کیا ہے۔

مضامین:

روزنامہ بلوچستان نیوز کوئٹہ نے "**دہشت گردی کے ناسور کو جڑ سے اکھاڑیں**" کے عنوان سے ایم ڈی طاہر کا مضمون تحریر کیا ہے۔

روزنامہ جنگ کوئٹہ نے "**بلوچستان ضرورت حقیقی جمہوریت کی**" کے عنوان سے محمود شام کا مضمون تحریر کیا ہے۔

روزنامہ مشرق کوئٹہ نے "**آج بلوچستان میں جو کچھ ہو رہا ھے وہ ہماری دہائیوں کی ناقص پالسیسز کا نتیجہ ھے**" کے عنوان سے زاہد حسین کا مضمون تحریر کیا ہے۔

روزنامہ سینچری ایکسپریس کوئٹہ نے "**بلوچستان میں کیا ہو رہا ھے،**" کے عنوان سے جاوید کا مضمون تحریر کیا ہے۔

روزنامہ زمانہ کوئٹہ نے "**گوادر ملکی سلامتی سے معاشی مفاد تک،**" کے عنوان سے خالد کشمیری کا مضمون تحریر کیا ہے۔

برائے ڈائریکٹر جنرل
نظامت تعلقات عامہ بلوچستان

CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE
GENERAL OF PUBLIC
RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: MASHRIQ QUETTA

Bullet No. 1 Dated: 20 MAR 2025 Page No. 1

سب کو حق دینا چاہتے ہیں حقوق چھیننا نہیں چاہتے لوگوں کا دل جیتیں گے ایسے اقدامات کریں گے جنہیں سنہرے الفاظ میں یاد رکھا جائیگا، اجلاس سے خطاب

صدر
دہشتگردوں کو ہر قیمت پر شکست دینگے، زرداری

بلوچستان میں ترقی اور پائیدار امن چاہتے ہیں

قوم کو تقسیم کرنے کی ہر کوشش ناکام ہوگی، ریاست کا مؤقف واضح ہے ریاست نے رہنا اور ہمیں دہشت گردی کے خلاف جنگ ہر حال میں جیتنی ہے، انسداد دہشتگردی ونگ کو جدید اسلحہ فراہم کریں گے

بلوچستان کے لوگوں سے دلی لگاؤ اور دیرینہ تعلقات ہیں، بحیثیت پاکستانی قومی یکجہتی کے ذریعے وطن عزیز کو آگے لے کر جانا ہے، بلوچستان اور عوامی فلاح و بہبود کے اقدامات کو بار آور بنایا جائے گا

ہر بچے کو اسکول میں دیکھنا چاہتے ہیں، مستقبل کے معماروں کو جدید ٹیکنالوجی سے روشناس کرانا وقت کی ضرورت، عید کے بعد بلوچستان میں کیمپ لگاؤں گا اور تمام مسائل اور تجاویز تفصیل سے سنوں گا، صدر مملکت

کوئٹہ میں امن و امان کی صورتحال پر اجلاس، وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے صوبے کی مجموعی صورتحال پر تفصیلی بریفنگ دی، اجلاس میں چیئرمین پیپلز پارٹی بلاول بھٹو زرداری نے بھی شرکت کی

کوئٹہ (خ ن + نیوز ایجنسیاں) صدر مملکت آصف علی زرداری نے کہا ہے کہ دہشت گرد عناصر کو ہر قیمت پر شکست دیں گے، قوم کو تقسیم کرنے کی ہر کوشش ناکام ہوگی، ریاست کا مؤقف واضح ہے ہمیں دہشت گردی کے خلاف جنگ ہر حال میں جیتنی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔ بقیہ 2 صفحہ نمبر 7 پر

صدر مملکت آصف علی زرداری نے ان خیالات کا اظہار بدھ کو کوئٹہ میں امن و امان کی صورتحال پر اجلاس کے دوران کیا۔ اجلاس میں چیئرمین پاکستان پیپلز پارٹی بلاول بھٹو زرداری نے بھی شرکت کی۔ وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے صوبے میں امن و امان کی مجموعی صورتحال پر تفصیلی بریفنگ دی۔ اجلاس میں قائم مقام گورنر بلوچستان کیپٹن ریٹائرڈ عبدالخالق اچکزئی، چیف سیکرٹری بلوچستان شکیل قادر خان، آئی جی پولیس معظم جاہ انصاری سمیت اعلیٰ حکام نے شرکت کی۔ صدر مملکت آصف علی زرداری نے اجلاس سے خطاب میں کہا کہ بلوچستان ان کے دل کے قریب ہے اور اس کی ترقی اور پائیدار امن اولین ترجیح ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہر بچے کو اسکول میں دیکھنا چاہتے ہیں، مستقبل کے معماروں کو جدید ٹیکنالوجی سے روشناس کروانا وقت کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ انسداد دہشت گردی ونگ کو جدید اسلحہ فراہم کیا جائے گا تاکہ جرائم پیشہ عناصر اور دہشت گردوں کے خلاف مؤثر کارروائی کی جا سکے۔ دوسری جانب صدر مملکت آصف علی زرداری سے بلوچستان کی پارلیمانی پارٹیوں کے اراکین نے ملاقات کی۔ اس موقع پر چیئرمین پاکستان پیپلز پارٹی بلاول بھٹو زرداری بھی موجود تھے۔ ملاقات میں بلوچستان اسمبلی میں اپوزیشن لیڈر اور مختلف سیاسی جماعتوں کے پارلیمانی لیڈرز نے صوبے کو درپیش مسائل اور عوامی بہبود سے متعلق تجاویز پیش کیں۔ پارلیمانی اراکین سے بات چیت کرتے ہوئے صدر مملکت نے کہا کہ بلوچستان کے لوگوں سے دلی لگاؤ اور دیرینہ تعلقات ہیں۔ بحیثیت پاکستانی قومی یکجہتی کے ذریعے وطن عزیز کو آگے لے کر جانا ہے، ہم سب کو ان کا حق دینا چاہتے ہیں، حقوق چھیننے پر یقین نہیں رکھتے بلکہ انہیں دے کر عوام کا دل جیتیں گے، بلوچستان اور عوامی فلاح و بہبود کے اقدامات کو بار آور بنایا جائے گا اور ایسے فیصلے کیے جائیں گے جو تاریخ میں سنہرے الفاظ میں یاد رکھے جائیں گے۔ صدر مملکت نے اس موقع پر کہا کہ عید کے بعد بلوچستان میں کیمپ لگاؤں گا اور جملہ مسائل اور تجاویز تفصیل سے سنوں گا۔ بلوچستان اسمبلی میں اپوزیشن لیڈر میر یونس عزیز زہری نے وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی کے اقدامات کو سراہا اور مکمل تعاون کی یقین دہانی کرائی۔ ملاقات میں قائم مقام گورنر بلوچستان کیپٹن ریٹائرڈ عبدالخالق اچکزئی، وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی بھی موجود تھے۔ نیشنل پارٹی کے سربراہ ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ، پاکستان مسلم لیگ کے پارلیمانی لیڈر میر سلیم خان کھوسہ، عوامی نیشنل پارٹی کے پارلیمانی لیڈر انجینئر زمرک خان اچکزئی اور جماعت اسلامی کے رکن میر عبدالمجید بادینی نے بھی شرکت کی۔ ملاقات میں بلوچستان کابینہ کے ارکان، صوبائی وزراء، پارلیمانی سیکرٹریز اور اراکین اسمبلی بھی شریک تھے۔ دوریں اثنا صدر مملکت آصف علی زرداری اور پیپلز پارٹی کے چیئرمین بلاول بھٹو زرداری ایک روزہ دورے پر کوئٹہ پہنچے صدر مملکت اسلام آباد سے خصوصی طیارے میں کوئٹہ پہنچے ایئرپورٹ پر وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی صوبائی وزراء میر عاصم کرد گیلو، سلیم کھوسہ، مینا مجید بلوچ، اسفند یار کاکڑ، سردار عمر گورگیج، چیف سیکرٹری شکیل قادر خان، آئی جی پولیس بلوچستان معظم جاہ انصاری، سید اقبال شاہ، چنگیز جمالی، سمیت دیگر نے استقبال کیا صدر مملکت کے ہمراہ صوبائی وزیر میر علی حسن زہری بھی اسلام آباد سے آئے جبکہ پاکستان پیپلز پارٹی کے چیئرمین بلاول بھٹو زرداری سندھ حکومت کے خصوصی طیارے کے ذریعے کوئٹہ پہنچے انکے ہمراہ صوبائی وزیر سندھ سید ناصر شاہ بھی ہمراہ تھے انکا صوبائی وزراء نے کیا جن میں حاجی علی مدد جتک، بخت محمد کاکڑ، سردار کوہیار ڈومکی، سمیت دیگر نے استقبال کیا صدر آصف علی زرداری نے بلوچستان میں امن و امان سے متعلق خصوصی اجلاس کی صدارت کی اجلاس میں چیئرمین پیپلز پارٹی بلاول بھٹو زرداری، وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی، قائم مقام گورنر بلوچستان کیپٹن (ر) عبدالخالق اچکزئی، چیف سیکرٹری شکیل قادر خان، آئی جی پولیس بلوچستان معظم جاہ انصاری سمیت دیگر بھی شریک تھے وزیراعلیٰ بلوچستان نے صوبے میں امن و امان کی صورتحال پر بریفنگ دی صدر مملکت آصف علی زرداری کا کہنا تھا کہ دہشت گرد عناصر کو ہر قیمت شکست دینا ہے گے دہشت گرد قوم کو تقسیم کرنا چاہتے ہیں صورتحال واضح ہے کہ ریاست نے رہنا ہے دہشت گردی کے خلاف جنگ جیتنی ہے انسداد دہشت گردی ونگ کو جدید اسلحہ فراہم کریں گے بلوچستان دل کے قریب ہے صوبے کی ترقی اور پائیدار امن چاہتے ہیں اس کے علاوہ بلوچستان ہر بچے کو سکول میں دیکھنا چاہتے ہیں جدید ٹیکنالوجی سے بچوں کو روشناس کروانا وقت کی ضرورت ہے صدر مملکت آصف علی زرداری اور پیپلز پارٹی کے چیئرمین بلاول بھٹو زرداری ایک روزہ دورہ مکمل کرکے شام کو 6 بجے واپس چلے گے

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE
GENERAL OF PUBLIC
RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: Century Express Quetta

Bullet No. 1

Dated: 20 MAR 2025 Page No. 2

دہشتگردوں کو ہر قیمت پر شکست دینگے، قوم کو تقسیم کرنے کی ہر کوشش ناکام ہوگی، صدر زرداری

ریاست کا موقف واضح، دہشتگردی کیخلاف جنگ ہر حال میں جیتنی ہے، انسداد دہشتگردی ونگ کو جدید اسلحہ فراہم کیا جائیگا، بلوچستان دل کے قریب، امن اولین ترجیح

مستقبل کے معماروں کو جدید ٹیکنالوجی سے روشناس کرانا وقت کی ضرورت، عید کے بعد بلوچستان میں کیمپ لگاؤں گا: کوئٹہ میں اجلاس سے خطاب

اسلام آباد، کوئٹہ (وقاص احمد، ایجنسیاں) صدر مملکت آصف علی زرداری نے کہا ہے کہ دہشت گرد عناصر کو ہر قیمت پر شکست دیں گے، قوم کو تقسیم کرنے کی ہر کوشش ناکام ہوگی، ریاست کا موقف واضح ہے ہمیں دہشتگردی کے خلاف جنگ ہر حال میں جیتنی ہے۔ صدر زرداری نے کوئٹہ میں امن وامان کی صورتحال پر اجلاس کی صدارت کی۔ اجلاس میں چیئرمین پیپلز پارٹی بلاول بھٹو زرداری نے بھی شرکت کی۔ وزیر اعلیٰ بلوچستان سرفراز بگٹی نے (باقی صفحہ 5 نمبر1)

صوبے میں امن و امان کی مجموعی صورتحال پر تفصیلی بریفنگ دی۔ صدر زرداری نے کہا بلوچستان اُنکے دل کے قریب ہے اور اس کی ترقی اور پائیدار امن اولین ترجیح ہے۔ ہر بچے کو سکول میں دیکھنا چاہتے ہیں، مستقبل کے معماروں کو جدید ٹیکنالوجی سے روشناس کروانا وقت کی ضرورت ہے۔ دہشتگرد قوم کو تقسیم کرنا چاہ رہے ہیں۔ انسداد دہشت گردی ونگ کو جدید اسلحہ فراہم کیا جائے گا تاکہ جرائم پیشہ عناصر اور دہشت گردوں کے خلاف مؤثر کارروائی کی جاسکے۔ صدر زرداری سے بلوچستان کی پارلیمانی پارٹیوں کے ارکان نے بھی ملاقات کی۔ بلوچستان اسمبلی میں اپوزیشن لیڈر اور مختلف سیاسی جماعتوں کے پارلیمانی لیڈرز نے صوبے کو درپیش مسائل اور عوامی بہبود سے متعلق تجاویز پیش کیں۔ صدر مملکت نے کہا کہ بلوچستان کے لوگوں سے دلی لگاؤ اور دیرینہ تعلقات ہیں۔ بحیثیت پاکستانی قومی یکجہتی کے ذریعے وطن عزیز کو آگے لے کر جانا ہے، ہم سب کو ان کا حق دینا چاہتے ہیں، حقوق چھیننے پر یقین نہیں رکھتے بلکہ انہیں دے کر عوام کا دل جیتیں گے۔ بلوچستان اور عوامی فلاح و بہبود کے اقدامات کو بارآور بنایا جائیگا اور ایسے فیصلے کئے جائیں گے جو تاریخ میں سنہرے الفاظ میں یاد رکھے جائیں گے۔ عید کے بعد بلوچستان میں کیمپ لگاؤں گا اور جملہ مسائل اور تجاویز تفصیل سے سنوں گا۔ اپوزیشن لیڈر میر یونس عزیز زہری نے وزیر اعلیٰ بلوچستان کے اقدامات کو سراہا اور مکمل تعاون کی یقین دہانی کرائی۔ ملاقات میں قائم مقام گورنر بلوچستان کیپٹن ریٹائرڈ عبدالخالق اچکزئی، وزیر اعلیٰ سرفراز بگٹی بھی موجود تھے۔ نیشنل پارٹی کے سربراہ ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ، پاکستان مسلم لیگ کے پارلیمانی لیڈر میر سلیم خان کھوسہ، عوامی نیشنل پارٹی کے انجینئر زمرک خان اچکزئی اور جماعت اسلامی کے میر عبدالمجید بادینی بھی ملاقات میں موجود تھے۔ قبل ازیں کوئٹہ پہنچنے پر وزیر اعلیٰ بلوچستان اور صوبائی وزراء نے صدر کا ایئرپورٹ پر استقبال کیا۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: Balochistan Time Quetta

Bullet No. 1

Dated: 20 MAR 2025 Page No. 3

President Zardari urges need to win war against terror

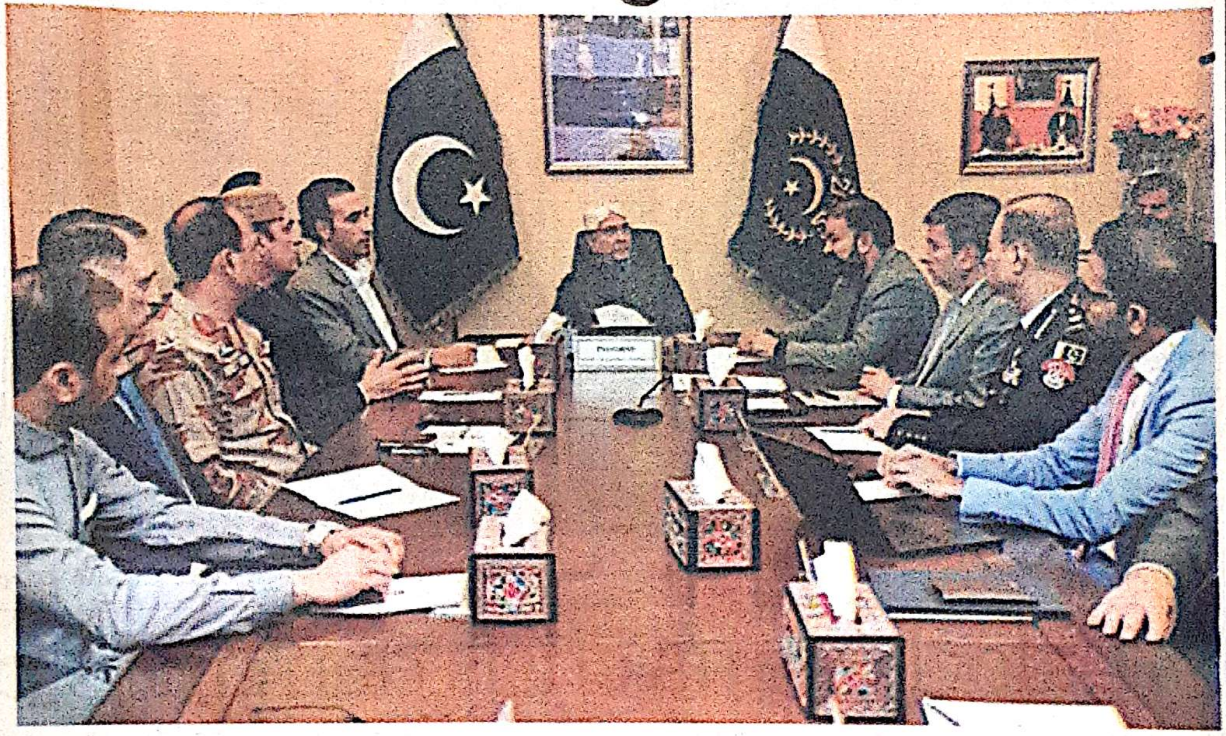

Staff Report

ISLAMABAD: President Asif Ali Zardari on Wednesday emphasised the need to win the "war against terrorism" at all costs during a visit to Quetta amid the prevailing tense security environment in Balochistan.

The visit comes amid an upsurge in terrorism in Khyber Pakhtunkhwa and Balochistan. Just this month, Balochistan witnessed the unprecedented Jaffar Express hijacking which resulted in at least 31 lives being lost and a suicide blast in Noshki District that left five dead.

Meanwhile, there were multiple assaults on KP police among other incidents, while three terrorists were killed by security forces in a counter-terrorism operation in the Khyber district on Monday.

A statement from the PPP said President Zardari arrived in Quetta on a one-day visit to review the provincial law and order situation. He later attended a briefing on law and order in the province.

In a statement issued on the meeting's discussion, the president was quoted as saying: "Terrorists will be defeated at all costs. Terrorists are trying to divide the nation. The situation is clear, the state has to survive, the war against terrorism has to be won."

President Zardari pledged to provide modern weaponry to counter-terrorism forces and expressed his desire for development and lasting peace in Balochistan, the statement read.

"Balochistan is close to my heart," the president said, adding that he wanted "to see every child of Balochistan in school".

"Enlightening children with modern technology is the need of the hour," he was quoted as saying.

PPP Chairman Bilawal Bhutto-Zardari was also a part of the meeting attended by Balochistan Chief Minister Mir Sarfraz Bugti and provincial ministers.

A day ago, the Parliamentary Committee on National Security had emphasised the urgent need to implement counterterrorism frameworks — the National Action Plan and Vision Azm-i-Istehkam — to curb terrorism, as Army Chief Gen Asim Munir pointed to governance gaps as a key reason behind the spike in terrorism and called for making Pakistan a "hard state".

The communique also emphasised the need for unity and political resolve to face the threat of terrorism with the full strength of the state, calling for a national consensus in the fight against terrorism.

Prime Minister Shehbaz Sharif had similarly called for national unity and dialogue against the menace of terrorism in the country in a visit to Quetta last week after the attack.

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Bullet No. 1

Page No. 4

THE DAILY JANG QUETTA
روزنامہ جنگ کوئٹہ
بانی میر خلیل الرحمٰن
2841993-2842016-2841078 BC-1
جلد 54 جمعرات 19 رمضان المبارک 1446ھ 20 مارچ 2025ء نمبر 79

دہشتگرد ایک انچ زمین پر بھی قابض نہیں ہو سکتے، عوام سازشوں کو ناکام بنا دینگے، وزیراعلیٰ بگٹی

انہیں کسی صورت پنپنے نہیں دینگے، بلوچستان کو امن کا گہوارہ بنائیں گے، حکومت عوامی خدمت پر یقین رکھتی ہے، صدر مملکت کو بریفنگ

کوئٹہ (خ ن) وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے کہا ہے کہ بلوچستان میں دہشت گردی کی ہر کارروائی کا بھرپور جواب دیا جائے گا، جعفر ایکسپریس پر دہشت گرد حملے اور نوشکی میں سیکورٹی فورسز کے کانوائے پر حملے کے بعد ہماری بہادر سیکورٹی فورسز نے فوری اور موثر جوابی کارروائی کی یہ حملے امن و استحکام کو نقصان پہنچانے کی مذموم کوشش تھے، ریاست اور عوام ایسی سازشوں کو ناکام بنانے کے لیے متحد ہیں، بلوچستان میں دہشت گردی کے خاتمے کے لیے پولیس اور لیویز کی پیشہ ورانہ صلاحیتوں میں اضافے کا جامع پلان تیار کرلیا گیا ہے تاکہ امن و امان کو یقینی بنایا جاسکے۔ بدھ کو صدر مملکت آصف علی زرداری کو امن و امان کی صورتحال پر بریفنگ دیتے ہوئے وزیراعلیٰ میر سرفراز بگٹی نے اس عزم کا اعادہ کیا کہ ریاستی ادارے دہشت گرد عناصر کو کسی صورت پنپنے نہیں دیں گے، وزیراعلیٰ بلوچستان نے کہا کہ انسداد جرائم کے لیے ہائی ویز پر ایف سی، پولیس اور لیویز کی مشترکہ چیک پوسٹس قائم کی گئی ہیں جو جرائم کی روک تھام میں موثر کردار ادا کر رہی ہیں، انہوں نے کہا کہ دہشت گرد ایک انچ زمین پر بھی قابض نہیں رہ سکتے تاہم وہ سوشل میڈیا پر خوف و ہراس پھیلانے اور بیرون ملک بیٹھے ریاست مخالف عناصر کی معاونت سے ریاست کے خلاف بے بنیاد پروپیگنڈا کرنے کی کوشش کرتے ہیں حکومت ایسے عناصر کے خلاف سخت اقدامات اٹھا رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بلوچستان میں امن و امان کی بحالی حکومت کی اولین ترجیح ہے اس مقصد کے لیے انٹیلی جنس بیسڈ آپریشنز اور جدید ٹیکنالوجی کا استعمال یقینی بنایا جا رہا ہے، ہماری فورسز نے پہلے بھی دہشت گردوں کو شکست دی ہے اور آئندہ بھی بلوچستان کو امن کا گہوارہ بنانے کے لیے بھرپور اقدامات کیے جائیں گے۔ وزیراعلیٰ بلوچستان نے کہا کہ ترقی اور سیکورٹی ایک ساتھ چلتی ہیں جب ہم نے حکومت سنبھالی تو گورننس کے شدید چیلنجز کا سامنا تھا، ہزاروں اسکول بند تھے عوام کو صحت و تعلیم کی بنیادی سہولیات میسر نہیں تھیں لیکن ہماری حکومت نے میرٹ کو فروغ دیتے ہوئے اصلاحات متعارف کرائیں، تعلیم اور صحت کے شعبے میں بہتری لائی اور سرکاری ملازمتوں میں شفافیت کو یقینی بنایا پہلے بلوچستان میں نوکریاں فروخت ہوتی تھیں لیکن ہم نے اس سلسلے کو ہمیشہ کے لیے ختم کر دیا۔ انہوں نے کہا کہ بلوچستان کی تاریخ میں پہلی بار بینظیر بھٹو اسکالرشپ پروگرام متعارف کرایا گیا ہے جس کے تحت میٹرک سے لے کر اعلیٰ تعلیم تک نوجوانوں کو تعلیمی مواقع فراہم کیے جا رہے ہیں، ہماری حکومت کا مقصد بلوچستان کے نوجوانوں کو ترقی کی راہ پر گامزن کرنا ہے تاکہ وہ ایک روشن مستقبل کی جانب بڑھ سکیں، وزیراعلیٰ نے کہا کہ ہم بلوچستان میں روزگار کے مواقع پیدا کرنے کے لیے بڑے پیمانے پر منصوبے لا رہے ہیں صرف پی ایس ڈی پی سے پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کے تحت لاکھوں نوکریاں تخلیق کی جاسکیں گی، بلوچستان میں صنعتی زونز کے قیام، زرعی ترقی کے منصوبے اور سیاحت کو فروغ دینے کے اقدامات کیے جا رہے ہیں چیف منسٹر یوتھ اسکلز ڈویلپمنٹ پروگرام کے تحت نوجوانوں کو ہنرمند بنا کر بیرون ملک روزگار کی فراہمی کے لیے عملی اقدامات جاری ہیں جس کے تحت نوجوان کا پہلا بیچ سعودی عرب روانہ کیا گیا ہے جبکہ جون تک مزید نوجوانوں کو بھیجیں گے، انہوں نے کہا کہ بلوچستان کے عوام کے مسائل کے حل کے لیے صدر آصف علی زرداری اور چیئرمین پاکستان پیپلز پارٹی بلاول بھٹو زرداری کے وژن کے مطابق ہم دن رات محنت کر رہے ہیں ہماری حکومت عوامی خدمت پر یقین رکھتی ہے اور ترقیاتی منصوبے عوام کی فلاح و بہبود کو مدنظر رکھتے ہوئے ترتیب دیئے جا رہے ہیں ہم نے پہلی بار یہ نظام متعارف کرایا ہے کہ منظور شدہ منصوبوں کو پی ایس ڈی پی میں بجٹ کا حصہ بنایا جا رہا ہے، وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ ہم نے حکومتی اداروں میں شفافیت اور جوابدہی کا نظام متعارف کرایا ہے تاکہ عوام کا پیسہ صرف عوام کی فلاح پر خرچ ہو ہم چاہتے ہیں کہ بلوچستان ایک پرامن اور خوشحال صوبہ بنے جہاں ہر شہری کو مساوی مواقع ملیں اور ترقی کا ثمر عام آدمی تک پہنچے۔ اس موقع پر چیئرمین پاکستان پیپلز پارٹی بلاول بھٹو زرداری، قائم مقام گورنر بلوچستان کیپٹن ریٹائرڈ عبدالخالق اچکزئی، چیف سیکرٹری بلوچستان شکیل قادر خان، ایڈیشنل چیف سیکرٹری داخلہ زاہد سلیم، آئی جی پولیس بلوچستان معظم جاہ انصاری، پرنسپل سیکرٹری ٹو چیف منسٹر بابر خان، ترجمان بلوچستان حکومت شاہد رند اور دیگر حکام بھی موجود تھے۔

صدر مملکت آصف زرداری کوئٹہ پہنچنے کے بعد وزیراعلیٰ سرفراز بگٹی کے ہمراہ ایئرپورٹ سے باہر آرہے ہیں

کوئٹہ: وزیراعلیٰ میر سرفراز بگٹی سے سینیٹر سردار عمر گورگیج اور ایم این اے ملک شاہ گورگیج ملاقات کر رہے ہیں

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE
GENERAL OF PUBLIC
RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: JANG QUETTA

Bullet No. 1

Dated: 20 MAR 2025 Page No. 5

صدر زرداری کا وزیراعلیٰ بگٹی سے شفقت کا اظہار، گرمجوشی سے بوسہ دیا

کوئٹہ(این این آئی)صدر مملکت آصف علی زرداری نے وزیراعلیٰ بلوچستان کوکوئٹہ ائیرپورٹ پر گرم جوشی سے روایتی انداز میں بوسہ دیا۔بدھ کو صدر مملکت آصف علی زرداری اپنے خصوصی طیارے میں کوئٹہ ائیر پورٹ پہنچے تو وزیراعلیٰ میر سرفراز بگٹی نے انکا استقبال کیا اس موقع پر وزیراعلیٰ صدر مملکت سے ملنے کیلئے آگے بڑھے تو صدر آصف علی زرداری نے اپنے روایتی اور گرمجوش انداز میں وزیراعلیٰ سے شفقت کا اظہار کرتے ہوئے انہیں بوسہ دیا بعدازاں صدر مملکت اور وزیراعلیٰ ہمہ وقت اہم امور پر خوشگوار ماحول میں گفتگو کرتے رہے۔

کوئٹہ :وزیراعلیٰ میر سرفراز بگٹی صدر آصف علی زرداری کا ائیرپورٹ پر استقبال کر رہے ہیں

MASHRIQ QUETTA

ائیرپورٹ پر صدر زرداری کا وزیر سرفراز بگٹی نے استقبال کیا

صدر زرداری کا روایتی انداز میں وزیراعلیٰ سے شفقت کا اظہار بوسہ دیا

صدر مملکت اور وزیراعلیٰ کی ہمہ وقت اہم امور پر خوشگوار گفتگو جاری رہی

کوئٹہ(این این آئی)صدر مملکت آصف علی زرداری نے وزیراعلیٰ بلوچستان کوکوئٹہ ائیرپورٹ پر گرم جوشی سے روایتی انداز میں بوسہ دیا۔بدھ کو صدر مملکت.........

بقیہ 20 صفحہ نمبر 7 پر

آصف علی زرداری اپنے خصوصی طیارے میں کوئٹہ ائیرپورٹ پہنچے تو وزیراعلیٰ میر سرفراز بگٹی نے انکا استقبال کیا

Daily MASHRIQ QUETTA

اللہ ہی کے لئے ہیں مشرق و مغرب (قرآن حکیم)

روزنامہ مشرق کوئٹہ

چیف ایگزیکٹو: سید ممتاز احمد

جلد 53 | جمعرات 19 رمضان المبارک 1446ھ 20 مارچ 2025ء صفحات 08 | شمارہ 263

رجسٹرڈ BC-m-1 | Email. mashriqqta2008@gmail.com | PTCL 081-2827345 081-2827344 | قیمت 30 روپے

بلوچستان میں دہشتگردی کی ہر کارروائی کا بھرپور جواب دینگے، وزیراعلیٰ

بلوچستان میں دہشت گردی کے خاتمے کیلئے پولیس و لیویز کی پیشہ ورانہ صلاحیتوں میں اضافے کا جامع پلان تیار کرلیا

امن و امان کی بحالی حکومت کی اولین ترجیح، انٹیلی جنس بیسڈ آپریشنز اور جدید ٹیکنالوجی کا استعمال یقینی بنایا جا رہا ہے

جعفر ایکسپریس واقعہ اور نوشکی میں سیکورٹی فورسز کے کانوائے پر حملے کے بعد بہادر فورسز نے موثر جوابی کارروائی کی

کوئٹہ (آن لائن) وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے کہا ہے کہ بلوچستان میں دہشت گردی کی ہر کارروائی کا بھرپور جواب دیا جائے گا جعفر ایکسپریس پر دہشت گرد حملے اور نوشکی میں سیکیورٹی فورسز کے کانوائے پر حملے کے بعد ہماری بہادر سیکیورٹی فورسز........

بقیہ 3 صفحہ نمبر 7 پر

نے فوری اور موثر جوابی کارروائی کی یہ حملے امن و استحکام کو نقصان پہنچانے کی مذموم کوشش تھے ریاست اور عوام ایسی سازشوں کو ناکام بنانے کے لیے متحد ہیں بلوچستان میں دہشت گردی کے خاتمے کے لیے پولیس اور لیویز کی پیشہ ورانہ صلاحیتوں میں اضافے کا جامع پلان تیار کرلیا گیا ہے تاکہ امن و امان کو یقینی بنایا جا سکے بدھ کے روز صدر مملکت آصف علی زرداری کو امن و امان کی صورتحال پر بریفنگ دیتے ہوئے وزیر اعلیٰ میر سرفراز بگٹی نے اس عزم کا اعادہ کیا کہ ریاستی ادارے دہشت گرد عناصر کو کسی صورت پنپنے نہیں دیں گے وزیر اعلیٰ بلوچستان نے کہا کہ انسداد جرائم کے لیے ہائی ویز پر ایف سی، پولیس اور لیویز کی مشترکہ چیک پوسٹس قائم کی گئی ہیں جو جرائم کی روک تھام میں موثر کردار ادا کر رہی ہیں انہوں نے کہا کہ دہشت گرد ایک انچ زمین پر بھی قابض نہیں رہ سکتے تاہم وہ سوشل میڈیا پر خوف و ہراس پھیلانے اور بیرون ملک بیٹھے ریاست مخالف عناصر کی معاونت سے ریاست کے خلاف بے بنیاد پروپیگنڈا کرنے کی کوشش کرتے ہیں حکومت ایسے عناصر کے خلاف سخت اقدامات اٹھا رہی ہے انہوں نے کہا کہ بلوچستان میں امن و امان کی بحالی حکومت کی اولین ترجیح ہے اس مقصد کے لیے انٹیلی جنس بیسڈ آپریشنز اور جدید ٹیکنالوجی کا استعمال یقینی بنایا جا رہا ہے ہماری فورسز نے پہلے بھی دہشت گردوں کو شکست دی ہے اور آئندہ بھی بلوچستان کو امن کا گہوارہ بنانے کے لیے بھرپور اقدامات کیے جائیں گے وزیر اعلیٰ بلوچستان نے کہا کہ ترقی اور سیکیورٹی ایک ساتھ چلتی ہیں جب ہم نے حکومت سنبھالی تو گورننس کے شدید چیلنجز کا سامنا تھا ہزاروں اسکول بند تھے عوام کو صحت و تعلیم کی بنیادی سہولیات میسر نہیں تھیں لیکن ہماری حکومت نے میرٹ کو فروغ دیتے ہوئے اصلاحات متعارف کرائیں، تعلیم اور صحت کے شعبے میں بہتری لائی اور سرکاری ملازمتوں میں شفافیت کو یقینی بنایا پہلے بلوچستان میں نوکریاں فروخت ہوتی تھیں لیکن ہم نے اس سلسلے کو ہمیشہ کے لیے ختم کر دیا انہوں نے کہا کہ بلوچستان کی تاریخ میں پہلی بار بینظیر بھٹو اسکالرشپ پروگرام متعارف کرایا گیا ہے جس کے تحت میٹرک سے لے کر اعلیٰ تعلیم تک نوجوانوں کو تعلیمی مواقع فراہم کیے جا رہے ہیں ہماری حکومت کا مقصد بلوچستان کے نوجوانوں کو ترقی کی راہ پر گامزن کرنا ہے تاکہ وہ ایک روشن مستقبل کی جانب بڑھ سکیں وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ہم بلوچستان میں روزگار کے مواقع پیدا کرنے کے لیے بڑے پیمانے پر منصوبے لا رہے ہیں

صدر مملکت آصف علی زرداری کا کوئٹہ ایئر پورٹ پر وزیر اعلیٰ سرفراز بگٹی استقبال کر رہے ہیں

کوئٹہ، صدر مملکت آصف علی زرداری بلوچستان میں امن و امان بارے اجلاس کی صدارت کر رہے ہیں وزیر اعلیٰ میر سرفراز بگٹی، بلاول بھٹو، آئی جی پولیس و دیگر اعلیٰ حکام شریک ہیں

وزیر اعلیٰ میر سرفراز بگٹی سے سینیٹر سردار عمر گورگیج اور رکن قومی اسمبلی ملک شاہ گورگیج ملاقات کر رہے ہیں

کوئٹہ، صدر مملکت آصف علی زرداری پہنچنے کے بعد وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی، صوبائی وزیر عاصم کرد گیلو، اسفند یار کاکڑ، سینیٹر سردار عمر گورگیج کے ہمراہ ایئرپورٹ سے باہر آ رہے ہیں

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE
GENERAL OF PUBLIC
RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Bullet No. 1

Page No. 7

روزنامہ ایکسپریس سینچری کوئٹہ

پاکستان کے 11 شہروں سے بیک وقت شائع ہونے والا واحد اخبار

جلد 23 شمارہ 98 | جمعرات، 19 رمضان المبارک، 20 مارچ 2025، صفحات 8 قیمت 40 روپے

دہشتگردی کی ہر کارروائی کا بھرپور جواب دیا جائیگا، وزیراعلیٰ

ریاست اور عوام دہشت گردی کو ناکام بنانے کیلئے متحد ہیں، ایف سی پولیس لیویز کی مشترکہ چیک پوسٹیں قائم کریں گے

حکومتی اداروں میں شفافیت اور جوابدہی کا نظام متعارف کرایا، صدر مملکت کو امن وامان سے متعلق بریفنگ دی

کوئٹہ (خ ن) وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے کہا ہے کہ بلوچستان میں دہشت گردی کی ہر کارروائی کا بھرپور جواب دیا جائے گا جعفر ایکسپریس پر دہشت گرد حملے اور نوشکی میں سیکیورٹی فورسز کے کانوائے پر حملے کے بعد ہماری بہادر سیکیورٹی فورسز نے فوری اور موثر جوابی کارروائی کی، یہ حملے امن و استحکام کو نقصان پہنچانے کی مذموم کوشش تھے ریاست اور عوام ایسی سازشوں کو ناکام بنانے کے لیے متحد ہیں (باقی صفحہ 5 نمبر 31)

کوئٹہ، صدر مملکت آصف علی زرداری امن وامان سے متعلق اجلاس کی صدارت کررہے ہیں، چیئرمین پاکستان پیپلز پارٹی بلاول بھٹو زرداری اور وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی بھی موجود ہیں

وزیراعلیٰ میر سرفراز بگٹی صدر مملکت آصف علی زرداری کا کوئٹہ ایئرپورٹ پر استقبال کررہے ہیں

بلوچستان میں دہشت گردی کے خاتمے کے لیے پولیس اور لیویز کی پیشہ ورانہ صلاحیتوں میں اضافے کا جامع پلان تیار کرلیا گیا ہے تاکہ امن وامان کو یقینی بنایا جاسکے بدھ کے روز صدر مملکت آصف علی زرداری کو امن وامان کی صورتحال پر بریفنگ دیتے ہوئے وزیراعلیٰ میر سرفراز بگٹی نے اس عزم کا اعادہ کیا کہ ریاستی ادارے دہشت گرد عناصر کو کسی صورت پنپنے نہیں دیں گے وزیراعلیٰ بلوچستان نے کہا کہ انسداد جرائم کے لیے ہائی ویز پر ایف سی، پولیس اور لیویز کی مشترکہ چیک پوسٹس قائم کی گئی ہیں جو جرائم کی روک تھام میں موثر کردار ادا کررہی ہیں انہوں نے کہا کہ دہشت گرد ایک انچ زمین پر بھی قابض نہیں رہ سکتے تاہم وہ سوشل میڈیا پر خوف وہراس پھیلانے اور بیرون ملک بیٹھے ریاست مخالف عناصر کی معاونت سے ریاست کے خلاف بے بنیاد پروپیگنڈا کرنے کی کوشش کرتے ہیں حکومت ایسے عناصر کے خلاف سخت اقدامات اٹھا رہی ہے انہوں نے کہا کہ بلوچستان میں امن وامان کی بحالی حکومت کی اولین ترجیح ہے اس مقصد کے لیے انٹیلی جنس بیسڈ آپریشنز اور جدید ٹیکنالوجی کا استعمال یقینی بنایا جارہا ہے ہماری فورسز نے پہلے بھی دہشت گردوں کو شکست دی ہے اور آئندہ بھی بلوچستان کو امن کا گہوارہ بنانے کے لیے بھرپور اقدامات کیے جائیں گے وزیراعلیٰ بلوچستان نے کہا کہ ترقی اور سیکیورٹی ایک ساتھ چلتی ہیں جب ہم نے حکومت سنبھالی تو گورننس کے شدید چیلنجز کا سامنا تھا ہزاروں اسکول بند تھے عوام کو صحت وتعلیم کی بنیادی سہولیات میسر نہیں تھیں لیکن ہماری حکومت نے میرٹ کو فروغ دیتے ہوئے اصلاحات متعارف کرائیں، تعلیم اور صحت کے شعبے میں بہتری لائی اور سرکاری ملازمتوں میں شفافیت کو یقینی بنایا پہلے بلوچستان میں

نوکریاں فروخت ہوتی تھیں لیکن ہم نے اس سلسلے کو ہمیشہ کے لیے ختم کردیا انہوں نے کہا کہ بلوچستان کی تاریخ میں پہلی بار بینظیر بھٹو اسکالرشپ پروگرام متعارف کرایا گیا ہے جس کے تحت میٹرک سے لے کر اعلیٰ تعلیم تک نوجوانوں کو تعلیمی مواقع فراہم کیے جارہے ہیں ہماری حکومت کا مقصد بلوچستان کے نوجوانوں کو ترقی کی راہ پر گامزن کرنا ہے تاکہ وہ ایک روشن مستقبل کی جانب بڑھ سکیں وزیراعلیٰ نے کہا کہ ہم بلوچستان میں روزگار کے مواقع پیدا کرنے کے لیے بڑے پیمانے پر منصوبے لارہے ہیں صرف پی ایس ڈی پی سے پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کے تحت لاکھوں نوکریاں تخلیق کی جاسکیں گی بلوچستان میں صنعتی زونز کے قیام، زرعی ترقی کے منصوبے اور سیاحت کو فروغ دینے کے اقدامات کئے جارہے ہیں چیف منسٹر یوتھ اسکلز ڈویلپمنٹ پروگرام کے تحت نوجوانوں کو ہنرمند بناکر بیرون ملک روزگار کی فراہمی کے لیے عملی اقدامات جاری ہیں جس کے تحت نوجوان کا پہلا بیچ سعودی عرب روانہ کیا گیا ہے جبکہ جون تک مزید نوجوانوں کو بھیجیں گے انہوں نے کہا کہ بلوچستان کے عوام کے مسائل کے حل کے لیے صدر آصف علی زرداری اور چیئرمین پاکستان پیپلز پارٹی بلاول بھٹو زرداری کے وژن کے مطابق ہم دن رات محنت کر رہے ہیں ہماری حکومت عوامی خدمت پر یقین رکھتی ہے اور ترقیاتی منصوبے عوام کی فلاح و بہبود کو مدنظر رکھتے ہوئے ترتیب دیے جارہے ہیں ہم نے پہلی بار یہ نظام متعارف کرایا ہے کہ منظور شدہ منصوبوں کو پی ایس ڈی پی میں بجٹ کا حصہ بنایا جارہا ہے وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ ہم نے حکومتی اداروں میں شفافیت اور جوابدہی کا نظام متعارف کرایا ہے تاکہ عوام کا پیسہ صرف عوام کی فلاح پر خرچ ہو ہم چاہتے ہیں کہ بلوچستان ایک پرامن اور خوشحال صوبہ بنے جہاں ہر شہری کو مساوی مواقع ملیں اور ترقی کا ثمر عام آدمی تک پہنچے اس موقع پر چیئرمین پاکستان پیپلز پارٹی بلاول بھٹو زرداری، قائم مقام گورنر بلوچستان کیپٹن ریٹائرڈ عبدالخالق اچکزئی، چیف سیکرٹری بلوچستان شکیل قادر خان، ایڈیشنل چیف سیکرٹری داخلہ زاہد سلیم، آئی جی پولیس بلوچستان معظم جاہ انصاری، پرنسپل سیکرٹری ٹو چیف منسٹر بابر خان، ترجمان بلوچستان حکومت شاہد رند اور دیگر اعلیٰ حکام بھی موجود تھے

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL PUBLIC RELATIONS

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

THE DAILY INTEKHAB (Quetta)
روزنامہ انتخاب کوئٹہ
رجسٹرڈ نمبر ایل بی I-4
قیمت 30 روپے صفحات
www.dailyintekhab.PK
Intekhabnews@gmail.com
Quetta Ph:081-2822909
جلد نمبر 32 بروز جمعرات 20 / مارچ 2025ء بمطابق 19 رمضان المبارک 1446ھ شمارہ نمبر 79

دہشتگردوں کو ہر قیمت پر شکست دینگے، صدر زرداری

ریاست مخالفین کیخلاف سخت اقدامات کر رہے ہیں میر سرفراز بگٹی

دہشت گرد قوم کو تقسیم کرنا چاہتے ہیں، دہشت گردی کے خلاف جنگ جیتنی ہے، بلوچستان دل کے قریب ہے، صوبے کی ترقی اور پائیدار امن چاہتے ہیں، ہم سب کو ان کا حق دینا چاہتے ہیں، حقوق چھیننا نہیں چاہتے، عید بعد بلوچستان میں کیمپ لگا کر سب کو سنوں گا، صدر کا اجلاس سے خطاب

دہشت گردی کی ہر کارروائی کا بھرپور جواب دیا جائے گا، ریاست اور عوام مذموم سازشوں کو ناکام بنانے کیلئے متحد ہیں، صوبے سے دہشت گردی کے خاتمے کیلئے جامع پلان تیار کرلیا گیا ہے تاکہ امن وامان کو یقینی بنایا جاسکے، دہشت گردوں کو کسی صورت پنپنے نہیں دیں گے، وزیراعلیٰ بلوچستان

کوئٹہ / اسلام آباد (آن لائن) صدر مملکت آصف علی زرداری کی زیرصدارت امن وامان کی صورتحال پر کوئٹہ میں اہم اجلاس منعقد ہوا۔ بدھ کو ایوان صدر کے پریس ونگ سے جاری بیان کے مطابق اجلاس میں چیئرمین پاکستان پیپلز پارٹی بلاول بھٹو زرداری نے خصوصی شرکت کی۔ وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے صوبے میں امن وامان کی صورتحال پر بریفنگ دی۔ اس موقع پر صدر مملکت بقیہ نمبر 38 صفحہ 7 پر

نے کہا کہ دہشت گرد عناصر کو ہر قیمت پر شکست دیں گے، دہشت گرد قوم کو تقسیم کرنا چاہ رہے ہیں۔ صدر مملکت نے کہا کہ صورتحال واضح ہے ریاست نے رہنا ہے، دہشت گردی کے خلاف جنگ جیتنی ہے، انسداد دہشت گردی ونگ کو جدید اسلحہ فراہم کریں گے۔ صدر مملکت آصف علی زرداری نے کہا کہ بلوچستان دل کے قریب ہے، صوبے کی ترقی اور پائیدار امن چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بلوچستان کے ہر بچے کو سکول میں دیکھنا چاہتے ہیں، جدید ٹیکنالوجی سے بچوں کو روشناس کروانا وقت کی ضرورت ہے۔ اجلاس میں قائم مقام گورنر بلوچستان کیپٹن ریٹائرڈ عبدالخالق اچکزئی، چیف سیکرٹری بلوچستان شکیل قادر خان، آئی جی پولیس معظم جاہ انصاری سمیت اعلیٰ حکام نے شرکت کی۔ علاوہ ازیں صدر مملکت آصف علی زرداری نے کہا ہے کہ ہم سب کو ان کا حق دینا چاہتے ہیں حقوق چھیننا نہیں چاہتے، حقوق دیکر ہی لوگوں کا دل جیتیں گے، بلوچستان اور عوامی مفاد میں ایسے اقدامات کریں گے جنہیں سنہرے الفاظ میں یاد رکھا جائیگا، عید کے بعد بلوچستان میں کیمپ لگاؤں گا، تفصیل سے ہر کسی کو سنوں گا۔ یہ بات انہوں نے بدھ کو کوئٹہ میں بلوچستان کی پارلیمانی پارٹیوں کے اراکین سے ملاقات کے دوران گفتگو کرتے ہوئے کہی۔ ملاقات میں پاکستان پیپلز پارٹی کے چیئرمین بلاول بھٹو زرداری نے بھی خصوصی شرکت کی۔ اجلاس میں بلوچستان اسمبلی میں اپوزیشن لیڈر میر یونس عزیز زہری اور سیاسی جماعتوں کے پارلیمانی لیڈرز نے صوبے کو درپیش مسائل، عوامی بہبود پر مختلف تجاویز پیش کیں۔ شرکاء سے خطاب کرتے ہوئے صدر مملکت آصف علی زرداری نے کہا کہ بلوچستان کے لوگوں سے دلی لگاؤ اور دیرینہ تعلقات ہیں، بلوچستان کی ترقی اور عوام کی بہبود ہمیشہ اولین ترجیح رہی ہے، اٹھارویں آئینی ترمیم کے ذریعے بلوچستان سمیت صوبوں کو خودمختاری دی، بحیثیت پاکستانی ہم نے قومی یکجہتی سے وطن عزیز کو آگے لیکر جانا ہے، صدر مملکت نے کہا کہ ہم سب کو ان کا حق دینا چاہتے ہیں حقوق چھیننا نہیں چاہتے حقوق دیکر ہی لوگوں کا دل جیتیں گے۔ انہوں نے کہا کہ بلوچستان کے لئے عوامی فلاح و بہبود کے اقدامات کو بارآور بنایا جائے گا بلوچستان اور عوامی بہبود کیلئے ایسے اقدامات کریں گے جس سے بلوچستان کی تاریخ میں سنہرے الفاظ میں یاد رکھا جائے، صدر مملکت نے کہا کہ عید کے بعد بلوچستان میں کیمپ لگاؤں گا، تفصیل سے ہر کسی کو سنوں گا، اس موقع پر اپوزیشن لیڈر میر یونس عزیز زہری نے وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی کے اقدامات کی تعریف اور مکمل تعاون کی یقین دہانی کروائی۔ ملاقات میں قائم مقام گورنر بلوچستان کیپٹن ریٹائرڈ عبدالخالق اچکزئی، وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی، نیشنل پارٹی کے سربراہ ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ، پاکستان مسلم لیگ کے پارلیمانی لیڈر صوبائی وزیر میر سلیم خان کھوسہ، عوامی نیشنل پارٹی کے پارلیمانی لیڈر انجینئر زمرک خان اچکزئی اور جماعت اسلامی کے رکن میر عبدالمجید بادینی اور بلوچستان کابینہ کے ارکان، صوبائی وزرا، پارلیمانی سیکرٹریز اور ایم پی ایز بھی شریک تھے۔

کوئٹہ (آن لائن) وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے کہا ہے کہ بلوچستان میں دہشت گردی کی ہر کارروائی کا بھرپور جواب دیا جائے گا جعفر ایکسپریس پر دہشت گرد حملے اور نوشکی بقیہ نمبر 39 صفحہ 7 پر

میں سیکیورٹی فورسز کے کانوائے پر حملے کے بعد ہماری بہادر سیکیورٹی فورسز نے فوری اور مؤثر جوابی کارروائی کی یہ حملے امن واستحکام کو نقصان پہنچانے کی مذموم کوشش تھے ریاست اور عوام ایسی سازشوں کو ناکام بنانے کے لیے متحد ہیں بلوچستان میں دہشت گردی کے خاتمے کے لیے پولیس اور لیویز کی پیشہ ورانہ صلاحیتوں میں اضافے کا جامع پلان تیار کرلیا گیا ہے تاکہ امن وامان کو یقینی بنایا جاسکے بدھ کے روز صدر مملکت آصف علی زرداری کو امن وامان کی صورتحال پر بریفنگ دیتے ہوئے وزیراعلیٰ میر سرفراز بگٹی نے اس عزم کا اعادہ کیا کہ ریاستی ادارے دہشت گرد عناصر کو کسی صورت پنپنے نہیں دیں گے وزیراعلیٰ بلوچستان نے کہا کہ انسداد جرائم کے لیے ہائی ویز پر ایف سی، پولیس اور لیویز کی مشترکہ چیک پوسٹس قائم کی گئی ہیں جو جرائم کی روک تھام میں مؤثر کردار ادا کررہی ہیں انہوں نے کہا کہ دہشت گرد ایک انچ زمین پر بھی قابض نہیں رہ سکتے تاہم وہ سوشل میڈیا پر خوف وہراس پھیلانے اور بیرون ملک بیٹھے ریاست مخالف عناصر کی معاونت سے ریاست کے خلاف بے بنیاد پروپیگنڈا کرنے کی کوشش کرتے ہیں حکومت ایسے عناصر کے خلاف سخت اقدامات اٹھا رہی ہے انہوں نے کہا کہ بلوچستان میں امن وامان کی بحالی حکومت کی اولین ترجیح ہے اس مقصد کے لیے انٹیلی جنس بیسڈ آپریشنز اور جدید ٹیکنالوجی کا استعمال یقینی بنایا جا رہا ہے ہماری فورسز نے پہلے بھی دہشت گردوں کو شکست دی ہے اور آئندہ بھی بلوچستان کو امن کا گہوارہ بنانے کے لیے بھرپور اقدامات کیے جائیں گے وزیراعلیٰ بلوچستان نے کہا کہ ترقی اور سیکیورٹی ایک ساتھ چلتی ہیں جب ہم نے حکومت سنبھالی تو گورننس کے شدید چیلنجز کا سامنا تھا ہزاروں اسکول بند تھے عوام کو صحت و تعلیم کی بنیادی سہولیات میسر نہیں تھیں لیکن ہماری حکومت نے میرٹ کو فروغ دیتے ہوئے اصلاحات متعارف کرائیں، تعلیم اور صحت کے شعبے میں بہتری لائی اور سرکاری ملازمتوں میں شفافیت کو یقینی بنایا پہلے بلوچستان میں نوکریاں فروخت ہوتی تھیں لیکن ہم نے اس سلسلے کو ہمیشہ کے لیے ختم کر دیا انہوں نے کہا کہ بلوچستان کی تاریخ میں پہلی بار بینظیر بھٹو اسکالرشپ پروگرام متعارف کرایا گیا ہے جس کے تحت میٹرک سے لے کر اعلیٰ تعلیم تک نوجوانوں کو تعلیمی مواقع فراہم کیے جارہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بلوچستان کے عوام کے مسائل کے حل کے لیے صدر آصف علی زرداری اور چیئرمین پاکستان پیپلز پارٹی بلاول بھٹو زرداری کے وژن کے مطابق ہم دن رات محنت کر رہے ہیں ہماری حکومت عوامی خدمت پر یقین رکھتی ہے اور ترقیاتی منصوبے عوام کی فلاح و بہبود کو مدنظر رکھتے ہوئے ترتیب دیے جا رہے ہیں۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ حکومت بلوچستان

THE DAILY BAAKHABAR QUETTA

روزنامہ باخبر کوئٹہ

بانی اکرام اللہ خان

Bullet No. 1

Page No. 9

جلد 29 جمعرات 20 مارچ 2025ء بمطابق 19 رمضان 1446ھ قیمت 20 روپے شمارہ 79

ریاست اور عوام دہشتگردی کے خاتمے کیلئے متحد ہیں، میر سرفراز بگٹی

جعفر ایکسپریس واقعہ اور نوشکی میں حملوں کے بعد سیکورٹی فورسز نے فوری اور موثر جوابی کارروائی کی یہ حملے امن و استحکام کو نقصان پہنچانے کی مذموم کوششیں تھیں جنہیں ناکام بنا دیا گیا

ریاستی ادارے دہشتگرد عناصر کو کسی صورت پنپنے نہیں دینگے ہائی ویز پر ایف سی پولیس اور لیویز کی چیک پوسٹس قائم کی گئی ہیں، وزیراعلیٰ بلوچستان کا اجلاس سے خطاب

کوئٹہ (آن لائن) وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے کہا ہے کہ بلوچستان میں دہشت گردی کی ہر کارروائی کا بھرپور جواب دیا جائے گا جعفر ایکسپریس پر دہشت گرد حملے اور نوشکی میں سیکیورٹی فورسز کے کانوائے پر حملے کے بعد ہماری بہادر سیکیورٹی فورسز نے فوری اور موثر جوابی کارروائی کی یہ حملے امن و استحکام کو نقصان پہنچانے کی مذموم کوشش تھے ریاست اور عوام ایسی سازشوں کو ناکام بنانے کے لیے متحد ہیں بلوچستان میں دہشت گردی کے خاتمے کے لیے پولیس اور لیویز کی پیشہ ورانہ صلاحیتوں میں اضافے کا جامع پلان تیار کرلیا گیا ہے تاکہ امن وامان کو یقینی بنایا جا سکے بدھ کے روز صدر مملکت آصف علی زرداری کو امن وامان کی صورتحال پر بریفنگ دیتے ہوئے وزیراعلیٰ میر سرفراز بگٹی نے اس عزم کا اعادہ کیا کہ ریاستی ادارے دہشت گرد عناصر کو کسی صورت پنپنے نہیں دیں گے وزیراعلیٰ بلوچستان نے کہا کہ انسداد جرائم کے لیے ہائی ویز پر ایف سی، پولیس اور لیویز کی مشترکہ چیک پوسٹس قائم کی گئی ہیں جو جرائم کی روک تھام میں موثر کردار ادا کر رہی ہیں انہوں نے کہا کہ دہشت گرد ایک انچ زمین پر بھی قابض نہیں رہ سکتے تاہم وہ سوشل میڈیا پر خوف وہراس پھیلانے اور بیرون ملک بیٹھے ریاست مخالف عناصر کی معاونت سے ریاست کے خلاف بے بنیاد پروپیگنڈا کرنے کی کوشش کرتے ہیں حکومت ایسے عناصر کے خلاف سخت اقدامات اٹھا رہی ہے انہوں نے کہا کہ بلوچستان میں امن وامان کی بحالی حکومت کی اولین ترجیح ہے اس مقصد کے لیے انٹیلی جنس بیسڈ آپریشنز اور جدید ٹیکنالوجی کا استعمال یقینی بنایا جا رہا ہے ہماری فورسز نے پہلے بھی دہشت گردوں کو شکست دی ہے اور آئندہ بھی بلوچستان کو امن کا گہوارہ بنانے کے لیے بھرپور اقدامات کیے جائیں گے وزیراعلیٰ بلوچستان نے کہا کہ ترقی اور سیکیورٹی ایک ساتھ چلتی ہیں جب ہم نے حکومت سنبھالی تو گورننس کے شدید چیلنجز کا سامنا تھا ہزاروں اسکول بند تھے عوام کو صحت وتعلیم کی بنیادی سہولیات میسر نہیں تھیں لیکن ہماری حکومت نے میرٹ کو فروغ دیتے ہوئے اصلاحات متعارف کرائیں، تعلیم اور صحت کے شعبے میں بہتری لائی اور سرکاری ملازمتوں میں شفافیت کو یقینی بنایا پہلے بلوچستان میں نوکریاں فروخت ہوتی تھیں لیکن ہم نے اس سلسلے کو ہمیشہ کے لیے ختم کر دیا انہوں نے کہا کہ بلوچستان کی تاریخ میں پہلی بار بینظیر بھٹو اسکالرشپ پروگرام متعارف کرایا گیا ہے جس کے تحت میٹرک سے لے کر اعلیٰ تعلیم تک نوجوانوں کو تعلیمی مواقع فراہم کیے جا رہے ہیں ہماری حکومت کا مقصد بلوچستان کے نوجوانوں کو ترقی کی راہ پر گامزن کرنا ہے تاکہ وہ ایک روشن مستقبل کی جانب بڑھ سکیں وزیراعلیٰ نے کہا کہ ہم بلوچستان میں روزگار کے مواقع پیدا کرنے کے لیے بڑے پیمانے پر منصوبے لا رہے ہیں صرف پی ایس ڈی پی سے پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کے تحت لاکھوں نوکریاں تخلیق کی جائیں گی بلوچستان میں صنعتی زونز کے قیام، زرعی ترقی کے منصوبے اور سیاحت کو فروغ دینے کے اقدامات کیے جا رہے ہیں چیف منسٹر یوتھ اسکلز ڈویلپمنٹ پروگرام کے تحت نوجوانوں کو ہنرمند بنا کر بیرون ملک روزگار کی فراہمی کے لیے عملی اقدامات جاری ہیں جس کے تحت نوجوان کا پہلا بیچ سعودی عرب روانہ کیا گیا ہے جبکہ جون تک مزید ہزار نوجوانوں کو بھیجیں گے انہوں نے کہا کہ بلوچستان کے عوام کے مسائل کے حل کے لیے صدر آصف علی زرداری اور چیئرمین پاکستان پیپلز پارٹی بلاول بھٹو زرداری کے وژن کے مطابق ہم دن رات محنت کر رہے ہیں ہماری حکومت عوامی خدمت پر یقین رکھتی ہے اور ترقیاتی منصوبے عوام کی فلاح و بہبود کو مدنظر رکھتے ہوئے ترتیب دیے جا رہے ہیں ہم نے پہلی بار یہ نظام متعارف کرایا ہے کہ منظور شدہ منصوبوں کو پی ایس ڈی پی میں بجٹ کا حصہ بنایا جا رہا ہے وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ ہم نے حکومتی اداروں میں شفافیت اور جوابدہی کا نظام متعارف کرایا ہے تاکہ عوام کا پیسہ صرف عوام کی فلاح پر خرچ ہو ہم چاہتے ہیں کہ بلوچستان ایک پرامن اور خوشحال صوبہ بنے جہاں ہر شہری کو مساوی مواقع ملیں اور ترقی کا ثمر عام آدمی تک پہنچے اس موقع پر چیئرمین پاکستان پیپلز پارٹی بلاول بھٹو زرداری، قائم مقام گورنر بلوچستان کیپٹن ریٹائرڈ عبدالخالق اچکزئی، چیف سیکرٹری بلوچستان شکیل قادر خان، ایڈیشنل چیف سیکرٹری داخلہ زاہد سلیم، آئی جی پولیس بلوچستان معظم جاہ انصاری، پرنسپل سیکرٹری ٹو چیف منسٹر بابر خان، ترجمان بلوچستان حکومت شاہد رند اور دیگر اعلیٰ حکام بھی موجود تھے۔

روزنامہ میزان کوئٹہ

بانی: مولانا عبدالکریم

چیف ایڈیٹر: برکت علی

جلد 76 | جمعرات 20 مارچ 2025ء، 19 رمضان المبارک 1446ھ | قیمت 20 روپے | شمارہ 200

بلوچستان میں امن و امان کی بحالی اولین ترجیح ہے: میر سرفراز بگٹی

بلوچستان میں دہشتگردی کی ہر کارروائی کا بھرپور جواب دیا جائیگا جعفر ایکسپریس پر دہشت گرد حملے اور نوشکی میں سیکیورٹی فورسز کے کانوائے پر حملے کے بعد ہماری بہادر فورسز نے فوری اور موثر جوابی کارروائی کی، ریاستی ادارے دہشتگرد عناصر کو کسی صورت پنپنے نہیں دیں گے

انسداد جرائم کے لیے ہائی ویز پر ایف سی، پولیس اور لیویز کی مشترکہ چیک پوسٹس قائم کی گئی ہیں جو جرائم کی روک تھام میں موثر کردار ادا کررہی ہیں، دہشت گرد ایک انچ زمین پر بھی قابض نہیں رہ سکتے، وزیراعلیٰ بلوچستان کی امن و امان کے حوالے سے منعقدہ اجلاس و بریفنگ

کوئٹہ (خ ن) وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے کہا ہے کہ بلوچستان میں دہشت گردی کی ہر کارروائی کا بھرپور جواب دیا جائے گا جعفر ایکسپریس پر دہشت گرد حملے اور نوشکی میں سیکیورٹی فورسز کے کانوائے (بقیہ 2 صفحہ 2 پر)

پر حملے کے بعد ہماری بہادر سیکیورٹی فورسز نے فوری اور موثر جوابی کارروائی کی یہ حملے امن و استحکام کو نقصان پہنچانے کی مذموم کوشش تھے ریاست اور عوام ایسی سازشوں کو ناکام بنانے کے لیے متحد ہیں بلوچستان میں دہشت گردی کے خاتمے کے لیے پولیس اور لیویز کی پیشہ ورانہ صلاحیتوں میں اضافے کا جامع پلان تیار کرلیا گیا ہے تاکہ امن و امان کو یقینی بنایا جا سکے بدھ کے روز صدر مملکت آصف علی زرداری کو امن و امان کی صورتحال پر بریفنگ دیتے ہوئے وزیر اعلیٰ میر سرفراز بگٹی نے اس عزم کا اعادہ کیا کہ ریاستی ادارے دہشت گرد عناصر کو کسی صورت پنپنے نہیں دیں گے وزیر اعلیٰ بلوچستان نے کہا کہ انسداد جرائم کے لیے ہائی ویز پر ایف سی، پولیس اور لیویز کی مشترکہ چیک پوسٹس قائم کی گئی ہیں جو جرائم کی روک تھام میں موثر کردار ادا کررہی ہیں انہوں نے کہا کہ دہشت گرد ایک انچ زمین پر بھی قابض نہیں رہ سکتے تاہم وہ سوشل میڈیا پر خوف و ہراس پھیلانے اور بیرون ملک بیٹھے ریاست مخالف عناصر کی معاونت سے ریاست کے خلاف بے بنیاد پروپیگنڈا کرنے کی کوشش کرتے ہیں حکومت ایسے عناصر کے خلاف سخت اقدامات اٹھارہی ہے انہوں نے کہا کہ بلوچستان میں امن و امان کی بحالی حکومت کی اولین ترجیح ہے اس مقصد کے لیے انٹیلی جنس بیسڈ آپریشنز اور جدید ٹیکنالوجی کا استعمال یقینی بنایا جا رہا ہے ہماری فورسز نے پہلے بھی دہشت گردوں کو شکست دی ہے اور آئندہ بھی بلوچستان کو امن کا گہوارہ بنانے کے لیے بھرپور اقدامات کیے جائیں گے وزیر اعلیٰ بلوچستان نے کہا کہ ترقی اور سیکیورٹی ایک ساتھ چلتی ہیں جب ہم نے حکومت سنبھالی تو گورننس کے شدید چیلنجز کا سامنا تھا ہزاروں اسکول بند تھے عوام کو صحت و تعلیم کی بنیادی سہولیات میسر نہیں تھیں لیکن ہماری حکومت نے میرٹ کو فروغ دیتے ہوئے اصلاحات متعارف کرائیں، تعلیم اور صحت کے شعبے میں بہتری لائی اور سرکاری ملازمتوں میں شفافیت کو یقینی بنایا پہلے بلوچستان میں نوکریاں فروخت ہوتی تھیں لیکن ہم نے اس سلسلے کو ہمیشہ کے لیے ختم کر دیا انہوں نے کہا کہ وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ ہم نے حکومتی اداروں میں شفافیت اور جوابدہی کا نظام متعارف کرایا ہے تاکہ عوام کا پیسہ صرف عوام کی فلاح پر خرچ ہو ہم چاہتے ہیں کہ بلوچستان ایک پرامن اور خوشحال صوبہ بنے جہاں ہر شہری کو مساوی مواقع ملیں اور ترقی کا ثمر عام آدمی تک پہنچے اس موقع پر چیئرمین پاکستان پیپلز پارٹی بلاول بھٹو زرداری، قائم مقام گورنر بلوچستان کیپٹن ریٹائرڈ عبدالخالق اچکزئی، چیف سیکرٹری بلوچستان شکیل قادر خان، ایڈیشنل چیف سیکرٹری داخلہ زاہد سلیم، آئی جی پولیس بلوچستان معظم جاہ انصاری، پرنسپل سیکرٹری ٹو چیف منسٹر بابر خان، ترجمان بلوچستان حکومت شاہد رند اور دیگر اعلیٰ حکام بھی موجود تھے۔

DAILY ZAMANA

روزنامہ زمانہ کوئٹہ

بانی: سید فصیح اقبال — چیف ایڈیٹر: محمد حیدر امین

جلد 80 | جمعرات 20 مارچ 2025ء 19 رمضان 1446ھ | صفحات 6 | قیمت 20 روپے | شمارہ 79

دہشتگردی کی کارروائیوں کا بھرپور جواب دیا جائیگا

وزیراعلیٰ بلوچستان

جعفر ایکسپریس پر دہشت گرد حملے اور نوشکی میں سیکیورٹی فورسز کے کانوائے پر حملے کے بعد ہماری بہادر سیکیورٹی فورسز نے فوری اور موثر جوابی کارروائی کی

بلوچستان میں دہشت گردی کے خاتمے کے لیے پولیس اور لیویز کی پیشہ ورانہ صلاحیتوں میں اضافے کا جامع پلان تیار کرلیا گیا ہے

کوئٹہ (آن لائن) وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے کہا ہے کہ بلوچستان میں دہشت گردی کی ہر کارروائی کا بھرپور جواب دیا جائے گا جعفر ایکسپریس پر دہشت گرد حملے اور نوشکی میں سیکیورٹی فورسز کے کانوائے پر حملے کے بعد ہماری بہادر سیکیورٹی فورسز نے فوری اور موثر جوابی کارروائی کی یہ حملے امن و استحکام کو نقصان پہنچانے کی مذموم کوشش تھے ریاست اور عوام ایسی سازشوں کو ناکام بنانے کے لیے متحد ہیں بلوچستان میں دہشت گردی کے خاتمے کے لیے پولیس اور لیویز کی پیشہ ورانہ صلاحیتوں میں اضافے کا جامع پلان تیار کرلیا گیا ہے تاکہ امن وامان کو یقینی بنایا جا سکے بدھ کے روز صدر مملکت آصف علی زرداری کو امن وامان کی صورتحال پر بریفنگ دیتے ہوئے وزیراعلیٰ میر سرفراز بگٹی نے اس عزم کا اعادہ کیا کہ ریاستی ادارے دہشت گرد عناصر کو کسی صورت پنپنے نہیں دیں گے وزیراعلیٰ بلوچستان نے کہا کہ انسداد جرائم کے لیے ہائی ویز پر ایف سی، پولیس اور لیویز کی مشترکہ چیک پوسٹس قائم کی گئی ہیں جو جرائم کی روک تھام میں موثر کردار ادا کر رہی ہیں انہوں نے کہا کہ دہشت گرد ایک انچ زمین پر بھی قابض نہیں رہ سکتے تاہم وہ سوشل میڈیا پر خوف و ہراس پھیلانے اور بیرون ملک بیٹھے ریاست مخالف عناصر کی معاونت سے ریاست کے خلاف بے بنیاد پروپیگنڈا کرنے کی کوشش کرتے ہیں حکومت ایسے عناصر کے خلاف سخت اقدامات اٹھا رہی ہے انہوں نے کہا کہ بلوچستان میں امن وامان کی بحالی حکومت کی اولین ترجیح ہے اس مقصد کے لیے انٹیلی جنس بیسڈ آپریشنز اور جدید ٹیکنالوجی کا استعمال یقینی بنایا جا رہا ہے ہماری فورسز نے پہلے بھی دہشت گردوں کو شکست دی ہے اور آئندہ بھی بلوچستان کو امن کا گہوارہ بنانے کے لیے بھرپور اقدامات کیے جائیں گے۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Bullet No. 1

Page No. 12

Daily AZADI Quetta

روزنامہ آزادی کوئٹہ

بانی صدیق بلوچ

جلد نمبر-24 | جمعرات 20 مارچ 2025ء بمطابق 19 رمضان المبارک 1446ھ قیمت 20 روپے | شمارہ نمبر-79

بلوچستان میں دہشتگردی کی ہر کارروائی کا بھرپور جواب دیا جائے گا، وزیراعلیٰ بلوچستان

جعفر ایکسپریس پر دہشت گرد حملے اور نوشکی میں سکیورٹی فورسز کے کانوائے پر حملے کے بعد ہماری بہادر سکیورٹی فورسز نے فوری اور مؤثر جوابی کارروائی کی یہ حملے امن و استحکام کو نقصان پہنچانے کی مذموم کوشش تھے

ریاستی ادارے دہشت گرد عناصر کو کسی صورت پنپنے نہیں دیں گے، انسداد جرائم کے لیے ہائی ویز پر ایف سی، پولیس اور لیویز کی مشترکہ چیک پوسٹس قائم کی گئی ہیں جو جرائم کی روک تھام میں مؤثر کردار ادا کر رہی ہیں

ریاست اور عوام ایسی سازشوں کو ناکام بنانے کے لیے متحد ہیں بلوچستان میں دہشت گردی کے خاتمے کے لیے پولیس اور لیویز کی پیشہ ورانہ صلاحیتوں میں اضافے کا جامع پلان تیار کرلیا گیا ہے، سرفراز بگٹی

کوئٹہ (خ ن) وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے کہا ہے کہ بلوچستان میں دہشت گردی کی ہر | کارروائی کا بھرپور جواب دیا جائیگا جعفر ایکسپریس پر دہشت گرد حملے (بقیہ نمبر10 صفحہ نمبر2پر)

اور نوشکی میں سیکیورٹی فورسز کے کانوائے پر حملے کے بعد ہماری بہادر سیکیورٹی فورسز نے فوری اور مؤثر جوابی کارروائی کی یہ حملے امن و استحکام کو نقصان پہنچانے کی مذموم کوشش تھے ریاست اور عوام ایسی سازشوں کو ناکام بنانے کے لیے متحد ہیں بلوچستان میں دہشت گردی کے خاتمے کے لیے پولیس اور لیویز کی پیشہ ورانہ صلاحیتوں میں اضافے کا جامع پلان تیار کرلیا گیا ہے تاکہ امن و امان کو یقینی بنایا جاسکے بدھ کے روز صدر مملکت آصف علی زرداری کو امن و امان کی صورتحال پر بریفنگ دیتے ہوئے وزیراعلیٰ میر سرفراز بگٹی نے اس عزم کا اعادہ کیا کہ ریاستی ادارے دہشت گرد عناصر کو کسی صورت پنپنے نہیں دیں گے وزیراعلیٰ بلوچستان نے کہا کہ انسداد جرائم کے لیے ہائی ویز پر ایف سی، پولیس اور لیویز کی مشترکہ چیک پوسٹس قائم کی گئی ہیں جو جرائم کی روک تھام میں مؤثر کردار ادا کر رہی ہیں انہوں نے کہا کہ دہشت گرد ایک انچ زمین پر بھی قابض نہیں رہ سکتے تاہم وہ سوشل میڈیا پر خوف و ہراس پھیلانے اور بیرون ملک بیٹھے ریاست مخالف عناصر کی معاونت سے ریاست کے خلاف بے بنیاد پروپیگنڈا کرنے کی کوشش کرتے ہیں حکومت ایسے عناصر کے خلاف سخت اقدامات اٹھا رہی ہے انہوں نے کہا کہ بلوچستان میں امن و امان کی بحالی حکومت کی اولین ترجیح ہے اس مقصد کے لیے انٹیلی جنس بیسڈ آپریشنز اور جدید ٹیکنالوجی کا استعمال یقینی بنایا جا رہا ہے ہماری فورسز نے پہلے بھی دہشت گردوں کو شکست دی ہے اور آئندہ بھی بلوچستان کو امن کا گہوارہ بنانے کے لیے بھرپور اقدامات کیے جائیں گے وزیراعلیٰ بلوچستان نے کہا کہ ترقی اور سیکیورٹی ایک ساتھ

چکی ہیں جب ہم نے حکومت سنبھالی تو گورننس کے شدید چیلنجز کا سامنا تھا ہزاروں اسکول بند تھے عوام کو صحت و تعلیم کی بنیادی سہولیات میسر نہیں تھیں لیکن ہماری حکومت نے میرٹ کو فروغ دیتے ہوئے اصلاحات متعارف کرائیں، تعلیم اور صحت کے شعبے میں بہتری لائی اور سرکاری ملازمتوں میں شفافیت کو یقینی بنایا پہلے بلوچستان میں نوکریاں فروخت ہوتی تھیں لیکن ہم نے اس سلسلے کو ہمیشہ کے لیے ختم کردیا انہوں نے کہا کہ بلوچستان کی تاریخ میں پہلی بار بینظیر بھٹو اسکالرشپ پروگرام متعارف کرایا گیا ہے جس کے تحت میٹرک سے لے کر اعلیٰ تعلیم تک نوجوانوں کو تعلیمی مواقع فراہم کیے جا رہے ہیں ہماری حکومت کا مقصد بلوچستان کے نوجوانوں کو ترقی کی راہ پر گامزن کرنا ہے تاکہ وہ ایک روشن مستقبل کی جانب بڑھ سکیں وزیراعلیٰ نے کہا کہ ہم بلوچستان میں روزگار کے مواقع پیدا کرنے کے لیے بڑے پیمانے پر منصوبے لارہے ہیں صرف پی ایس ڈی پی سے پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کے تحت لاکھوں نوکریاں تخلیق کی جاسکیں گی بلوچستان میں صنعتی زونز کے قیام، زرعی ترقی کے منصوبے اور سیاحت کو فروغ دینے کے اقدامات کیے جارہے ہیں چیف منسٹر یوتھ اسکلز ڈویلپمنٹ پروگرام کے تحت نوجوانوں کو ہنرمند بنا کر بیرون ملک روزگار کی فراہمی کے لیے عملی اقدامات جاری ہیں جس کے تحت نوجوان کا پہلا بیچ سعودی عرب روانہ کیا گیا ہے جبکہ جون تک مزید نوجوانوں کو بھیجیں گے انہوں نے کہا کہ بلوچستان کے عوام کے مسائل کے حل کے لیے صدر آصف علی زرداری اور چیئرمین پاکستان پیپلز پارٹی بلاول بھٹو زرداری کے وژن کے مطابق ہم دن رات محنت کر رہے ہیں ہماری حکومت عوامی

خدمت پر یقین رکھتی ہے اور ترقیاتی منصوبے عوام کی فلاح و بہبود کو مدنظر رکھتے ہوئے ترتیب دیے جا رہے ہیں ہم نے پہلی بار یہ نظام متعارف کرایا ہے کہ منظور شدہ منصوبوں کو پی ایس ڈی پی میں بجٹ کا حصہ بنایا جارہا ہے وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ ہم نے حکومتی اداروں میں شفافیت اور جوابدہی کا نظام متعارف کرایا ہے تاکہ عوام کا پیسہ صرف عوام کی فلاح پر خرچ ہو ہم چاہتے ہیں کہ بلوچستان ایک پرامن اور خوشحال صوبہ بنے جہاں ہر شہری کو مساوی مواقع ملیں اور ترقی کا ثمر عام آدمی تک پہنچے اس موقع پر چیئرمین پاکستان پیپلز پارٹی بلاول بھٹو زرداری، قائم مقام گورنر بلوچستان کیپٹن ریٹائرڈ عبدالخالق اچکزئی، چیف سیکرٹری بلوچستان شکیل قادر خان، ایڈیشنل چیف سیکرٹری داخلہ زاہد سلیم، آئی جی پولیس بلوچستان معظم جاہ انصاری، پرنسپل سیکرٹری ٹو چیف منسٹر بابر خان، ترجمان بلوچستان حکومت شاہد رند اور دیگر اعلیٰ حکام بھی موجود تھے

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE
GENERAL OF PUBLIC
RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Bullet

ge No. 13

روزنامہ
Daily Qudrat Quetta
قدرت کوئٹہ
چیف ایڈیٹر نعمت اللہ
صفحات 8 قیمت 15 روپے
جلد 20 | جمعرات 20 مارچ 2025، 19 رمضان المبارک 1446ھ | شمارہ 342

کوئٹہ صدر مملکت آصف علی زرداری کا کوئٹہ ائیرپورٹ پہنچنے پر وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی استقبال کررہے ہیں

امن واستحکام میں کسی کو رکاوٹ ڈالنے نہیں دینگے، سرفراز بگٹی

جعفر ایکسپریس اور نوشکی میں سیکیورٹی فورسز کے کانوائے پر حملے کے بعد سیکیورٹی فورسز نے فوری اور موثر جوابی کارروائی کی یہ حملے امن واستحکام کو نقصان پہنچانے کی مذموم کوشش تھے

بلوچستان میں امن وامان کی بحالی حکومت کی اولین ترجیح ہے اس مقصد کے لیے انٹیلی جنس بیسڈ آپریشنز اور جدید ٹیکنالوجی کا استعمال یقینی بنایا جارہا ہے

کوئٹہ (آن لائن) وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے کہا ہے کہ بلوچستان میں دہشت گردی کی ہر کارروائی کا بھرپور جواب دیا جائے گا جعفر ایکسپریس پر دہشت گرد بقیہ 4 صفحہ 6 پر

حملے اور نوشکی میں سیکیورٹی فورسز کے کانوائے پر حملے کے بعد ہماری بہادر سیکیورٹی فورسز نے فوری اور موثر جوابی کارروائی کی یہ حملے امن واستحکام کو نقصان پہنچانے کی مذموم کوشش تھے ریاست اور عوام ایسی سازشوں کو ناکام بنانے کے لیے متحد ہیں بلوچستان میں دہشت گردی کے خاتمے کے لیے پولیس اور لیویز کی پیشہ ورانہ صلاحیتوں میں اضافے کا جامع پلان تیار کرلیا گیا ہے تاکہ امن وامان کو یقینی بنایا جاسکے بدھ کے روز صدر مملکت آصف علی زرداری کو امن وامان کی صورتحال پر بریفنگ دیتے ہوئے وزیراعلیٰ میر سرفراز بگٹی نے اس عزم کا اعادہ کیا کہ ریاستی ادارے دہشت گرد عناصر کو کسی صورت پنپنے نہیں دیں گے وزیراعلیٰ بلوچستان نے کہا کہ انسداد جرائم کے لیے ہائی ویز پر ایف سی، پولیس اور لیویز کی مشترکہ چیک پوسٹس قائم کی گئی ہیں جو جرائم کی روک تھام میں موثر کردار ادا کررہی ہیں انہوں نے کہا کہ دہشت گرد ایک انچ زمین پر بھی قابض نہیں رہ سکتے تاہم وہ سوشل میڈیا پر خوف وہراس پھیلانے اور بیرون ملک بیٹھے ریاست مخالف عناصر کی معاونت سے ریاست کے خلاف بے بنیاد پروپیگنڈا کرنے کی کوشش کرتے ہیں حکومت ایسے عناصر کے خلاف سخت اقدامات اٹھارہی ہے انہوں نے کہا کہ بلوچستان میں امن وامان کی بحالی حکومت کی اولین ترجیح ہے اس مقصد کے لیے انٹیلی جنس بیسڈ آپریشنز اور جدید ٹیکنالوجی کا استعمال یقینی بنایا جارہا ہے ہماری فورسز نے پہلے بھی دہشت گردوں کو شکست دی ہے اور آئندہ بھی بلوچستان کو امن کا گہوارہ بنانے کے لیے بھرپور اقدامات کیے جائیں گے وزیراعلیٰ بلوچستان نے کہا کہ ترقی اور سیکیورٹی ایک ساتھ چلتی ہیں جب ہم نے حکومت سنبھالی تو گورننس کے شدید چیلنجز کا سامنا تھا ہزاروں اسکول بند تھے عوام کو صحت وتعلیم کی بنیادی سہولیات میسر نہیں تھیں لیکن ہماری حکومت نے میرٹ کو فروغ دیتے ہوئے اصلاحات متعارف کرائیں۔

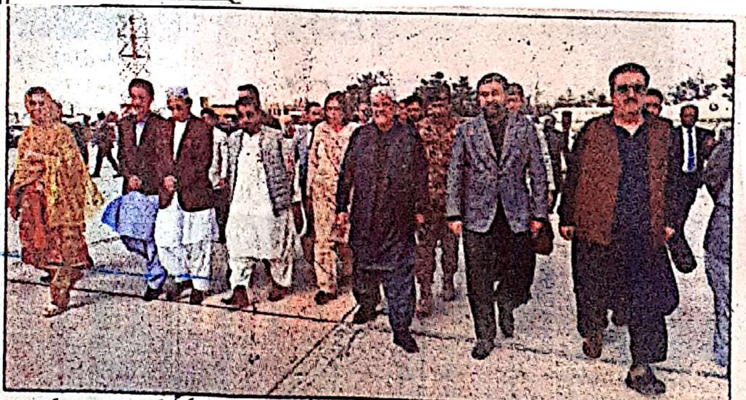

کوئٹہ، صدر مملکت آصف علی زرداری کوئٹہ پہنچنے کے بعد وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی، صوبائی وزیر عاصم کرد گیلو، اسفندیار کاکڑ، بریگیڈیئر سردار عمر کورکنج کے ہمراہ ایئرپورٹ سے باہر آرہے ہیں

کوئٹہ، صدر مملکت آصف علی زرداری کوئٹہ دورے کے موقع پر امن وامان سے متعلق اعلیٰ سطح کے اجلاس کی صدارت کررہے ہیں، وزیراعلیٰ بلوچستان بھی موجود ہیں

CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Bullet No 1 14

Daily FOUNDED BY SIDDIQ BALUCH

Balochistan Express

Quetta

Balochistan to be made a haven of peace through robust measures: CM

By Our Reporter

QUETTA: Chief Minister of Balochistan Sarfraz Bugti has said that forces have previously defeated terrorists, and they will continue to take robust steps to make Balochistan a haven of peace.

During a briefing to President Asif Ali Zardari on the law and order situation on Wednesday, the Chief Minister reiterated the commitment that state institutions will not allow terrorist elements to thrive under any circumstances. He mentioned that joint checkpoints of the FC, police, and Levies have been established on highways to curb crimes effectively. He emphasized that terrorists cannot hold any ground, but they try to spread fear on social media and engage in baseless propaganda against the state with the help of anti-state elements sitting abroad. The government is taking strict actions against these elements.

He added that every act of terrorism in Balochistan will be met with a strong response. After the terrorist attacks on the Jaffer Express and an attack on a security forces convoy in Nushki, security forces took immediate and effective countermeasures. These attacks were malicious attempts to disrupt peace and stability. The state and the people are united to thwart such conspiracies. A comprehensive plan has been prepared to enhance the professional capabilities of the police and Levies in order to ensure peace and security.

The Chief Minister emphasized that the restoration of peace and order in Balochistan is the government's top priority. For this purpose, intelligence-based operations and the use of modern technology are being ensured.

He further added that development and security go hand in hand. When his government took office, it faced severe governance challenges-thousands of schools were closed, and people lacked access to basic health and education facilities. However, the government has introduced reforms based on merit, improved the education and health sectors, and ensured transparency in public employment. Previously, jobs were sold in Balochistan, but his government has ended this practice permanently.

He highlighted that for the first time in Balochistan's history, the Benazir Bhutto Scholarship Program was introduced, providing educational opportunities for youth from matriculation to higher education. The government's goal is to set the youth of Balochistan on the path to progress so they can march towards a bright future. The Chief Minister also mentioned that the government is bringing large-scale projects to create employment opportunities, with millions of jobs being created under the public-private partnership through the PSDP. Steps are being taken to establish industrial zones, promote agricultural development, and boost tourism.

The Chief Minister also mentioned the Youth Skills Development Program, which aims to make young people skilled and provide them with overseas employment opportunities.

Under this program, the first batch of youth was sent to Saudi Arabia, and more youth will be sent by June.

He stated that the government is working day and night to solve the problems of Balochistan's people, in line with the vision of President Asif Ali Zardari and Pakistan Peoples Party Chairman Bilawal Bhutto Zardari. The government believes in public service, and development projects are being planned with the welfare of the people in mind. He mentioned that for the first time, the government has introduced a system where approved projects are included in the PSDP budget.

The briefing was attended by PPP Chairman Bilawal Bhutto Zardari, Acting Governor of Balochistan Captain (Retd) Abdul Khaliq Achakzai, Chief Secretary of Balochistan Shakeel Qadir Khan, Additional Chief Secretary of Home Zahid Saleem, IG Police Balochistan Moazzam Jah Ansari, Principal Secretary to the Chief Minister Babar Khan, and Spokesperson for the Balochistan Government Shahid Rind and other senior officials.

CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Balochistan Times

92 NEWS MEDIA GROUP

Founded by Syed Faseih Iqbal in 1976

balochistantimes.pk @balochistantimes.pk BTimes_pk

Regd No. B.C.6 VOL XLV No. 1043 QUETTA Thursday March 20, 2025 /Ramazan 19, 1446 Rs:

CM vows to tackle terrorism, promote development

Staff Report

QUETTA: Chief Minister Balochistan Mir Sarfaraz Bugti has vowed to give a befitting reply to every act of terrorism in the province. This comes after the recent terrorist attacks on the Jafar Express and a security forces' convoy in Nushki. Bugti praised the swift and effective response of the security forces, saying that the state and people are united in foiling such conspiracies.

A comprehensive plan is in place to enhance the professional capabilities of the police and Levies to eliminate terrorism and ensure law and order. Joint check posts have been established on highways to combat crime, and the government is taking strict steps against elements spreading fear and panic on social media.

Bugti emphasized that restoring law and order is the government's top priority, with intelligence-based operations and modern technology being utilized. He expressed confidence that Balochistan will become a cradle of peace, citing past victories against terrorists.

The Chief Minister also highlighted the government's focus on development and security, introducing reforms to improve education and health sectors, and ensuring transparency in government jobs. Initiatives like the Benazir Bhutto Scholarship Program and the Chief Minister's Youth Skills Development Program aim to provide opportunities for the youth and promote employment.

Bugti reiterated his commitment to transparency and accountability, ensuring public money is spent on welfare, and striving for a peaceful and prosperous Balochistan where every citizen has equal opportunities. In a symbolic gesture of respect, the cabinet has approved the renaming of "Goli Mar Chowk" and "Kachra Road" to "Shaheed Zakir Baloch Chowk" and "S.R. Ponniger Road" respectively. The cabinet also agreed to expedite the recruitment process for the Education Department on a contract basis, initially for 18 months, with the possibility of extension based on performance and attendance. This decision aims to address staffer shortages and improve the quality of education in the province. While addressing the cabinet, CM Mir Sarfraz Bugti reiterated that the people of Balochistan and the provincial cabinet reject terrorism. He praised the security forces for their swift actions, preventing major loss and destruction. He emphasized that through meritocracy and good governance, the government will resolve public issues sustainably.

The CM also highlighted that education and healthcare remain top priorities for the provincial government. He indicated that reforms in these sectors would continue, and improvements in performance would be driven by contract-based recruitment.

The meeting concluded with an agreement to review the implementation and progress of decisions made in previous cabinet meetings at the start of every future session.

CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: JANG QUETTA

Bullet No. 1

Dated: 20 MAR 2025 Page No. 16

محکمہ تعلیم اور صحت ترقیاتی منصوبوں کی تکمیل کے لیے تعاون کریں، سلیم کھوسہ

صوبائی وزیر مواصلات و تعمیرات کی زیر صدارت اجلاس، ترقیاتی منصوبوں کا جائزہ لیا گیا

کوئٹہ (خ ن) صوبائی وزیر مواصلات و تعمیرات میر سلیم احمد کھوسہ کی زیر صدارت صوبے میں جاری محکمہ تعلیم اور محکمہ صحت کے منصوبوں کے حوالے سے اجلاس منعقد ہوا۔ اجلاس میں صوبائی وزیر تعلیم محترمہ راحیلہ حمید درانی، سیکرٹری مواصلات و تعمیرات لعل جان جعفر سیکرٹری ہیلتھ مجیب پانیزئی سیکرٹری سکولز صالح محمد ناصر اور سیکرٹری کالجز صالح بلوچ نے شرکت کی اجلاس میں محکمہ صحت اور محکمہ تعلیم میں جاری ترقیاتی منصوبوں کا جائزہ لیا گیا۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے صوبائی وزیر مواصلات و تعمیرات میر سلیم احمد کھوسہ نے کہا کہ صحت اور تعلیم کے محکموں میں ترقیاتی منصوبے زیادہ ہیں جس میں محکمہ صحت اور محکمہ تعلیم کے تعاون کی اشد ضرورت ہے تاکہ جاری منصوبے کی تکمیل میں کوئی دشواری پیش نا ہو صوبائی وزیر مواصلات و تعمیرات نے مزید کہا کہ محکمہ تعلیم اور محکمہ صحت اپنا ایک ایسا نظام بنائیں جو محکمہ مواصلات و تعمیرات کے آفیسرز کے ساتھ مل کے تمام جاری اسکیمات کی مانیٹرنگ کرے اور رپورٹ ارسال کرے تاکہ تعلیم اور صحت کے سیکٹرز کے اسکیمات بروقت مکمل ہو سکے۔ صوبائی وزیر مواصلات و تعمیرات نے کہا کہ محکمہ صحت اور محکمہ تعلیم کی اس میکنزم سے منصوبوں کی کوالٹی میں بھی بہتری آئے گی۔ انہوں نے کہا کہ اگر کوالٹی یا ٹائم لائن پر کوئی سمجھوتہ ہوا تو محکمہ مواصلات و تعمیرات کے آفیسران کے ساتھ ساتھ محکمہ تعلیم اور محکمہ صحت کے آفیسران یا جس کو یہ ٹاسک دیا گیا ہو کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی تاکہ کوالٹی کے حوالے سے کوئی کوتاہی نا ہو۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے صوبائی وزیر تعلیم محترمہ راحیلہ حمید درانی نے کہا کہ ہمیں اپنی کارکردگی میں بہتری لانے کے حوالے سے ہر طریقہ اپنانا چاہیے۔ انہوں نے صوبائی وزیر سلیم احمد کھوسہ کی جاری ترقیاتی منصوبوں کے حوالے سے اس تجویز کی حمایت کی اور سیکرٹری تعلیم سکولز اور کالجز کو ہدایت بھی دی کہ فوری طور پر اس میکنزم پر کام کرے اور مذکورہ آفیسران کو ہدایات جاری کرے۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: JANG QUETTA

Bullet No. 2

Dated: 20 MAR 2025 Page No. 17

حکومت نے نئے گوادر شپ یارڈ منصوبے کی منظوری دے دی

نیو ماڈرن شپ یارڈ تجارتی جہاز سازی اور مرمت کی صنعت کی حوصلہ افزائی کرے گا، عہدیدار

گوادر (این این آئی) حکومت نے نئے گوادر شپ یارڈ منصوبے کی منظوری دے دی، منصوبے کے لئے 1750 ایکڑ اراضی مختص، پی ایم سی کی تشکیل کے لئے 200 ملین روپے مختص، متعلقہ ٹی او آرز کے مطابق بین الاقوامی کمپنیوں کو حصہ لینے کے لئے ٹینڈر جاری کیے جائیں گے، گوادر میں 'نیو ماڈرن شپ یارڈ' تجارتی جہاز سازی کی مرمت و صنعتی ترقی میں مددگار ثابت ہوگا، تفصیلات کے مطابق حکومت نے نئے گوادر شپ یارڈ منصوبے کی منظوری دیدی جس میں پروجیکٹ مینجمنٹ سیل (پی ایم سی) کو فعال کیا گیا ہے تاکہ سی پیک فیز ٹو کے تحت گوادر پورٹ کی ہمہ جہت ترقی کی نئی بنیاد رکھنے کے لئے تمام دستیاب وسائل بروئے کار لائے جائیں۔ پی ایم سی کی تشکیل کے لئے 200 ملین روپے مختص کرنے کے بعد تمام معاملات کو مقررہ ایس او پیز کے مطابق چلانے کے لئے متعلقہ تقرریاں طلب کی جائیں گی۔ گوادر پورٹ اتھارٹی کے عہدیدار نے بتایا کہ "گوادر میں 'نیو ماڈرن شپ یارڈ' تجارتی جہاز سازی اور مرمت کی صنعت کی حوصلہ افزائی کرے گا، روزگار کے نئے مواقع پیدا کرے گا اور معاشی ترقی کو فروغ دے گا۔ انہوں نے کہا کہ چونکہ زمین کے تنازعہ کا مسئلہ حل ہونے کے لئے تیار ہے، لہذا متعلقہ ٹی او آرز کے مطابق بین الاقوامی کمپنیوں کو حصہ لینے کے لئے ٹینڈر جاری کیے جائیں گے۔ جی ڈی اے عہدیدار نے بتایا کہ جی ڈی اے نے نئے شپ یارڈ منصوبے کے لئے 1750 ایکڑ اراضی کی حد بندی کی تھی۔ انہوں نے مزید کہا کہ گوادر بندرگاہ پر آنے والے کارگو جہازوں کو ضروری ڈرائی ڈاکنگ کی سہولیات فراہم کرنے کے علاوہ گوادر شپ یارڈ نئے جہازوں کی تعمیر کے لیے بھی خدمات فراہم کرے گا۔ حال ہی میں قائمہ کمیٹی برائے دفاعی پیداوار کے چیئرمین سینیٹر محمد عبدالقادر نے کہا کہ گوادر شپ یارڈ میگا پراجیکٹ پاکستان کے لیے انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔

بلوچستان صوبائی اسمبلی
کا اجلاس آج ہوگا

کوئٹہ (اسٹاف رپورٹر) بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس دو دن کے وقفے کے بعد آج دوپہر اڑھائی بجے ہوگا جس میں پارلیمانی سیکرٹری سنجے کمار بلوچستان پبلک سروس کمیشن اور دیگر محکموں میں اقلیتوں کو نمائندگی دینے کیلئے عملاً اقدامات اٹھانے کو یقینی بنانے، جمعیت کے فضل قادر مندوخیل ژوب بائی پاس منصوبہ پر فی الفور عملی اقدامات اٹھانے کو یقینی بنانے، جمعیت کے سید ظفر علی آغا دینی مدارس کے طلباء وطالبات کے لئے بھی اسکالرشپ پروگرام شروع کرنے کو یقینی بنانے اور جمعیت کے فضل قادر مندوخیل پیدائش کی تاخیر سے اندراج سے متعلق الگ الگ قراردادیں پیش کریں گے جبکہ جماعت اسلامی کے مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ ماہی گیروں کے حقوق کے بابت قانون سازی سے متعلق توجہ دلاؤ نوٹس پیش کریں گے وقفہ سوالات میں محکمہ زراعت سے متعلق سوالات کے جوابات دیئے جائیں گے۔

MASHRIQ QUETTA

بی ایف اے کا صوبہ بھر میں گرینڈ آپریشن قواعد کی خلاف ورزی پر ایکشن

کوئٹہ، خاران، خضدار، گوادر اور ژوب میں 40 سے زائد مراکز مالکان کو جرمانے

کوئٹہ (خ ن) ماہ صیام میں ناقص، ملاوٹی اور زائد المعیاد اشیاء خورد ونوش کی تدارک کیلئے بلوچستان فوڈ اتھارٹی کا صوبہ بھر میں گرینڈ آپریشن جاری ہے۔ اس سلسلے میں ہیڈکوارٹر اور ژونل سطح پر اتھارٹی کی متحرک ٹیموں نے کوئٹہ، خاران، خضدار، گوادر اور ضلع ژوب میں کارروائیوں کے دوران قوانین کی خلاف ورزی پر 40 سے زائد مراکز مالکان پر جرمانے عائد کردیئے۔ کارروائیوں کے دوران ملاوٹی دودھ، خراب کوکنگ آئل اور زائد المعیاد اشیاء .... بقیہ 45 صفحہ نمبر 7 پر

کی بڑی مقدار تلف کردی گئی۔ ترجمان بی ایف اے کے مطابق کوئٹہ شہر کے مختلف مقامات پر قائم خوراک کے مراکز کی چیکنگ اور دودھ و اشیاء تلنے کیلئے متعدد دکانوں و بیکنگ یونٹس میں زیر استعمال خوردنی تیل کی آن دی اسپاٹ ٹیسٹنگ کی گئی۔ کوئٹہ اور کچلاک میں مختلف وجوہات پر جرمانہ کردہ مراکز میں بیکریوں، سموسہ پکوڑا شاپس، جنرل وڈیپارٹمنٹل اسٹورز، ملک شاپس، ریسٹورنٹس اور آر او پلانٹ کے خلاف ایکشن لیا گیا۔

کوئٹہ میں صدر مملکت کی آمد، سخت سیکیورٹی کے باعث بدترین ٹریفک جام

افطار کے وقت تک لوگ سڑکوں پر محصور، گاڑیوں میں ہی روزہ کھولنے پر مجبور

انتظامیہ کی طرف سے کوئی متبادل انتظام نہیں کیا گیا، شہری ٹریفک جام پر ناراض

کوئٹہ (یو این اے) صدر مملکت آصف علی زرداری بلاول بھٹو زرداری کی کوئٹہ آمد کے موقع پر شہر میں سخت سیکیورٹی انتظامات کے باعث بدترین ٹریفک......... بقیہ 27 صفحہ نمبر 7 پر

جام ہوگیا، جس سے شہریوں کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ درجنوں گاڑیاں کئی گھنٹوں تک سڑکوں پر پھنسی رہیں، جبکہ مریضوں کو اسپتال پہنچنے میں شدید دشواری کا سامنا کرنا پڑا۔ تفصیلات کے مطابق، صدر مملکت کے روٹ پر سڑکوں کو مکمل طور پر بند کردیا گیا، جس کے نتیجے میں سریاب روڈ، ایئرپورٹ روڈ، جناح روڈ، علمدار روڈ، اور قندھاری بازار سمنگلی روڈ، زرغون روڈ، انسکمب روڈ سمیت اہم شاہراہوں کی بندش کے باعث شہریوں، مریضوں، طلبہ اور تاجروں کو شدید پریشانی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے کئی اہم شاہراہوں پر ٹریفک کا نظام درہم برہم ہو گیا۔ ایمبولینسز بھی ٹریفک میں پھنس گئیں۔

Century Express Quetta

سیکرٹری آر ٹی اے کی ایئرپورٹ چورنگی پر کارروائی

ٹرانسپورٹ قوانین کی خلاف ورزی پر 26 گاڑیوں کا چالان، 2 بند کردی گئیں

کوئٹہ (خ ن) کمشنر/چیئرمین ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی کوئٹہ ڈویژن حمزہ شفقات کی ہدایت پر سیکرٹری آر ٹی اے کوئٹہ ڈویژن علی درانی کی نگرانی میں ٹریفک پولیس صدر سرکل انچارج ایئرپورٹ چورنگی صغیر اور ڈی ایس پی ایئرپورٹ مجیب خان کے ہمراہ ایئرپورٹ چورنگی پر مسافر کوچ اور لوڈنگ گاڑیوں کے ٹریفک حادثات کی روک تھام کے سلسلے میں سرچ لائٹس، فٹنس سرٹیفکیٹ، ڈرائیونگ لائسنس، اوور لوڈنگ اور بغیر روٹ پرمٹ گاڑیوں کے خلاف کارروائی کی گئی۔ ٹرانسپورٹ قوانین کی پاسداری نہ کرنے پر 26 کمرشل گاڑیوں کا چالان جبکہ 2 ہائی ایس وین، 1 مزدہ بس اور ایک پک اپ کو بغیر روٹ پرمٹ سیکشن 115 کے تحت بند کردیا گیا۔ اس موقع پر سیکرٹری آر ٹی اے کوئٹہ ڈویژن علی درانی نے کہا کہ قومی شاہراہوں پر ٹریفک حادثات کی روک تھام اور مسافروں کی حفاظت کے لئے پبلک ٹرانسپورٹ گاڑیوں کا ہفتہ وار چیکنگ بے حد ضروری ہے۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ حکومت بلوچستان

Daily: INTEKHAB QUETTA

Bullet No. 2 Dated: 20 MAR 2025 Page No. 18

قرآن کی تعلیم لازمی قرار دینے کی درخواست، بلوچستان کا جواب جمع

سپریم کورٹ میں سماعت کے موقع پر وفاق، پنجاب اور بلوچستان حکومتوں نے جوابات جمع کروادیے، سندھ اور خیبر پختون خوا حکومت نے جوابات جمع کرانے کے لیے وقت مانگ لیا

بچہ پیدا ہوتا ہے تو اسے مادری زبان سکھائی جاتی ہے اور پھر انگریزی، جسٹس امین الدین کی سربراہی میں 5 رکنی آئینی بینچ نے سماعت غیر معینہ مدت تک ملتوی کردی

اسلام آباد (این این آئی) قرآن پاک کی تعلیم لازمی قرار دینے کی درخواست پر سپریم کورٹ میں سماعت کے موقع پر وفاق، پنجاب اور بلوچستان حکومتوں نے جوابات جمع کروادیے۔ سندھ اور خیبر پختون خوا حکومت نے جوابات جمع کرانے کے لیے وقت مانگ لیا ہے۔ جسٹس جمال مندوخیل نے کہا کہ جواب کے مطابق وفاقی حکومت نے قرآن پاک کی تعلیم کے لیے اقدامات شروع کر دیے ہیں، حکومت کو اپنا کام کرنے دیں، عدالت کیوں مداخلت کرے؟ درخواست گزار کے مطابق حکومتیں کام کر رہی ہوتیں تو 5 سال سے عدالتوں میں چکر نہ لگا رہا ہوتا۔ جسٹس جمال مندوخیل نے کہا کہ بچہ پیدا ہوتا ہے تو

بقیہ نمبر 22 صفحہ 5 پر

اسے مادری زبان سکھائی جاتی ہے اور پھر انگریزی۔ جسٹس امین الدین کی سربراہی میں 5 رکنی آئینی بینچ نے سماعت غیر معینہ مدت تک ملتوی کردی۔

بارکھان: کوہ جاندران کے جنگلات میں لگی آگ شدت اختیار کر گئی

36 گھنٹے گزر جانے کے باوجود بھی آگ پر قابو نہیں پایا جاسکا، آلات نہ ہونے اور افرادی قوت کی کمی کے باعث ریسکیو آپریشن میں شدید مشکلات کا سامنا

آگ نے بڑی مقدار میں جنگلات کو اپنی لپیٹ میں لے لیا، تیز ہواؤں کے باعث آگ کی شدت بتدریج بڑھنے لگی، محکمہ جنگلات کا عملہ آگ بجھانے میں مصروف

بارکھان (یو این اے) بلوچستان کے ضلع بارکھان میں کوہ جاندران کے جنگلات میں لگنے والی آگ شدت اختیار کرگئی جبکہ 36 گھنٹے گزر جانے کے بعد بھی آگ پر قابو پایا نہ جاسکا۔ تفصیلات کے مطابق بارکھان کے کوہ جاندران کے جنگلات میں آگ لگ گئی، کوہ جاندران میں آگ نے بڑی مقدار میں جنگلات کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ لیویز فورس کیو آر ایف اور محکمہ جنگلات کا عملہ اور مقامی رضا کار گزشتہ رات سے آگ بجھانے میں مصروف ہیں جبکہ آگ لگنے کی وجہ معلوم نہ ہوسکی۔ آلات نہ ہونے اور افرادی قوت کی کمی کے باعث ریسکیو آپریشن میں مشکلات کا سامنا ہے، ہوا کے بہاؤ میں تیزی کے

بقیہ نمبر 3 صفحہ 5 پر

ساتھ آگ کی شدت میں اضافہ ہوا ہے۔ بڑی مقدار میں جنگلات اور جنگلی حیات و جڑی بوٹیوں کو نقصان پہنچ رہا ہے جبکہ آگ کو لگے 36 گھنٹے ہوگئے تاہم آگ قابو میں نہ آسکی۔

CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ حکومت بلوچستان

Daily: JANG QUETTA

Bullet No. 3 Dated: 20 MAR 2025 Page No. 8

ظلم کے خاتمے تک جدوجہد جاری رہے گی، ڈاکٹر ماہ رنگ

جدوجہد سے دستبردار کرانے کے لئے مختلف حربے استعمال کیے جارہے ہیں، پریس کانفرنس

کوئٹہ (اسٹاف رپورٹر) بلوچ یکجہتی کمیٹی کی چیئرپرسن ڈاکٹر ماہ رنگ بلوچ نے کہا کہ دھمکیوں اور جبری گمشدگیوں سے ہمیں حقیقی جدوجہد سے دستبردار نہیں کرایا جاسکتا، ہماری جدوجہد بلوچ عوام پر ہونے والے مظالم کے خلاف ہے جب تک اس ظلم کو روکا نہیں جاتا ہماری جدوجہد جاری رہے گی، یہ بات انہوں نے بدہ کو گل زادی، بیبرگ بلوچ اور دیگر کے ہمراہ کوئٹہ پریس کلب میں پریس کانفرنس کرتے ہوئے کہی۔ انہوں نے کہا کہ بلوچستان میں جبرواستحصال، وسائل کی لوٹ مار، سیاسی انجینئرنگ کے طور پر طاقت کا بے دریغ استعمال جاری ہے وسائل کا بے دریغ لوٹ مار جاری ہے پاکستانی مین اسٹریم میڈیا بلوچستان کی مختلف یونٹوں میں تقسیم، ہماری شہ رگ گوادر کو کاٹنے، ہماری تاریخی حقیقت سے انکاری ہے جس کا مقصد بلوچوں کی شناخت کو مٹانا ہے، بلوچستان میں جاری جبر کے خلاف بولنا ہمارا فطری حق ہے یہ سرزمین خدا کی عطاء کردہ ہے اور اپنے آباؤ اجداد کی ہزاروں قربانیوں کے بعد وراثت میں ملی ہے اس پر رہنے، سانس لینے اور فیصلہ سازی کا اختیار ہمارا فطری حق ہے اور بلوچ اس حق سے دستبردار نہیں ہوئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہماری تاریخ مزاحمت کی داستانوں سے بھری پڑی ہے، سیاسی رہنماؤں، کارکنوں نے جیلوں کی سختیاں دیکھی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حکمران اپنی غلطیوں پر معافیاں مانگتے ہیں، ان کے حافظے کمزور ہیں انہیں ایسا لگتا ہے کہ بلوچوں کی اجتماعی یادداشت بھی کمزور ہے، ہمارے ساتھیوں کو سیاسی جدوجہد سے دستبردار کرانے کے لئے مختلف حربے استعمال کئے جارہے ہیں دھمکیاں دی جارہی ہیں، ہم پر لگائے جانے والے الزامات عوام جانتے ہیں، ہمیں ہماری سیاسی جدوجہد سے ایک انچ پیچھے نہیں ہٹایا جاسکتا۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ ہفتے ہماری تنظیمی کارکن گل زادی بلوچ کو سی ٹی ڈی کے اہلکاروں نے ان کے گھر سے جبری گمشدگی کا شکار بنایا اس کے گھر سے کتابیں، موبائل فون، لیپ ٹاپ اپنے ساتھ لے گئے اور اس پر دباؤ ڈالا کہ وہ بلوچ یکجہتی کمیٹی سے دستبردار ہو اور خاموشی اختیار کرے اس حوالے سے دھمکیاں دی گئیں، گل زادی بلوچ کو کئی گھنٹے حبس بے جا میں رکھا اور اس پر دباؤ ڈالا گیا اور کہا گیا کہ جب بلایا گیا آپ نے آنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ دھمکی اور جبری گمشدگیوں سے ہمیں اپنے موقف اور جدوجہد سے پیچھے نہیں ہٹایا جاسکتا، بلوچ عوام پر ہونے والے مظالم کے خلاف جدوجہد جاری رکھیں گے۔

فوجی آپریشن سے دہشت گردی کا خاتمہ ممکن نہیں، پشتونخوانیپ

موجودہ صورتحال حکمرانوں کی اختیار کردہ استعماری پالیسیوں اور مظالم کا نتیجہ ہے، مرکزی بیان

کوئٹہ (پ ر) پشتونخوا نیشنل عوامی پارٹی کے مرکزی بیان میں ملکی سلامتی کی پارلیمانی کمیٹی کے فیصلوں کو ملک کے معروضی حقائق کے منافی قرار دیتے ہوئے ملک میں عوام کے خلاف فوجی آپریشن کو مسترد کیا گیا ہے۔ بیان میں کہا گیا کہ دہشت گردی کے نام پر ماضی کے ہر فوجی آپریشن کے نتیجے میں دہشت گردی میں شدت آئی ہے جس سے ثابت ہوا ہے کہ فوجی آپریشن سے دہشت گردی کا خاتمہ ممکن نہیں۔ ملک کے تلخ حقائق یہ ہیں کہ دہشت گردی کی موجودہ صورتحال ہمارے استعماری حکمرانوں کی اختیار کردہ پالیسیوں کا نتیجہ ہے ہمارے ریاستی اداروں نے گزشتہ چار دہائیوں کے دوران لاکھوں کی تعداد میں بدترین تربیت یافتہ دہشت گرد پیدا کیے۔ اب فوجی طاقت دہشت گردی کے مسئلے کا حل نہیں۔ بیان میں کہا گیا کہ قوموں کی حق حکمرانی اور قومی جمہوری اقتدار کا قیام، قومی وسائل پر حق ملکیت، سماجی انصاف اور امن وترقی کی جمہوری تحریکیں دہشت گردی نہیں اگر ہمارے حکمران روز اول سے 1940 کی قرارداد کے مطابق اس ملک میں قوموں کی خودمختیار ریاستوں کا حق تسلیم کرتے ہوئے قوموں کی برابری پر مبنی فیڈریشن قائم کرتے تو آج اس ملک کو دہشت گردی، فرقہ واریت، انتہا پسندی، معاشی وسماجی تباہ حالی کے ان سنگین بحرانوں کا سامنا نہ کرنا پڑتا۔ بیان میں کہا گیا کہ پشتون، بلوچ، سندھی وسرائیکی محکوم قوموں نے اپنے قومی حقوق واختیارات کی طویل پرامن تحریکیں چلائی لیکن استعماری حکمرانوں نے محکوم قوموں پر پرامن جدوجہد کے تمام راستے بند کیے ہیں ایسے حالات میں پشتون بلوچ اور دیگر محکوم قومیں بندوق اٹھانے پر مجبور ہیں۔ عقل سلیم کا تقاضا یہ ہے کہ بالادست استعماری حکمران محکوم قوموں کی قومی خودمختیاری اور جمہوری اقتدار کا حق تسلیم کریں اور یہی پرامن اور خوشحال مستقبل کا واحد وسیلہ ہے۔

حکومت لیویز فورس کو پولیس میں ضم کرنے کا فیصلہ واپس لے، پشتونخوامیپ

انہیں جدید آلات فراہم، تنخواہوں میں اضافہ، جدید تربیت دیگر جرائم اور بدامنی سے نمٹنے کیلئے اہل بنایا جائے

کوئٹہ (پ ر) پشتونخوامیپ کے صوبائی پریس ریلیز میں لیویز فورس کو پولیس میں ضم کرنے کے فیصلے پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے اس فیصلے کی مذمت کی ہے۔ بیان میں کہا گیا کہ صوبے میں بدامنی، دہشتگردی کے واقعات اور امن وامان کے قیام میں ناکام فارم 47 کی حکومت نت نئے تجربوں سے مزید حالات خراب کرنے پر تلی ہوئی ہے۔ بیان میں کہا گیا کہ پشتونخوا ملی عوامی پارٹی شروع دن سے لیویز اور پولیس فورسز کو جدید تربیت واسلحہ سے لیس کرنے اور مہنگائی کے تناسب سے ان کی تنخواہوں میں اضافہ کرنے پر زور دیتی رہی ہے، پہلے مرحلے میں صوبے کے مختلف اضلاع اور کوئٹہ میں بی ایریاز کو کم کرنے اور انہیں A ایریا میں شامل کرتے ہوئے لیویز فورس کو پولیس میں ضم کرنے کی سب سے پہلے پشتونخوا ملی عوامی پارٹی نے ہر فورم پر مذمت کی اور واضح طور پر اپنے اخباری بیانات، عوامی اجتماعات جلسوں ان کی قراردادوں میں یہ مطالبہ کیا کہ لیویز فورس کو پولیس میں ضم نہ کیا جائے کیونکہ جو بی ایریاز لیویز فورسز کے ساتھ ہے وہاں پر امن وامان کی صورتحال بہ نسبت A ایریا کافی بہتر ہے۔ اور لیویز علاقے کے ہر گھر اور اس کے مکینوں کو فرداً فرداً جانتی ہے اور بی ایریا میں جرائم کی شرح انتہائی کم تھی۔ لیکن اُس وقت بھی حکومت نے ہماری تجاویز اور مطالبات کو سنجیدہ نہیں لیا اور نتیجہ آج سب کے سامنے ہے۔ بیان میں کہا گیا کہ حکومت اور سیکورٹی فورسز اس وقت عوام کے سرومال کے تحفظ اور امن وامان کے قیام میں مکمل طور پر ناکام ہوچکی ہے اور اس قسم کے اقدامات سے امن وامان کی صورتحال مزید خراب ہوگی۔ بیان میں مطالبہ کیا گیا کہ حکومت لیویز فورس کو پولیس میں ضم کرنے کا فیصلہ واپس لیکر لیویز فورس کو جدید تربیت واسلحہ سے لیس کرتے ہوئے ان کی تنخواہوں میں اضافہ کیا جائے، انہیں جدید آلات فراہم کیے جائیں اور انہیں جدید تربیت دیگر جرائم اور بدامنی سے نمٹنے کے لیے اہل بنایا جائے۔

MASHRIQ QUETTA

ہر طرف لاشیں گر رہی ہیں حکومت نے بلوچستان کو مقتل گاہ بنادیا، لشکری رئیسانی

آج جعلی طریقے سے اقتدار میں آئے لوگوں کیلئے کل سماج میں کوئی گنجائش نہیں ہوگی

کوئٹہ (آن لائن) سینئر سیاست دان وسابق سینیٹر نوابزادہ حاجی میر لشکری خان رئیسانی نے کوئٹہ کے سول ہسپتال میں موجود نعشوں کی شناخت کیلئے جانے والے لاپتہ افراد کے لواحقین پر پولیس تشدد، لاٹھی چارج کو قابل نفرت عمل قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ ریاست کے غیرذمہ دارانہ اور جابرانہ رویے سے بلوچستان کے لوگ خوفزدہ نہیں ہوں گے نہ ہی اپنے حق سے دستبرار ہوں گے۔ اپنے جاری مذمتی بیان میں نوابزادہ حاجی میر لشکری خان رئیسانی نے مزید کہا......... بقیہ 46 صفحہ نمبر 7 پر

کہ سرینہ ہوٹل سازش اور سالہا سال کے جبری فکر کے نتیجے میں بلوچستان پر مسلط غیرنمائندہ حکومت بلوچ قوم اور بلوچستان کی تاریخ جوابدہ نہیں حکومت نے بلوچستان کو مقتل گاہ بنادیا صوبے کے طول و عرض میں نعشیں گر رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ریاست کی ذمہ داری تھی کہ سول ہسپتال کوئٹہ میں موجود نعشوں کو شناخت کرکے ورثا کے حوالے کرتی تاہم کوئٹہ کے ایک قبرستان میں نعشیں دفنائی گئی ہیں ریاست کے اس غیرذمہ دارانہ اور جابرانہ رویے سے بلوچستان کے لوگ خوفزدہ نہیں ہوں گے

بلوچستان میں بہنے والا خون ہمارا اپنا ہے، سلمان اکرم راجہ

فسطائیت کا جواب تحمل، ہمت لیکر سڑکوں پر دیں گے، سیکرٹری جنرل

لاہور (بیورورپورٹ) تحریک انصاف کے رہنما سلمان اکرم راجہ نے کہا ہے فسطائیت کا جواب تحمل، ہمت اور سڑکوں پر دیں گے، بلوچستان میں بہنے والا خون ہمارا اپنا ہی ہے، لاہور میں گفتگو کرتے ہوئے سلمان اکرم راجہ نے کہا سیاست صرف شور شرابے کا نام نہیں ہونا چاہیے......... بقیہ 4 صفحہ نمبر 7 پر

پنجاب میں جاری کیا گیا وائٹ پیپر جاری قابل قدر قابل ستائش کاوش ہے، سوچنا ہوگا کیا پاکستان اسلامی فلاحی ریاست کی بجائے فسطائیت کی ریاست ہو، فسطائیت کا جواب تحمل، ہمت اور سڑکوں پر دیں گے، ابھی بڑے امتحان ہیں، سب امتحانوں میں پورا اترنا ہے، پنجاب میں نئی تحریک دیکھی، فہم، فراست اور حوصلے و ہمت کے ساتھ چلائیں گے، سلمان اکرم راجہ نے کہا افغانستان کو پاکستان کیخلاف فنڈنگ ہورہی ہے، بلوچستان میں بہنے والا خون ہمارا ہے، خطے کو امن کا گہوارہ بنانا ہوگا۔

امن وامان

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE
GENERAL OF PUBLIC
RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: JANG QUETTA

Bullet No. 4

Dated: 20 MAR 2025

Page No. 20

مستونگ، مسلح افراد نے موٹروے پولیس کی دو گاڑیاں اور اسلحہ چھین لیا

مستونگ (نامہ نگار) مسلح افراد نے موٹروے پولیس سیکٹر قلات بیٹ 12 کھڈکوچہ کی دو پٹرولنگ گاڑیاں اور اسلحہ چھین لیا، بعد ازاں موٹر وے پولیس کے اہلکاروں وافسران کو چھوڑ دیا، بتایا گیا کہ بارہ بجے دن موٹروے پولیس کی دو گاڑیاں گشت پر تھیں کہ نامعلوم مسلح افراد نے انہیں کھڈکوچہ کے قریب سے اغوا کیا اور چاروں اہلکاروں کی کلاشنکوف پستول اور موبائل فون چھین لیا جبکہ سب انسپکٹر نورالدین اور تین اہلکاروں کو چھوڑ دیا، اطلاعات کے مطابق واقعہ کے بعد ڈی آئی جی موٹروے پولیس نے حکم جاری کیا ہے کہ سیکورٹی صورتحال کی وجہ سے مستونگ وکھڈکوچہ کی پٹرولنگ گاڑیاں کلوز کی جائیں۔

پنجگور، میاں بیوی قتل، ورثاء کا لاشوں کے ہمراہ سی پیک روڈ پر دھرنا

24 گھنٹے میں ملزمان کی گرفتاری کی یقین دہانی کرائی گئی تھی لیکن کوئی پیش رفت نہیں ہوئی، لواحقین

پنجگور (نامہ نگار) پنجگور کے علاقے تحصیل گوارگو کے علاقے مزدالو میں قتل ہونے والی میاں بیوی کی لاشیں ورثاء نے سرادک کے مقام پر سی پیک روڈ پر رکھ کر دھرنا دیا۔ ورثا کے مطابق دوہرے قتل میں ملوث ملزمان کی گرفتاری کے لیے ضلعی انتظامیہ نے ہمیں 24 گھنٹے کی یقین دہانی کرائی ہے مگر ابھی تک انتظامیہ کی طرف سے کوئی پیش رفت سامنے نہیں آئی۔ اس لیے ہم مجبوراً روڈ بند کررہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ روز سفاک قاتلوں نے تحصیل گوارگو میں گاڑی پر فائرنگ کرکے بیوی کو ہلاک اور شوہر عبدالحمید کو اغواء کرکے اپنے ساتھ لے گئے بعد میں مغوی عبدالحمید کو بے دردی سے قتل کرکے پولیس تھانہ تسپ کے ایریا میں لاش پھینک دی۔ ضلعی انتظامیہ نے 24 گھنٹے کے اندر قاتلوں کو گرفتار کرنے کی یقین دہانی کرائی ہے مگر تاحال کوئی پیش رفت نہیں ہوئی۔ آج ایک بار ورثاء نے سرادک کے مقام پر سی پیک روڈ کو ہر قسم کی ٹریفک کیلئے بند کرکے روڈ پر دھرنا دیدیا۔ جس پر اسسٹنٹ کمشنر پنجگور زاہد شاہوانی، میجر لیویز صابر علی گچکی نے ورثاء سے کامیاب مذاکرات کے بعد روڈ ٹریفک کے لیے کھول دی۔ انتظامیہ نے ایک ہفتے کے اندر قاتلوں کی گرفتاری کی یقین دہانی کرادی۔

منگچر: لاپتہ افراد کے لواحقین کا دھرنا جاری، کوئٹہ کراچی شاہراہ بند

کوئٹہ (آن لائن) منگچر کے علاقے میں لاپتہ نعیم اور خادم حسین کے لواحقین کا دھرنا گزشتہ 24 گھنٹوں سے قومی شاہراہ پر جاری ہے جس کی وجہ سے کوئٹہ کراچی شاہراہ پر ٹریفک معطل ہونے کی وجہ سے گاڑیوں کی لمبی لمبی قطاریں لگ گئیں ٹرانسپورٹروں اور مسافروں کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔

مستونگ سے دو لاشیں برآمد

کوئٹہ (آن لائن) مستونگ لیویز ایریا تلی لاکھا کے مقام سے 2 نوجوانوں کی لاشیں برآمد ہوئی ہیں جن کی عمریں 15 سے 20 سال بتائی جاتی ہے مزید کارروائی مقامی انتظامیہ کررہی ہے۔

ڈیرہ مراد جمالی، 8 کلو دھماکہ خیز مواد برآمد

ڈیرہ مراد جمالی (نامہ نگار) ڈیرہ مراد جمالی میں پولیس اور سیکورٹی فورسز نے زیر زمین چھپایا گیا 8 کلو دھماکہ خیز مواد اور دیگر سامان برآمد کرکے تخریب کاری کی کوشش ناکام بنادی، پولیس حکام کے مطابق برآمد ہونے والا دھماکہ خیز مواد کسی اہم تقریب میں استعمال کا منصوبہ بنایا گیا تھا جس کو سیکورٹی فورسز نے ناکام بنادیا گیا۔

INTEKHAB QUETTA

کوئٹہ، لاپتہ افراد کے لواحقین پر تشدد، ہسپتال کے باہر کشیدگی

کوئٹہ (یو این اے) سول ہسپتال کوئٹہ کے باہر لاپتہ افراد کے لواحقین پر فورسز کی جانب سے تشدد کیے جانے کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ اطلاعات کے مطابق، انتظامیہ نے خواتین، بچوں اور بزرگوں کو منتشر کرنے کے لیے سختی سے نمٹا، جس کے باعث اسپتال کے باہر شدید کشیدگی پیدا ہوگئی۔ ذرائع کے مطابق، بلوچستان کے مختلف علاقوں سے بقیہ نمبر 7 صفحہ 5 پر

لاپتہ افراد کے لواحقین گزشتہ تین روز سے سول اسپتال کے باہر جمع تھے، جہاں وہ اسپتال میں لائی گئی 23 نامعلوم لاشوں کی شناخت کا مطالبہ کر رہے تھے۔ تاہم، مظاہرین کو منتشر کرنے کے لیے فورسز نے ان پر تشدد کیا، جس سے کئی افراد زخمی ہوگئے۔ عینی شاہدین کا کہنا ہے کہ جبری لاپتہ افراد کے اہل خانہ، سیاسی کارکنان اور انسانی حقوق کے نمائندے اس وقت بھی اسپتال کے باہر موجود ہیں اور شدید احتجاج کر رہے ہیں۔ دوسری جانب انتظامیہ نے صورتحال پر قابو پانے کے لیے اضافی نفری تعینات کردی ہے۔ لواحقین کا مطالبہ ہے کہ انہیں لاشوں کی شناخت کی اجازت دی جائے اور جبری گمشدگیوں کے معاملے پر حکومت فوری اقدامات کرے۔

CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily:

Bullet No. 5

Dated: 20 MAR 2025 Page No. 21

نوجوانوں کو تعلیم اور ترقی کے مواقع فراہم کرنا اولین ترجیح ہے!

وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے گزشتہ روز چیف منسٹر یوتھ اسکلز ڈویلپمنٹ پروگرام کے منتخب نوجوانوں کو ویزا اور دستاویزات حوالگی کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے واضح کیا ہے کہ نوجوانوں کو تعلیم اور ترقی کے مواقع فراہم کرنا اولین ترجیح ہے۔ بلوچستان کے وہ بیروزگار نوجوان جو مایوسی اور بے یقینی کا شکار تھے۔ صوبائی حکومت نے ان کے لیے باعزت روزگار کے دروازے کھول دیئے ہیں۔ نوجوانوں کو ریاست کے قریب لائیں گے۔ نوجوانوں کو ترقی کے مساوی مواقع فراہم کیے جائیں گے۔ یہ خوشی کا موقع ہے کہ آج بلوچستان سے نوجوانوں کا پہلا گروپ بیرون ملک روزگار کے لیے روانہ ہورہا ہے جو نہ صرف اپنے مستقبل کو سنواریں گے بلکہ پاکستان اور بلوچستان کے سفیر کے طور پر کام کریں گے اور اپنے گھرانوں کی کفالت اور معاشی استحکام کے ساتھ ساتھ زرمبادلہ بھجوانے کا ذریعہ بنیں گے۔ نوجوان بیرون ملک جاکر محنت و لگن سے کام کریں اور کوئی ایسا عمل نہ کریں جس سے پاکستان کی بدنامی ہو۔ بلوچستان کے نوجوانوں کو تعلیم اور ترقی کے مواقع فراہم کرنا حکومت کی اولین ترجیح ہے۔ ہمارا صوبہ دیگر صوبوں سے مختلف معروضی حالات رکھتا ہے۔ یہاں اگر کوئی نوجوان بیروزگار ہوتا ہے تو ریاست مخالف عناصر کے ہتھے چڑھ جاتا ہے اس لیے ضروری ہے کہ میرٹ اور گڈ گورننس کے ذریعے نوجوانوں کا ریاست پر اعتماد بحال کیا جائے۔

ہم سمجھتے ہیں کہ بلوچستان کے نوجوانوں کو تعلیم اور ترقی کے مواقع فراہم کرنا حکومت کی جانب سے اولین ترجیح قرار دینا اور اس حوالے سے وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی کا چیف منسٹر یوتھ اسکلز ڈویلپمنٹ پروگرام کے منتخب نوجوانوں کو ویزا دستاویزات حوالگی کی تقریب سے خطاب کے دوران اپنے مذکورہ خیالات کا اظہار قابل تعریف اقدام ہے۔ حکومت نے نوجوانوں کو روزگار کے لیے بیرون ممالک بھجوانے کا اچھا فیصلہ کیا ہے اس سے بے روزگاری میں کمی آئے گی اس وقت صوبے میں نوجوانوں کی ایک بہت بڑی تعداد موجود ہے جن کا انحصار سرکاری ملازمتوں پر ہی ہے کیونکہ صوبے میں پرائیویٹ سیکٹر میں صنعتیں اور کارخانے نہیں ہیں۔ اس اثناء میں وزیراعلیٰ کی جانب سے نوجوانوں کو روزگار کے لیے بیرون ممالک بھجوانے کا قابل تعریف فیصلہ کیا گیا ہے۔ اس سے صوبے کے نوجوانوں میں پائے جانے والے احساس محرومی کے خاتمے میں بھی مدد ملے گی۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: MASHRIQ QUETTA

Bullet No. 6

Dated: 20 MAR 2025 Page No. 22

دہشت گردی پر قابو پانے کے لیے قومی اتحاد ضروری

پاکستان میں دہشت گردی کا عفریت ایک بار پھر بے قابو ہوتا دکھائی دے رہا ہے۔ شاید ہی کوئی دن ایسا گزرتا ہو جب بلوچستان اور خیبر پختونخوا میں کسی نہ کسی علاقے میں تخریب کاری کا کوئی واقعہ پیش نہ آتا ہو۔ ہماری سکیورٹی فورسز دہشت گردوں کے عزائم کو خاک میں ملانے کے لیے اپنے حصے کا کردار تو ادا کر رہی ہیں لیکن کئی ایسے نہ نظر آنے والے مسائل بھی موجود ہیں جو سکیورٹی فورسز کی راہ میں رکاوٹ بن رہے ہیں۔ پی ٹی آئی کی جانب سے قومی سلامتی اجلاس میں شرکت نہ کرنا بھی قومی اتحاد کو نقصان پہنچا رہا ہے جبکہ ان سے سیاسی و عوامی حلقوں کی جانب سے بھی یہی مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ دہشت گردی کے خلاف بننے والے قومی اتحاد کا حصہ بنیں اور اپنی تجاویز سے قوم و ملک کو آگاہ کریں۔ اسی اتحاد کو برقرار رکھنے کے لئے گزشتہ روز صدر مملکت آصف علی زرداری صاحب پیپلز پارٹی کے چیئرمین بلاول بھٹو زرداری کے ہمراہ کوئٹہ تشریف لائے۔ یہاں پر انہوں نے بلوچستان سے متعلق اپنے احساسات کا کھل کا اظہار کیا اور یہ اعادہ بھی کیا کہ عید کے بعد بھی خود بلوچستان آ کر کیمپ لگائیں گے اور تمام حلقوں کے مسائل خود سنیں گے اس موقع پر انہوں نے یہ بھی کہا کہ دہشت گرد قوم کو تقسیم کرنا چاہ رہے ہیں لیکن دہشت گرد عناصر کو ہر قیمت پر شکست دیں گے۔ اجلاس کے دوران وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے صوبے میں امن و امان کی صورتحال پر بریفنگ دی۔ اجلاس سے خطاب میں صدر پاکستان آصف علی زرداری کا کہنا تھا کہ دہشت گرد قوم کو تقسیم کرنا چاہ رہے ہیں، دہشت گرد عناصر کو ہر قیمت پر شکست دیں گے۔ ان کا کہنا تھا کہ دہشت گردی کے خلاف جنگ جیتنی ہے، انسداد دہشت گردی ونگ کو جدید اسلحہ فراہم کریں گے۔ صدر مملکت نے کہا کہ بلوچستان کی ترقی اور پائیدار امن چاہتے ہیں، بلوچستان کے ہر بچے کو اسکول میں چاہتے ہیں، جدید ٹیکنالوجی سے بچوں کو روشناس کروانا وقت کی ضرورت ہے۔ علاوہ ازیں، صدر مملکت سے بلوچستان کی پارلیمانی پارٹیوں کے اراکین، اپوزیشن لیڈر اور پارلیمانی لیڈرز نے بھی ملاقات کی۔ ملاقات میں نیشنل پارٹی کے سربراہ ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ، مسلم لیگ کے پارلیمانی لیڈر سلیم کھوسہ، عوامی نیشنل پارٹی کے پارلیمانی لیڈر انجینئر زمرک خان اچکزئی اور جماعت اسلامی کے رکن میر عبدالمجید بادینی شامل تھے۔ سیاسی رہنماؤں سے ملاقات میں آصف زرداری کا کہنا تھا کہ بحیثیت پاکستانی قومی یکجہتی سے وطن کو آگے لیکر جانا ہے اور ہم حقوق دے کر ہی لوگوں کا دل جیتیں گے، بلوچستان کے لوگوں سے دلی لگاؤ اور دیرینہ تعلقات ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بلوچستان کی ترقی اور عوام کی بہبود ہمیشہ اولین ترجیح رہی ہے، عید کے بعد بلوچستان میں کیمپ لگائیں گے اور تفصیل سے سب سے بات کریں گے۔ اسی حوالے سے گزشتہ دنوں وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے کسی گی لپٹی کے بغیر کہا تھا کہ دہشت گردوں کو افغانستان سے مدد مل رہی ہے، وہاں دہشت گردی کے مراکز ہیں اور دہشت گردوں کی قیادت بھی وہاں مقیم ہے۔ دہشت گرد وہاں بھرتی کیے جاتے اور تیار ہوتے ہیں۔ وزیراعلیٰ بلوچستان نے یہ بھی کہا کہ امریکا، افغانستان سے گیا تو اپنا اسلحہ چھوڑ گیا جو دہشت گردوں کے پاس ہے۔ یہ تو اب ڈھکی چھپی بات نہیں رہی کہ امریکی اسلحہ دہشت گردوں کے ہاتھ لگ چکا ہے، امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ بھی افغانستان کی طالبان حکومت سے مطالبہ کر چکے ہیں کہ وہ امریکا کا چھوڑا ہوا اسلحہ واپس کر دیں۔ اس کے علاوہ امریکا نے افغانستان کی حکومت کی امداد بھی بند کر دی ہے۔ بہرحال وزیراعلیٰ بلوچستان نے یہ بھی واضح کیا کہ ریاست اسمگلنگ کے خلاف کارروائی کر رہی ہے، ڈالر، کرنسی، پٹرول، نان کسٹم پیڈ گاڑیوں اور دیگر اسمگلنگ روکی جا رہی ہے جو اربوں ڈالرز میں ہے مگر مافیاز ایسا نہیں چاہتے۔ وہ عرصے سے ملک کھوکھلا کرنے میں لگے ہیں، انھیں روکا جا رہا ہے تو مزاحمت کر رہے ہیں۔ ایک سوال پر سرفراز بگٹی نے کہا بی ایل اے اور افغان دہشت گرد دو الگ گروہ ہیں، ان کے نظریات بھی الگ ہیں مگر انھیں اکٹھا کون کر رہا ہے؟ انھیں تربیت اور پیسے دے کر پاکستان کے خلاف اکٹھا کیا جاتا ہے۔ ہینڈلر انھیں اکٹھا کرتے ہیں، افغانستان واحد ملک تھا، جس نے پاکستان کے قیام کی مخالفت کی مگر ہم نے ہمیشہ اس کی مدد کی، لاکھوں مہاجرین کو بسایا مگر انھوں نے ہمارے ہاں دہشت گردی کی۔ پاکستان کا محل وقوع انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ اس میں بلوچستان کی جغرافیائی حیثیت کلیدی ہے۔ بلوچستان کی یہی حیثیت مقامی شرپسند قوتوں اور "فارن ایکٹرز" کے اتحاد کا باعث ہے۔ بلوچستان میں حال ہی میں معدنیات کے وسیع ذخائر دریافت ہوئے ہیں خصوصاً سونے کے ذخائر بہت بڑی مقدار میں ہیں۔ تیل کے ذخائر بھی بھاری تعداد میں موجود ہیں۔ سی پیک کی وجہ سے بھی بہت سی قوتوں کو بلوچستان کانٹے کی طرح کھٹکتا ہے۔ بلوچستان سینٹرل ایشیا کا دروازہ ہے۔ جیسے جیسے بلوچستان ترقی کرتا جائے گا، افغانستان کی حیثیت کم ہوتی چلی جائے گی۔ گوادر بندرگاہ نے بلوچستان میں معاشی اور سماجی ترقی کے عمل کو تیز کرنا ہے۔ یہی وہ وجوہات ہیں جن کی وجہ سے افغانستان اور غیر ممالک میں بیٹھی افغان نژاد اشرافیہ پاکستان کے مقامی شرپسندوں سے مل کر منفی پروپیگنڈا کر رہی ہے۔ افغانستان کی ہر حکومت اس کام میں شامل رہی ہے۔ وقت آ گیا ہے کہ پاکستان کو اب اپنی سرحدوں کے میکنزم کو زیادہ سخت اور فول پروف بنانے کی ضرورت ہے۔ افغانستان اور ایران کے ساتھ تجارت کو قانونی میکنزم کے ذریعے انجام پانا چاہیے۔ غیر قانونی تجارت اور اسمگلنگ کا مکمل خاتمہ بلوچستان اور خیبر پختونخوا میں قیام امن اور ان صوبوں میں معاشی ترقی کے لیے انتہائی ضروری ہے۔ قانون کے مطابق تجارت ہو تو صوبائی حکومتوں کو بھی اچھا خاصا ریونیو ملے گا۔ وفاقی حکومت کو بھی ریونیو حاصل ہو گا۔ غیر ملکی سرمایہ کاروں کے لیے بھی ماحول سازگار بن جائے گا جب کہ سیاحت کے لیے بھی ماحول بہتر ہوتا چلا جائے گا۔ دہشت گردوں کے سہولت کار اور ماسٹر مائنڈز بڑی چالاک گیم کھیل رہے ہیں اس گیم کو ناکام بنانے کے لیے ملک کے اندر موجود شرپسندوں اور دہشت گردوں کے سہولت کاروں کی بیخ کنی انتہائی ضروری ہے۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ حکومت بلوچستان

Daily: بلوچستان نیوز

Bullet No. 5

Dated: 20 MAR 2025 Page No. 23

دہشت گردی کے ناسور کو جڑ سے اکھاڑیں،

ایم ڈی طاہر جرال

ان کی تعداد ایک سو کے لگ بھگ تھی وہ یہ سمجھ بیٹھے تھے کہ پاکستان میں جنگل کا قانون ہے ہمیں کوئی پوچھنے والا نہیں ہم جو چاہے کر گزریں ہمیں کوئی کچھ نہیں کہہ سکتا کیونکہ ہم اسلحہ سے لیس ہیں ہمارا نہ تو ملک ہے جس سے ہمیں محبت ہو ہمارا نہ تو کوئی مذہب ہے جس کو ہم مانتے ہوں ہماری نہ تو کوئی ماں ہے بہن ہے نہ کوئی بزرگ ہے اور نہ ہی بچے ہیں جن پر ہم ترس کھا کر انہیں کچھ نہ کہیں انہیں یرغمال نہ بنائیں انہیں رمضان المبارک کی بابرکت ساعتوں میں کرب سے اذیت سے دوچار نہ کریں ،ازدی سے ہمارا کیا لینا دینا کیونکہ ہم تو صرف دہشت گرد ہیں ہم تو پاکستان کے دشمن کا کھلونا بن کر اس کے مذموم مقاصد کی تکمیل کے لیے اس کے آلہ کار بن چکے ہیں انہوں نے بڑی منصوبہ بندی کی ہوگی کہ ہم نے اب ریلوے کے سفر کو غیر محفوظ بنانے کیلئے ٹرین کو اغوا کر کے روزہ دار مسافروں کو یرغمال بنا ہے پھر ہم پاکستان کی حکومت کو ان معصوم بچوں بے گناہ شہریوں کی رہائی کے بدلے گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر کے دشمن کے حوصلے کو بڑھانے کی روایت ڈالیں گے پھر ہم جب دل چاہا کسی ٹرین کو کسی گاڑی کو روک کر مسافروں کو یرغمال بنا کر اپنے مطالبات پورے کرواتے رہیں گے انہوں نے سمجھ لیا تھا کہ ریاست ہمارے مقابلے میں کچھ بھی نہیں ریاست کمزور ہے لہذا ہم یہ گھناونا کھیل کھیلتے رہیں گے مگر یہ سب ان کی خام خیالی تھی ریاست کی رٹ کو چیلنج کرنا ان کا وہم تھا نہتے مسافروں کی آڑ میں وہ بہادر بن رہے تھے بزدل کہیں کے، پھر انہوں نے جعفر ایکسپریس کو ایک مخصوص علاقے میں روک کر یرغمال بنا لیا انہوں نے یہ گھناونا فعل کیا مگر اس کے ردعمل سے ناواقف تھے پھر وہ ہوا جو ہونا تھا کہ وہ اپنے انجام سے دوچار ہو گئے کچھ بھاگنے میں کامیاب ہوئے اور بیتس کو واصل جہنم کر دیا گیا تمام یرغمالیوں کو باحفاظت بچا لیا گیا ہمارے لئے ملک بھر میں دہشت گردانہ کارروائیوں میں اضافہ قابل تشویش ہی نہیں بلکہ پاکستان کی امن وامان کی کوششوں پر کاری ضرب لگانے کے مترادف ہے ملک دشمن عناصر اس سے پہلے بھی کرتے رہے ہیں دہشت گرد عناصر کی طرف سے مساجد میں خود کش دھماکے، درس گاہوں، چوک و چوراہوں میں تعلیمی اداروں میں دہشت گردانہ کارروائیوں کے بعد اب ریلوے کو بھی نشانہ بنایا گیا ہے کوئٹہ سے پشاور جانے والی جعفر ایکسپریس پر بولان پاس کے قریبی علاقہ میں دہشتگردوں نے حملہ کر کے مسافروں کو یرغمال بنا لیا، سیکورٹی اداروں نے انتہائی مہارت و پیشہ ورانہ تربیت کے پیش نظر تمام یرغمالیوں کو بازیاب کروالیا اور موقع پر موجود تمام دہشت گردوں کو ان کے انجام سے دوچار کر کے انہیں ہلاک کر دیا ہے جو کہ خوش آئند ہے تفصیل کے مطابق اس علاقہ کا محاصرہ کر کے سیکورٹی فورسز نے کلیئرنس ا?پریشن شروع کیا تھا۔ جعفر ایکسپریس فائرنگ کا واقعہ بلوچستان کے ضلع کچھی کے علاقے بولان میں پیش ا?یا۔ دہشتگردوں نے مچھ کی پہاڑیوں کے درمیان میں ٹرین جعفر ایکسپریس روک لی اور فائرنگ کی جس کے نتیجے میں ٹرین ڈرائیور سمیت متعدد مسافر شہید بھی ہوئے، کئی زخمی بھی ہو گئے یہ مسافر ٹرین کوئٹہ سے پشاور جارہی تھی جس دوران پہلے ٹریک پر دھماکہ کیا گیا اور پھر ٹرین پر فائرنگ ہوئی جس کے بعد ٹرین میں موجود سکیورٹی اہلکاروں اور ٹرین پر فائرنگ کرنے والے مسلح افراد کے درمیان فائرنگ کا تبادلہ بھی ہوا۔ ریلوے حکام کے مطابق جعفر ایکسپریس 9 بوگیوں پر مشتمل تھی اور ٹرین میں 500 سے زائد مسافر سوار تھے۔ دہشتگردوں نے درجنوں افراد کو یرغمال بنایا۔ ٹرین منگل کی صبح 9 بجے کوئٹہ سے روانہ ہوئی تھی۔ اس حوالے سے ترجمان بلوچستان حکومت نے بتایا کہ کوئٹہ سے پشاور جانے والی جعفر ایکسپریس پر دہشتگردوں نے فائرنگ کی۔ پہاڑی اور دشوار گزار علاقہ ہونے کے باعث جائے وقوعہ تک رسائی میں مشکلات پیش ا?رہی ہیں سول ہسپتال سبی اور ڈھاڈر میں ایمرجنسی نافذ کر دی گئی۔ ریلیف ٹرین سبی سے بھیج دی گئی۔ طبی عملہ، ادویات اور خوراک بھیجی ہے۔ پشاور ریلوے سٹیشن پر ایمرجنسی کاو?نٹر قائم کر دیا گیا۔ ایمبولینسز کو جائے وقوعہ کی جانب بھیج دیا گیا ہے۔ دوسری جانب سکیورٹی ذرائع نے بتایا کہ بولان کے علاقے میں جعفر ایکسپریس پر دہشتگردوں نے حملہ کیا اور بولان پاس ڈھاڈر کے مقام پر کالعدم بی ایل اے دہشتگردوں نے جعفر ایکسپریس پر حملہ کر کے معصوم شہریوں کو ٹارگٹ کیا۔ یرغمال بنائے جانے والوں میں اکثریت بچوں، خواتین کی ہے۔ سکیورٹی ذرائع کے مطابق دہشتگردوں نے جعفر ایکسپریس کو ٹنل میں روک کر مسافروں کو یرغمال بنایا ہوا تھا۔ یہ جگہ انتہائی دشوار گزار اور سڑک سے دور ہونے کے باوجود بھی سکیورٹی فورسز موقع پر پہنچ گئیں اور علاقے کو گھیرے میں لیکر کلیئرنس ا?پریشن شروع کر دیا جبکہ دہشتگرد افغانستان میں اپنے ماسٹر مائنڈ سے بھی رابطے میں تھے۔ عورتوں اور بچوں کو ڈھال بنائے جانے، مشکل علاقہ ہونے سے پیچیدہ ا?پریشن انتہائی احتیاط سے کیا جا رہا تھا تاکہ مسافروں کی زندگی کو کوئی نقصان نہ پہنچے۔ سکیورٹی فورسز کے ذرائع کے مطابق یہ مچھ کی پہاڑیوں کا درمیانی علاقہ تھا جس کا سکیورٹی فورسز نے محاصرہ کر لیا۔ ریلوے حکام کا کہنا ہے کہ ٹرین جہاں پر موجود تھی وہاں موبائل نیٹ ورک کام نہیں کرتا، رابطے میں مشکلات کا سامنا تھا وقفہ وقفہ سے فائرنگ کا سلسلہ جاری تھا۔ ان حالات میں وزیراعظم نے کہا دہشتگردی نے پھر سر اٹھا لیا۔ لیکن خیبر پی کے اور بلوچستان میں دہشتگردی کیخلاف جنگ جاری رہے گی۔ دہشت گردوں کا گھیرا تنگ کر دیا گیا۔ سکیورٹی فورسز نے پہلے مرحلے میں ٹرین پر حملے میں ملوث 16 دہشتگرد ہلاک کر دیے جبکہ متعدد زخمی ہوئے۔ فورسز کے ا?پریشن کے باعث دہشتگرد چھوٹی ٹولیوں میں تقسیم ہو گئے۔ فورسز کی اضافی نفری ا?پریشن میں حصہ لے رہی تھی آپریشن سے پہلے یہ سفاک دہشت گرد بیس کے قریب مسافروں کو جان بحق کر چکے تھے جبکہ اس آپریشن میں چار فوجی جوان بھی شہادت کے اعلیٰ ترین رتبے پر فائز ہوئے ہیں زخمی مسافروں کو قریبی ہسپتال منتقل کر دیا گیا۔ یہاں یہ امر واضح طور پر سامنے آیا کہ دہشتگردوں کا معصوم مسافروں کو نشانہ بنانا اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ ان کا دین اسلام اور بلوچستان سے کوئی تعلق نہیں۔ وزیر داخلہ محسن نقوی نے کہا ٹرین پر حملے میں ملوث دہشتگرد کسی رعایت کے مستحق نہیں ہیں۔ وزیراعلیٰ بلوچستان سرفراز بگٹی نے کہا ٹرین پر حملہ بزدلانہ دہشتگردی، دہشتگردوں کا مکمل صفایا کریں گے۔ خون بہانے والوں کو زمین پر جگہ نہیں ملے گی۔ سکیورٹی ادارے دہشتگردوں کے تعاقب میں ہیں۔ صدر مملکت ا?صف علی زرداری نے ٹرین پر دہشتگردوں کے حملے کی شدید مذمت کی۔ صدر مملکت نے سکیورٹی فورسز کی جانب سے موثر کارروائی پر فورسز کو خراج تحسین پیش کیا۔ صدر نے سکیورٹی فورسز کی جانب سے جعفر ایکسپریس کے مسافروں کو ریسکیو کرنے پر فورسز کی بہادری کی تعریف کی۔ صدر نے کہا کہ نہتے شہریوں اور مسافروں پر حملے غیر انسانی اور مذموم عمل ہے، مسافروں پر حملے کرنے والے بلوچستان اور اس کی روایات کے خلاف ہیں۔ بلوچ قوم نہتے مسافروں، بزرگوں اور بچوں پر حملے کرنے اور یرغمال بنانے والوں کو مسترد کرتی ہے۔ کوئی مذہب اور معاشرہ ایسی گھناونی کارروائیوں کی اجازت نہیں دیتا۔ صدر نے جعفر ایکسپریس حملے میں زخمی ہونے والوں کیلئے جلد صحتیابی کی دعا کی۔ وزیراعظم پاکستان نے کہا ہے کہ قوم کے بہادر سپوت پیشہ ورانہ مہارت سے دہشتگردوں کا سدباب کر کے انہیں ہلاک کرنے میں کامیاب ہوئے ہیں۔ یہ مٹھی بھر دہشتگرد بہادر جوانوں کا مقابلہ نہیں کر سکتے خیبر پی کے، بلوچستان میں دہشتگردی کیخلاف یہ جنگ جاری ہے۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: JANG QUETTA

Bullet No. 5

Dated: 20 MAR 2025 Page No. 24

"بلوچستان: ضرورت حقیقی جمہوریت کی"

مملکت اے مملکت

☆☆☆

محمود شام

Mahmood.shaam@janggroup.com.pk

رحمتوں برکتوں مغفرتوں کا مقدس موسم تیزی سے گزر رہا ہے۔ پاکستان کا افق اذانوں، قراتوں سے گونج رہا ہے۔ واہگہ سے گوادر تک رسول اکرم ﷺ کے شیدائی قران پاک کی تلاوت روز و شب کررہے ہیں۔

یہ ہماری بدقسمتی ہے کہ نااہل کمزور حکومت کی پالیسیوں کے باعث اس مقدس مہینے میں دہشت گردی سر اٹھا رہی ہے۔ ماؤں کی گود اجڑ رہی ہے۔ بہنیں بین کر رہی ہیں۔ باپ بڑھاپے کے سہارے سے محروم ہو رہے ہیں۔ رمضان کے مبارک دنوں میں تو غیر مسلم بھی جنگیں بند کر دیا کرتے تھے۔ بلوچستان میں تواتر سے ایسے واقعات ہو رہے ہیں۔ کے پی کے سے بھی ایسی ہولناک خبریں آرہی ہیں۔

پاکستان میں سیاسیات کے ایک طالبعلم اور صحافت کے ایک احقر کی حیثیت سے بار بار سوچتا ہوں کہ 1971ء کے المیہ کے بعد ہمارے ہاں تخریب کاری دہشت گردی منافقت مصلحت اور ایک دوسرے کے امور میں مداخلت کیوں بڑھ گئی ہے۔ کیا یہی اسباب نہیں تھے سقوط مشرقی پاکستان کے۔ ملک کے اکثریتی صوبے کی علیحدگی کے بعد تو ہمارے ہاں قومی حمیت میں اضافہ ہونا چاہئے تھا۔ ملک کی بہبود مملکت کے وقار میں بڑھاوے کیلئے نادار مجبور مقہور کروڑوں کیلئے ہمدردی بڑھنی چاہئے تھی۔ ہمیں اپنے لسانی نسلی علاقائی صوبائی تعصبات ایک طرف رکھ کر صرف اور صرف پاکستانی ہو جانا چاہئے تھا لیکن ریاست کی طرف سے رویے اختیار کیے گئے نہ حکمرانوں نے ایسی پالیسیاں تشکیل دیں اور نہ ہی ہمارے دانشوروں نے کوئی ایسے تصورات پیش کیے جس سے مملکت کے دوام وقار اور سربلندی میں اضافہ ہوتا بلکہ ہمارے ہاں اسکے بعد علاقائی تعصبات میں شدت ائی۔ فوج نے 1971ء کی شدید ہزیمت کے بعد صرف چھ سال بعد ہی دوبارہ اقتدار پر قبضہ کر لیا شہید ذوالفقار علی بھٹو واحد سویلین لیڈر تھے جنہیں مجبورا 20 دسمبر 1971ء کو پورا اقتدار سونپنا پڑا جنرل محمد یحیٰی خان کے پاس جتنی ٹوپیاں تھیں حالات کا ایسا جبر تھا کہ وہ سب بھٹو صاحب کو پہنا دی گئیں صدر مملکت چیف مارشل لا ایڈمنسٹریٹر ارمی چیف چیف ایگزیکٹو۔ ملک لیگل فریم ورک ارڈر کے تحت چل رہا تھا کسی دستور کے تحت نہیں اسلئے یحیٰی خان نے جو اختیارات بھی سنبھالے ہوئے تھے وہ بھٹو صاحب کے سپرد کرنے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں تھا۔

پاکستان میں ایسی انہونیاں بار بار ہوتی رہی ہیں تاریخ دانتوں میں زبان دبائے 1947ء سے یہ حالات دیکھتی رہی ہے. پاکستان کی 77 سالہ تاریخ میں فوج سیاستدانوں بیوروکریسی نے ہر قسم کے تجربے کیے ہیں 1953ء لاہور میں مقامی مارشل لا سے لیکر 1958۔ 1969۔ 1977۔ 1999 تک کے تجربات میں آپ کو ہر مارشل لا کے نفاذ کے اسباب الگ الگ ملیں گے۔ 1999ء کے فوجی اختیار کو تو مارشل لا کا نام بھی نہیں دیا گیا۔ اسے تو آپ کارپوریٹ فوجی انتظامیہ کہہ لیں کیونکہ چیف مارشل لا ایڈمنسٹریٹر ملک کے چیف ایگزیکٹو قرار دیے گئے صوبوں میں زونل مارشل لا ایڈمنسٹریٹر نہیں تھے بلکہ معمول کی حکومتیں ہی قائم کی گئیں۔ ہم ہر قسم کی فوجی اور سیاسی حکمرانی کے تجربات کر چکے ہیں اب فروری 2024ء سے ہم جس حکمرانی کا تجربہ کر رہے ہیں اس کا ابھی تاریخ نے تو کوئی نام نہیں طے کیا سوشل میڈیا پر اسے بہت سے نام دیے جا چکے ہیں۔ یہ اپنی قسم کا حاکمانہ ماڈل ہے۔ اس میں خواتین کے حقوق کا خیال رکھتے ہوئے ملک کے سب سے بڑے صوبے میں ایک خاتون کی ہمہ مقتدر حکمرانی کا تجربہ کیا جا رہا ہے۔ پنجاب کا وزیر اعلیٰ ملک کا آئندہ وزیر اعظم ہی ہوتا ہے ہمارے شریف خاندان میں تو یہی روایت رہی ہے۔ یہ موجودہ تجربہ کیسا جا رہا ہے۔ غیر جانبدار تجزیہ کار کچھ حقیقت پسندانہ جائزہ لے سکتے ہیں۔ مغربی ممالک کے تجزیہ کار اپنے معروضی جائزے لے رہے ہیں۔

دنیا میں ہر قسم کے حکومتی تجربات ہو چکے ہیں قبائلی سربراہی سے بادشاہت تک۔ دوسری جنگ عظیم کے بعد ہی یورپی امریکی ایشیائی مفکرین نے اس امر پر اتفاق کیا کہ ملک کے عوام کی اکثریت کو یہ حق ملنا چاہئے کہ وہ اپنے میں سے کسی حکمران کا انتخاب کریں. اللہ تعالیٰ اپنی آخری کتاب قران پاک میں" اولی الامر منکم" کا خطاب دے چکے ہیں آج سے 1500 سال پہلے ایک شوریٰ کا تصور دیا جا چکا تھا اب جو جمہوریت ہے اس میں صدارتی نظام بھی ہیں پارلیمانی نظام بھی متناسب نمائندگی بھی۔ فوج اور عوام کی ملی جلی حکومت کا نظام ترکی میں چلتا رہا ہے۔ پھر انڈونیشیا یونان برما مصر عراق میں حکومت میں فوج کے شراکت کے تجربے ہو چکے۔ یونان میں تو ڈیموکریسی ایٹ گن پوائنٹ بھی ہو چکی۔ تاریخ کے اوراق گواہی دیتے ہیں کہ جہاں ملکی اکثریت کی حکمرانی کے حق کو دیانتداری سے چلنے کا موقع دیا گیا وہاں رفتہ رفتہ ایک استحکام ہوتا گیا سسٹم بنتے گئے۔ شہر صوبے اور مرکز کی حکومتوں کے تین سطحی نظام نے ان ملکوں میں معیشت کو بھی مستحکم کیا ایک ایک فرد کو عزت وقعت اور مالی سہولتیں ملیں۔ ایسے ہی یورپی ممالک میں جانے کیلئے ہمارے نوجوان ڈنکی بھی مارتے ہیں اپنے آبائی مکان بیچ دیتے ہیں۔ ان ممالک میں زیادہ تر خواتین کی حکمرانی ہے۔ کووڈ کے خطرناک زمانے میں جہاں جہاں خاتون حکمران تھیں وہاں اس عالمگیر وبا کا مقابلہ مردانہ وار کیا گیا۔ انکی معیشت پر اس وبا کے دور رس اثرات مرتب نہیں ہوئے۔

اس وقت ہمارے ہاں جس حکمرانی کا تجربہ ہو رہا ہے یہ بالکل ایک نیا فارمولا ہے۔ بلوچستان میں ہمیشہ اسی قسم کا تجربہ ہوا یہ بادشاہوں کے دور کا ماڈل ہے خاص طور پر مغلوں کا جب صوبے اپنے من پسند سرداروں کے حوالے کر دیے جاتے تھے۔ موجودہ تجربے میں ایک صوبہ پاکستان مسلم لیگ نون کو دو صوبے پاکستان پیپلز پارٹی کو اور ایک صوبہ پاکستان تحریک انصاف کو ملا ہوا ہے۔ بلوچستان میں سول حکمرانی کی عمر دوسرے صوبوں سے کم ہے مگر قدرت کا کرشمہ دیکھیے یہ صوبہ اپنے رقبے اور ابادی کی مناسبت سے اپنی ابادی اور معدنیاتی خزانوں کے تناسب سے اس وقت ملک کا امیر ترین صوبہ ہے۔ مستقبل کے سارے امکانات اس صوبے میں ہیں۔ دنیا میں زیادہ ابادی اور کم زمین کے مسائل ہیں۔ بلوچستان میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے معدنی خزانے بہت ہیں۔ توانائی ہے۔ بہت محنت کرنیوالے جفاکش انسان ہیں۔ محبت اور احترام کرنیوالی مخلوق۔ یہاں آج تک حقیقی اور خالص جمہوریت کا تجربہ کیا ہی نہیں گیا۔ ہمیشہ حکمران مسلط کیے گئے۔ وہاں کے نوجوانوں کو اپنائیت کی خوشبو کبھی نہیں ملی۔ رمضان کے مبارک دنوں میں شدت کیوں بڑھ رہی ہے کیا یہ میڈیا کی عدالتوں کی اور درسگاہوں کی ذمہ داری نہیں ہے کہ وہ ان اسباب کا تعین کریں نشاندہی کریں پھر حقیقی طور پر منتخب حکومتوں کی کہ وہ ان اسباب کو دور کریں دلوں میں جھانکیں. اب آپ ہی بتائیے کیا بلوچستان میں ایسا ہو رہا ہے کیا دوسرے صوبوں میں ایسا ہو رہا ہے؟

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: MASHRIQ QUETTA

Bullet No. 2

Dated: 20 MAR 2025

Page No. 25

’آج بلوچستان میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ ہماری دہائیوں کی ناقص پالیسیز کا نتیجہ ہے‘

جائزہ

زاہد حسین

ملک میں پُرتشدد حملوں کی حالیہ لہر نے اقتدار کے ایوانوں کو ہلا کر رکھ دیا ہے لیکن اب تک غلطیوں کی نشاندہی اور انہیں درست کرنے کے حوالے سے کوئی پیش رفت نہیں ہوسکی ہے۔ نہ کبھی اپنی کوتاہی سمجھنے کی کوشش کی گئی اور نہ کبھی اس حوالے سے غور کیا گیا کہ ہمیں کیا کرنا چاہیے۔ خیبرپختونخوا اور بلوچستان میں حالیہ دہشتگردانہ حملے ملک کو لاحق ایک انتہائی وسیع خطرے کی یاددہانی کرواتے ہیں جبکہ یہ خطرہ اب سب سے زیادہ خطرناک صورت اختیار کرچکا ہے۔ دونوں صوبوں کو لاحق سیکیورٹی کے خطرات مختلف نوعیت کے ہیں لیکن ان دونوں کا امتزاج اس خطرے کو پیچیدہ بناتا ہے۔ بیرونی عناصر اور اندرونی عدم استحکام نے حکومت کے لیے چیلنجز کو مزید سنگین رخ دیا ہے۔ یہ ایسی صورت حال ہے جس سے نمٹنے کے لیے اسٹریٹجک منصوبہ بندی کی ضرورت ہے۔ سب سے اہم سبق یہ ہے کہ لوگوں کو مجبور کرنے اور انہیں حقوق دینے سے انکار سے حالات مزید خراب ہوتے ہیں۔ بلوچستان میں جو ہو رہا ہے وہ دہائیوں سے وسیع پیمانے پر رائج ہماری ناقص پالیسیز کا نتیجہ ہے۔ فوجی کارروائیوں کی صورت میں ردعمل دینے سے سیاسی مسائل نے بہت سے لوگوں کو عسکریت پسندی کی جانب دھکیلا ہے۔ ایک ایسی صوبائی انتظامیہ جوکہ سیاسی انجینئرنگ کا نتیجہ ہے اور جسے سیکیورٹی اسٹیبلشمنٹ کی حمایت حاصل ہے، تباہی کے دہانے پر ہے۔ بہت سے حلقے اسے صوبے میں تقریباً خانہ جنگی کی صورت حال کے طور پر دیکھتے ہیں جہاں باغیوں کا بیانیہ غالب ہے۔ چھوٹے پیمانے پر شروع ہونے والے ایک تنازعے نے گزشتہ دو دہائیوں سے صوبے کو اپنی لپیٹ میں لیے رکھا ہے اور اب یہ تیزی سے ایک مکمل شورش میں تبدیل ہوچکا ہے جہاں مقامی آبادی ریاست کی جانب سے نظرانداز کیے جانے کے احساس کے زیراثر ہے۔ صوبائی انتظامیہ کی رٹ کم ہونے پر علیحدگی پسند گروہ صوبے میں حملے کررہے ہیں۔ ٹرین ہائی جیکنگ کے چند روز بعد ایک بس کے قریب دھماکا ہوا جس میں سیکیورٹی اہلکار شہید اور زخمی ہوئے۔ حملوں کی تازہ لہر میں زیادہ تر سیکیورٹی اہلکاروں کو نشانہ بنایا گیا ہے۔ یہ علیحدگی پسندوں کی جانب سے حملے کرنے کی بڑھتی ہوئی صلاحیتوں کو ظاہر کرتا ہے جو اب ہائی پروفائل حملے کررہے ہیں۔ یہ حملے تیزی سے وسیع پیمانے پر پھیل رہے ہیں۔ رواں سال جنوری میں مبینہ طور پر بھاری ہتھیاروں سے لیس درجنوں عسکریت پسندوں نے ضلع خضدار میں لیویز اسٹیشن پر حملہ کیا اور شہر کے اطراف میں اپنی چوکیاں قائم کردیں۔ اگرچہ یہ حملہ صرف چند گھنٹوں تک جاری رہا لیکن اس واقعے نے عموماً عسکریت پسندوں کی ’ہٹ اینڈ رن‘ حکمت عملی سے کنٹرول حاصل کرنے کی روش کی جانب اشارہ کیا۔ سڑکوں پر بھی رکاوٹیں لگانے کا سلسلہ بھی زیادہ ہوگیا۔ گزشتہ ماہ قلات ضلع میں رات گئے ہونے والے باغیوں کے حملے میں 18 فوجی جان سے گئے تھے جوکہ کسی بھی واقعے میں سیکیورٹی اہلکاروں کی سب سے زیادہ اموات تھیں۔ سال 2024ء میں پاکستان میں دس سالوں میں سب سے زیادہ دہشتگردی کے واقعات رونما ہوئے۔ ان میں سے زیادہ تر باقاعدہ ٹارگٹڈ حملے تھے لیکن مبینہ طور پر عسکریت پسندوں کی سیکیورٹی فورسز کے ساتھ جھڑپیں بھی ہوئیں جبکہ صوبے کو ملک کے دیگر حصوں سے ملانے والی شاہراہوں کو بھی بند کیا گیا۔ حالیہ غیرمصدقہ فوٹیج میں مسلح افراد صوبے کے دوسرے بڑے شہر تربت کی سڑکوں پر آزادانہ گشت کررہے ہیں۔ سرکاری اہلکاروں کو بھی نشانہ بنایا گیا جبکہ شورش زدہ اضلاع میں مکمل تباہی کے مناظر تھے۔ بلوچ علیحدگی پسند دھڑوں بالخصوص بلوچ لبریشن آرمی (بی ایل اے) کی جانب سے پُرتشدد حملوں میں گزشتہ سال تقریباً 225 افراد ہلاک ہوچکے ہیں۔ زیادہ تر حملے ایسے علاقے میں ہوئے ہیں جو طویل عرصے سے سیاسی عدم اطمینان کا مرکز رہے ہیں۔ ہر دہشتگردانہ حملے کے نتیجے میں فوج نے ایک نئے متحرک آپریشن کا آغاز کیا۔ سب سے زیادہ متاثر ہونے والے علاقوں میں ساحلی پٹی اور ایران کی سرحد سے متصل علاقے شامل ہیں۔ یہ وہ خطے بھی ہے جہاں چین ترقیاتی کاموں میں پاکستان کی شراکت داری میں کام کررہا ہے۔ بلوچستان میں سی پیک کے مختلف منصوبوں پر کام کرنے والے چینی شہریوں پر حملوں میں حالیہ اضافہ انتہائی تشویشناک ہے۔ اس کے علاوہ عام پاکستانی شہری، خاص طور پر پنجاب سے تعلق رکھنے والوں کو نشانہ بنایا جارہا ہے۔ بعض صورتوں میں مسافروں کو مرکزی شاہراہ پر بسوں سے اتار کر گولی مار دی گئی ہے۔ اس طرح کے واقعات نے علیحدگی پسند عسکریت پسندی کو ایک ہولناک رخ دیا ہے۔ بلوچستان کئی دہائیوں سے ناقص سیکیورٹی کے مسائل سے نبردآزما ہے۔ یہ خطہ بی ایل اے سمیت متعدد مسلح گروہوں کا گڑھ بن چکا ہے اور یہ تنظیمیں بلوچستان کو الگ کرنا چاہتی ہیں۔ عسکریت پسند گروپ جو 1970ء کی دہائی میں تشکیل دیا گیا تھا، اصل میں نواب خیر بخش مری کے وفادار مری قبائلیوں پر مشتمل تھا۔ لیکن بعد میں معاملات بدل گئے۔ آج بی ایل اے اپنے تعلیم یافتہ، متوسط طبقے سے تعلق رکھنے والے بہت سے اراکین پر فخر کرتا ہے۔ بڑھتی ہوئی سیاسی اور معاشی بےچینی سے پڑھے لکھے بلوچ اور قبائلی ایک صفحے پر آگئے ہیں۔

بلوچ ایک عرصے سے مرکزی حکومت پر امتیازی سلوک کا الزام لگاتے آرہے ہیں۔ ان میں سے بہت سے لوگوں کا خیال ہے کہ وہ جمہوری اور قانونی طریقوں سے اپنے حقوق حاصل نہیں کر پائیں گے۔ جوڑ توڑ کے ذریعے ہونے والی سیاسی انجینئرنگ نے ایسی بدگمانیوں کو تقویت دی ہے۔ یہاں تک کہ بلوچ قوم پرست جماعتیں جو وفاق کے دائرے میں رہ کر اپنے سیاسی اور معاشی حقوق کی جدوجہد پر یقین رکھتی ہیں، اب انہیں بھی نظرانداز کردیا گیا ہے۔ ایسے میں حیرت کی بات نہیں ہے کہ 2024ء کے انتخابات کے بعد صوبے میں عسکریت پسندوں کے پُرتشدد واقعات میں بہت زیادہ اضافہ دیکھنے میں آیا ہے کیونکہ ان انتخابات میں بڑے پیمانے پر دھاندلی کی گئی تھی۔ ایسے عناصر سیاسی استحکام نہیں دے سکتے جنہیں عوام اپنا نمائندہ نہ سمجھیں۔ صوبے پر عملی طور پر سیکیورٹی اسٹیبلشمنٹ کی حکمرانی رہی ہے جس سے عوام اور ریاست کے درمیان بداعتمادی میں اضافہ ہوا ہے۔ جمہوری حقوق دینے سے انکار، ریاستی جبر اور غربت نے بہت سے لوگوں خاص طور پر تعلیم یافتہ نوجوانوں کو عسکریت پسندی کی جانب راغب کیا ہے۔ علیحدگی پسند گروپ جنہیں مبینہ طور پر دوسرے ممالک کی حمایت بھی حاصل ہے، اب بہتر منظم اور جدید ترین ہتھیاروں سے لیس ہیں جس کی وجہ سے وہ اس قسم کے حملے کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں جس نوعیت کے حملوں کا حال ہی میں ہم نے مشاہدہ کیا ہے۔ علیحدگی پسند گروپوں کے پاکستان دشمن ممالک سے روابط کے پختہ ثبوت ضرور موجود ہیں لیکن یہ اندرونی بےچینی ہے جس کا فائدہ بیرونی طاقتیں اٹھا رہی ہے۔ کسی بھی غیرملکی مداخلت کو ناکام بنانے کے لیے ہمیں اپنے گھر کے معاملات درست کرنا ہوں گے۔ علیحدگی پسند شورش کا مقابلہ کرنے کے لیے طاقت کے استعمال کے ریاستی حق سے کوئی انکاری نہیں لیکن سیاسی اور معاشی عدم اعتماد کی وجوہات کو بھی دور کرنے کی ضرورت ہے جو صوبے میں بڑھتی ہوئی شورش کو جنم دے رہی ہیں۔ بلوچستان کے لوگوں کو ریاست کے ایسے ردعمل کی ضرورت ہے جس سے ان کے زخموں کا علاج ہو۔ اختلاف رائے کو کچلنے کے لیے ان پر طاقت کا زور چلانے کی ضرورت نہیں ہے۔ بلوچستان کا مسئلہ دائمی ہے جو جابرانہ نظام کا نتیجہ ہے۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: Century Express Quetta

Bullet No. 35 Dated: Page No. 26

بلوچستان میں کیا ہو رہا ہے (دوسرا اور آخری حصہ)

زیرو پوائنٹ

جاوید چوہدری

www.facebook.com/javed.chaudhry

بلوچستان کے موجودہ حالات سمجھنے کے لیے ہمیں 1971 میں جانا پڑے گا‘ 1971 میں پاکستان دو حصوں میں تقسیم تھا‘ مغربی پاکستان موجودہ پاکستانی علاقوں پر مشتمل تھا جب کہ آج کا بنگلہ دیش مشرقی پاکستان تھا‘ پاکستان کے دونوں حصوں کے درمیان بھارت تھا‘ دوسرا بھارت نے تقریباً تین سائیڈ سے مشرقی پاکستان کو گھیر رکھا تھا‘ اندرا گاندھی نے شیخ مجیب الرحمن کے ساتھ سیاسی تعلقات بڑھائے‘ مکتی باہنی بنوائی‘ مشرقی پاکستان میں خانہ جنگی اسٹارٹ کرائی اور آخر میں اپنی فوجیں بھجوا کر پاکستان توڑ دیا‘ یہ پاکستان اور پاک فوج کے دل پر بہت بڑا اور گہرا زخم تھا‘ جنرل ضیاء الحق نے 1980 کی دہائی میں اس چوٹ کا بدلہ لینا شروع کر دیا‘ انھوں نے سکھ علیحدگی پسندوں کو سپورٹ کیا اور مشرقی پنجاب میں خالصتان کی تحریک شروع ہو گئی‘ تحریک کا پیٹرن بنگلہ دیش جیسا تھا‘ جنرل ضیاء الحق نے اندرا گاندھی کو یقین دلا دیا تھا آپ نے جس طرح 1971 میں پاکستان توڑا بالکل اسی طرح ہم خالصتان بنا کر بھارت توڑ دیں گے‘ اندرا گاندھی کو یہ بھی باور کرا دیا گیا اگر بنگلہ دیش میں شیخ مجیب الرحمن اور پاکستان میں ذوالفقار علی بھٹو نہیں بچے تو بھارت میں تم بھی نہیں بچو گی چناں چہ اگر آپ 1980 اور 1990 کی دہائی کے بھارت کا مطالعہ کریں تو آپ کو پورا ہندوستان جلتا‘ ٹوٹتا اور بکھرتا نظر آئے گا اور یہ اس وقت کی پاکستانی اسٹیبلشمنٹ کا بنگلہ دیش کا جواب تھا‘ اگر جنرل ضیاء الحق کو چند سال مزید مل جاتے تو خالصتان بھی بن جاتا اور انڈیا بھی ٹوٹ کر بکھر چکا ہوتا لیکن بھارت کی قسمت اچھی تھی‘ جنرل ضیاء الحق دنیا سے رخصت ہو گئے اور پاکستان میں سیاسی اکھاڑ پچھاڑ شروع ہو گئی‘ اس دوران امریکا بھی افغانستان سے چلا گیا اور یہ ملبہ بھی پاکستان پر گر گیا چناں چہ پاکستان بھارت پر زیادہ توجہ نہ دے سکا تاہم یہ حقیقت ہے جنرل پرویز مشرف کے زمانے تک پاکستان نے کسی نہ کسی حد تک بھارت کو معروف رکھا تھا لیکن پھر نائین الیون ہو گیا اور پاکستان امریکا کے دباؤ میں آ گیا‘ جنرل مشرف نے اس دباؤ میں ایک بڑی غلطی کر دی‘ انھوں نے انڈیا اور مقبوضہ کشمیر کے تمام آپریشنز بند کر دیے‘ پاکستان کو اس کے دو بڑے نقصان ہوئے‘ بھارت بے خوف ہو گیا کیوں کہ اس سے قبل کسی بھی قسم کی گڑ بڑ کے بعد پاکستان بھارت میں اس کا جواب دیتا تھا اور اس سے انڈیا کی معیشت اور ساکھ کو ٹھیک ٹھاک نقصان پہنچتا تھا‘ جنرل مشرف کے دور میں جواب دینے کا یہ سلسلہ رک گیا اور بھارت کو پاکستان میں یک طرفہ کارروائیوں کا موقع مل گیا‘ دوسرا چانکیہ نے ارتھ شاستر میں دو ہزار تین سو سال قبل بھارتی راجاؤں کو بڑے کام کی بات بتائی تھی‘ دشمن کا دشمن دوست اور ہمسائے کا ہمسایہ دشمن ہوتا ہے‘ یہ ”سنہری اصول“ بھارت کی وزارت خارجہ کی مین فلاسفی ہے چناں چہ انڈیا نے افغانستان میں اپنا اثر ورسوخ بڑھانا شروع کر دیا‘ حامد کرزئی اور اشرف غنی کے دور میں افغانستان میں بھارت کے 28 مشنز اور دفاتر تھے‘ ان میں را کے افسر بھرے تھے‘ ہمارے تعلقات اس زمانے میں ایران کے ساتھ بھی اچھے نہیں تھے‘ بھارت نے اس کا فائدہ اٹھایا اور چاہ بہار‘ بندر عباس اور تفتان میں اپنے ٹھکانے بنا لیے‘ یہ لوگ وہاں سے دو کام کر رہے تھے‘ ایک یہ صوبہ خیبر پختونخواہ میں دھماکے کرتے تھے اور دوسرا انھوں نے بلوچستان میں علیحدگی پسندی کا رجحان پروان چڑھانا شروع کر دیا‘ را نے افغانستان اور ایران کے ذریعے دہشت گرد تنظیموں کو رقم بھی دی‘ ٹریننگ بھی اور ٹیکنالوجی بھی‘ اس سے پاکستان کے حالات خراب ہوتے چلے گئے‘ 08-2007 میں ٹی ٹی پی بنی تو بھارت نے اسے ہاتھوں ہاتھ لے لیا اور اس نے کے پی کے بڑے علاقوں پر قبضہ کر لیا اور وہاں عملاً اسٹیٹ کی رٹ ختم ہو گئی‘ مولانا فضل الرحمن نے اس زمانے میں قومی اسمبلی میں کھڑے ہو کر دعویٰ کیا تھا‘ دہشت گرد اسلام آباد سے چند کلو میٹر دور رہ گئے ہیں‘ بہرحال 2007 سے 2013 تک جنرل کیانی کے دور میں آپریشن زلزلہ‘ آپریشن صراط مستقیم‘ آپریشن شیر دل‘ آپریشن بلیک تھنڈر اسٹارم‘ آپریشن راہ راست اور آپریشن راہ نجات جیسے آپریشن ہوئے اور پاکستان نے دہشت گردوں کے تمام ٹھکانے ختم کر کے رٹ بحال کر دی‘ بلوچستان میں بھی بڑی حد تک حالات ٹھیک کر دیے گئے‘ حالات کی اس درستگی میں میاں نواز شریف کا بھی بہت ہاتھ تھا‘ میاں صاحب کے بی جے پی کی قیادت یعنی اٹل بہاری واجپائی اور بعد ازاں نریندر مودی سے بہت اچھے تعلقات تھے‘ انھوں نے دونوں کو راضی کر لیا اور یوں پاکستان میں دہشت گردی کے بھارتی پروجیکٹس رک گئے۔

ہم قصے کو مزید مختصر کرتے ہیں‘ عمران خان کی آمد کے ساتھ پاکستان کے سیاسی اور داخلی حالات خراب ہو گئے‘ بھارت ان حالات کی بنیاد پر یہ سمجھ بیٹھا پاکستان میں جان ختم ہو گئی چناں چہ اس نے 26 فروری 2019 کو بالاکوٹ میں سرجیکل آپریشن کر دیا‘ پاکستان نے 24 گھنٹوں میں جواب دیا اور بھارت کے تین طیارے گرا دیے‘ ایک طیارے کا ملبہ پاکستان میں گرا اور اس کا پائلٹ ابھے نندن گرفتار ہو گیا جس کے بعد وہ بھارت جو خود کو مستقبل کی سپر پاور سمجھتا تھا اس کی پوری دنیا کے سامنے دھوتی کھل گئی‘ بھارت اعلان جنگ نہیں کر سکا کیوں کہ اسے دنیا کے کسی ملک سے سپورٹ نہیں ملی اور دوسرا اسے مس ایڈونچر کی وجہ سے ایٹمی جنگ کا خطرہ تھا تاہم یہ اپنی چوٹ بھلا نہ سکا لہٰذا اس نے کے پی اور بلوچستان میں اپنی کارروائیاں تیز کر دیں‘ را نے سوشل میڈیا کے ذریعے بلوچ نوجوانوں کو گمراہ کرنا شروع کر دیا‘ بلوچستان میں نوکریاں اور انفرااسٹرکچر کم زور ہے اور اس کے ذمے دار کرپٹ بلوچ سردار ہیں‘ انھوں نے اپنے عوام پر پیسہ خرچ نہیں کیا تھا‘ بلوچستان میں تعلیم بالخصوص خواتین میں تعلیم کا رجحان بڑھ گیا تھا مگر نوجوانوں کے لیے نوکریاں نہیں تھیں جس کی وجہ سے نوجوان ریاست کے ساتھ ناراض تھے‘ بھارت نے سوشل میڈیا کے ذریعے اس ناراضگی کو فوج‘ وفاق اور پنجاب سے نفرت میں تبدیل کر دیا‘ دنیا کی تمام بڑی سوشل میڈیا ایپس کے سی ای اوز بھارتی ہیں‘ مشرق وسطیٰ کے چیپٹرز بھارت سے آپریٹ ہوتے ہیں یا پھر سنگاپور سے اور ان میں بھارتی بیٹھے ہیں‘ انھوں نے ناراض بلوچ نوجوانوں اور خواتین کو ہیرو بنانا شروع کر دیا‘ یہ جو بھی ریاست مخالف وڈیو بناتی تھیں سوشل میڈیا پر اسے بوسٹ مل جاتا تھا اور بلوچ خواتین دنوں میں مشہور ہو جاتی تھیں‘ ماہ رنگ بلوچ اس کی بہت بڑی مثال ہے‘ یہ عین جوانی میں بین الاقوامی شخصیت بن گئی‘ دوسری سائیڈ پر بھارت نے نوجوانوں کو عسکری ٹریننگ دینا شروع کر دی‘ انھیں بھارت بھی لے جایا گیا‘ انھیں بھارتی پاسپورٹ بھی دیے گئے اور رقم بھی‘ افغانستان میں طالبان کی حکومت کے بعد بھارت نے طالبان کا ایک بڑا اور بااثر گروپ اپنے ہاتھ میں لے لیا‘ اس گروپ کی مدد سے افغانستان میں ٹی ٹی پی اور بی ایل اے کے ٹریننگ کیمپس اور ٹھکانے بنا دیے گئے‘ یہ کتنا بڑا پروجیکٹ ہے آپ اس کا اندازہ صرف بی ایل اے کی فنڈنگ سے لگا لیجیے‘ بھارت ہر سال بی ایل اے کو ایک ارب ڈالر (280 ارب روپے) دیتا ہے‘ اسلحہ‘ ٹریننگ اور سیٹلائیٹ سپورٹ اس کے علاوہ ہے‘ دوسری طرف ٹی ٹی پی کو بھی رقم اور ٹریننگ دی جا رہی ہے‘ اسلحہ انھیں افغان حکومت سے مل جاتا ہے‘ را ان کے ساتھ نقشے اور ملک کے حساس علاقوں کی تفصیلات بھی شیئر کرتا ہے‘ آپ خود سوچیے بی ایل اے اور ٹی ٹی پی کے لوگ افغانستان اور بلوچستان کے پہاڑوں میں بیٹھے ہیں اور یہ بہت زیادہ پڑھے لکھے اور سمجھ دار لوگ نہیں ہیں لہٰذا یہ جعفر ایکسپریس کی موومنٹ کے بارے میں کیسے جان جاتے ہیں؟ انھیں کیسے پتا چلتا ہے وہ بولان کی کس پوزیشن پر ٹرین کا سینٹرل سسٹم سے رابطہ ختم ہو جاتا ہے یا موبائل فون سگنلز مکمل طور پر ختم ہو جاتے ہیں اور کون کون سا ایسا پوائنٹ ہے جہاں فوج اور سیکیورٹی ادارے فوری طور پر نہیں پہنچ سکتے اور ٹرین کے ذریعے کتنے فوجی چھٹیوں پر جا رہے ہیں‘ فوج آپریشن کے دوران کہاں پہنچ چکی ہے اور دہشت گردوں کو کس وقت ٹرین سے نکل کر غائب ہو جانا چاہیے اور پہاڑوں میں کس مقام پر پناہ لینی ہے؟ وغیرہ وغیرہ‘ دوسرا بنوں کینٹ سیکیورٹی سسٹم میں کس کس وقت تبدیلی آتی ہے‘ کس وقت کس پولیس اسٹیشن میں ڈیوٹی بدلتی ہے اور کون کس وقت تھانے سے غائب ہوتا ہے اور کس وقت کس مقام سے کون سا سیکیورٹی قافلہ یا گاڑی گزرے گی؟ یہ معلومات کسی بڑے ملک اور سیٹلائیٹ ٹیکنالوجی کے بغیر ممکن نہیں ہیں اور اس کے پیچھے را اور بھارت ہے ورنہ ٹی ٹی پی کے ساڑھے سات ہزار اور بی ایل اے کے 16 ہزار لوگ پاکستان جیسی ایٹمی طاقت کو کیسے نقصان پہنچا سکتے ہیں‘ یہ بھارت ہے اور اس کے دو مقصد ہیں‘ یہ پاکستان کو کم زور کرنا چاہتا ہے‘ یہ معاشی لحاظ سے مضبوط اور پرامن پاکستان افورڈ نہیں کر سکتا اور دوسرا یہ پاکستانی اسٹیبلشمنٹ کو ملک کے اندرونی مسائل میں الجھائے رکھنا چاہتا ہے تاکہ اس کی توجہ بھارت کی طرف مبذول نہ ہو سکے اور یہ کشمیر پر توجہ نہ دے سکیں۔

ہم اب آتے ہیں حل کی طرف۔ ہمارے پاس صرف تین حل ہیں‘ ہم ایک بار اکٹھے بیٹھ کر پالیسی بنائیں اور پاکستان میں موجود دہشت گردی اور علیحدگی پسندی کی تمام فیکٹریاں بند کر دیں‘ ہمیں اس کے لیے جو بھی کرنا پڑے ہمیں وہ کر گزرنا چاہیے ورنہ یہ چھوٹے چھوٹے زخم ہمیں قبر تک لے جائیں گے اور دوسرا ہمیں پوری دنیا کو یہ پیغام دینا ہوگا پاکستان ایک ”ہارڈ اسٹیٹ“ ہے آپ اگر اسے چھیڑیں گے تو یہ آپ کو نہیں چھوڑے گا بالخصوص یہ پیغام افغانستان کو ضرور جانا چاہیے‘ ہم نے 45 برسوں میں افغانستان کے لیے کیا کیا نہیں کیا لیکن اس کے جواب میں ہمیں کیا ملا؟ ہمیں افغانستان کو اب یہ بتانا ہو گا افغانستان سے اگر بی ایل اے اور ٹی ٹی پی آپریٹ ہو رہی ہیں تو پھر یہ ٹھکانے ختم کرنا ہوں گے ورنہ ہمارا نقصان بڑھتا رہے گا اور تیسرا امریکا کو درمیان میں ڈال کر ہمیں بھارت کو افغانستان سے نکالنا ہو گا‘ امریکا بھی بری طرح تھک چکا ہے لہٰذا ہم اگر اسے افغانستان کا کوئی ٹھوس حل دیں تو یہ قبول کر لے گا اور ہمیں یہ موقع ضائع نہیں کرنا چاہیے‘ پاکستان پھر ہی بچ سکے گا ورنہ حالات ہمارے ہاتھ سے تقریباً نکل چکے ہیں۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: INTEKHAB QUETTA

Bullet No. 5

Dated: 20 MAR 2025 Page No. 27

''اسپیس''

افکار پریشان

انور ساجدی

تبدیل شدہ حالات میں صحافیوں یا صحافت کے لئے اس ریاست میں ''اسپیس'' کم ہوگیا ہے۔اس لئے جو صاحب ثروت یا باوسائل صحافی اور وی لاگر تھے وہ یہ ملک چھوڑ کر چلے گئے ہیں۔اس جلاوطن مخلوق نے حکومت کے خلاف وہ دھماچوکڑی شروع کر دی ہے کہ پاکستان کی ساری سرکاری قیادت گھبرا اٹھی ہے۔پہلے انہوں نے پیکا ایکٹ نافذ کیا اس کے ساتھ ہتک عزت کا قانون لے آئے لیکن جلاوطن مخلوق کی وجہ سے حالات قابو میں نہیں آ رہے ہیں۔چند سال پہلے ہمارے ساتھی اور تنظیموں کے دوست ان لوگوں کو صحافی ماننے سے انکاری تھے لیکن آج سب انہیں سکہ بند صحافی آزاد مبصر اور بے باک وی لاگر ماننے پر مجبور ہیں۔جو آخری صحافی افغانستان کے راستے لندن فرار ہوئے وہ عمران ریاض خان تھے۔پیچھے سے نامعلوم افراد نے ان کا فارم ہاؤس جلا کر خاکستر کر دیا۔بھینس اور جانور ہنکا کر لے گئے۔اس پاگلکو کیا کہا جا سکتا ہے۔عمران خان کا فرزانہ آزادی اظہار کا دیوانہ اور صحافت کی جنگ لڑنے والا مجنوں ظاہر ہے کہ جو شخص اپنے کروڑوں کی املاک اپنی زندگی اور اپنا گھر چھوڑ کر جنگ لڑ رہا ہو تو اسے برابر انسان تو نہیں کہا جا سکتا۔سب سے پہلے تو احمد نورانی گئے تھے ان کا جانا عمران حکومت کے مظالم تھے۔ان سے تنگ آ کر وہ امریکہ چلے گئے لیکن خاندان پیچھے چھوڑ دیا۔انہوں نے وہاں جا کر فیکٹ فوکس کے عنوان سے ایک تحقیقاتی ادارہ بنایا اور تہلکہ مچایا۔پیچھے سے ان کے انکل سی پی این ای کے سینئر لیڈر رحمت علی رازی پر قیامت ٹوٹ پڑی۔وہ یہ صدمات جھیل نہ پائے اور ملک عدم روانہ ہوگئے۔نتیجہ یہ نکلا کہ ان کے بچے اپنا ادارہ سنبھال نہ پائے۔الزام ہے کہ وہ نورانی کے کزن ہیں۔دو روز قبل وہ ایک اور بڑی غلطی کر بیٹھے جس کی وجہ سے ان کے گھر پر چھاپہ پڑا اور بھائی گرفتار ہوگئے اور بوڑھی ماں کو اپنی آنکھوں کے سامنے یہ سب کچھ سہنا پڑا۔ایک ٹی وی اینکر معید پیرزادہ ہیں ان پر الزام تھا کہ وہ عمران خان کے طرف دار ہیں اور بات بھی کسی حد تک صحیح تھی۔ان کے چینل نے بھی انہیں نکال دیا تھا چنانچہ وہ امریکہ جانے میں کامیاب ہوئے وہ جلاوطن وی لاگرز میں سب سے زیادہ پڑھے لکھے ہیں ایک ''کوئٹہ وال'' صحافی وجاہت سعید ہے۔سیٹلر ہونے کے باوجود اردو کوئٹہ کے انداز میں بولتے ہیں۔آج کل وہ اپنے وی لاگز کے ذریعے تباہی پھیلا رہے ہیں۔حالانکہ ان کی ٹریننگ فوج میں ہوئی ہے لیکن آج کل باغی ہیں۔عمران خان کے گھریلو ملازم یعنی چیف آف اسٹاف شہباز گل بھی باہر جا کر وی لاگر بن گئے ہیں اور وہ طرح طرح کی معلومات یک جا کر کے نشر کرتے ہیں۔آفتاب اقبال کئی ٹی وی چینل بند کروا کر باہر چلے گئے۔وہ تو شروع سے ہی عمران خان کے حامی تھے وہ بھی کوئی کسر نہیں چھوڑ رہے جو اداروں کے اپنے بھگوڑے ہیں وہ ایسا پروپیگنڈا کر رہے ہیں کہ پاکستان میں اس کا تصور کرنا محال ہے۔حکومت وقت سوشل میڈیا کے اس باغی بریگیڈ کی وجہ سے بہت پریشان ہے لیکن مجبوری یہ ہے کہ انہیں غیر ممالک سے واپس لانا مشکل ہے اور نہ ہی ان کے یوٹیوب چینل بند کرنا پاکستانی حکمرانوں کی دسترس میں ہے۔حکمران کہہ رہے ہیں کہ سوشل میڈیا کی وجہ سے ملکی سلامتی خطرے میں ہے۔بھلا اتنی بڑی ریاست کو چند باغی یا آزاد منش وی لاگر سے کیا خطرہ ہو سکتا ہے۔ہو نہ ہو حکمرانوں کی اپنی اتنی کمزوریاں ہیں کہ وہ چند لوگوں کی مخالفانہ رائے یا پروپیگنڈا سے خوفزدہ ہیں حالانکہ ریاست کے اندر جو میڈیا ہے وہ مکمل تابع فرمان و مطیع اور حد درجہ جھکا ہوا ہے۔مختلف حکومتوں نے کر کر کے پرنٹ میڈیا کا اسپیس ختم کر دیا اس کے بعد بڑے بڑے سیٹھ صاحبان کے ٹی وی چینل بھی جھکا دیئے یعنی الیکٹرانک میڈیا کا اسپیس بھی ختم کر دیا گیا۔اب رہ گیا سوشل میڈیا یہ تو کسی کے کنٹرول میں نہیں ہے اور نہ ہی آنے والا ہے۔اس میں کمال یہ ہے کہ لوگ فیک ناموں سے اپنی سائٹس بناتے ہیں اور اس پر مختلف قسم کا مواد اپ لوڈ کرتے ہیں۔تحریک انصاف کے ہزاروں حامی بیرون ملک مقیم ہیں وہ جعلی ناموں سے انتہائی قابل اعتراض اخلاق باختہ اور بے ہودہ پوسٹیں لکھتے ہیں غالباً اس مخلوق پر اب عمران خان کا کنٹرول بھی نہیں ہے۔اس طبقہ کا سب سے زیادہ ہدف پنجاب کی وزیراعلیٰ محترمہ مریم نواز ہیں حال ہی میں پنجاب حکومت نے پرانے لاہور کی حالت ٹھیک کرنے کا فیصلہ کیا۔کامران لاشاری کی سربراہی میں ایک اتھارٹی بنائی گئی جس کے پیٹرن انچیف میاں محمد نواز شریف کو بنایا گیا۔سوشل میڈیا بریگیڈ نے ایسے لاحقے اور سابقے جوڑے کہ الامان والحفیظ۔مثال کے طور پر یہ کہا گیا کہ شریف خاندان پرانے لاہور کا رہائشی ہے۔اس علاقہ میں شاہی قلعہ اور قرب و جوار بھی آتا ہے۔تبصرہ کیا گیا کہ نواز شیف کو اتنے نیچے کر دیا گیا کہ پرانے لاہور کا ''گرو'' بنایا گیا۔

گزشتہ روز کی کانفرنس کے بعد سوشل میڈیا بریگیڈ نے مولانا فضل الرحمن کے خلاف محاذ کھول دیا ہے۔کہا جا رہا ہے کہ وہ عوام میں اور بات کرتے ہیں اور قومی کانفرنس میں اور بات کرتے ہیں۔انہوں نے بے رحمانہ آپریشن کی نہ صرف اجازت دی بلکہ وکالت بھی کی۔مولانا نے کچھ عرصہ قبل قومی اسمبلی میں جو چونکا دینے والا خطاب کیا تھا اس کے بعد بلوچستان کا مسئلہ ساری دنیا کے میڈیا کے ہاتھ لگا تھا خاص طور پر بھارتی میڈیا نے آسمان سر پر اٹھا لیا تھا۔مولانا صاحب ایک طرف پی ٹی آئی سے مذاکرات کر رہے ہیں تاکہ متحدہ اپوزیشن بنا کر رمضان کے بعد مل کر تحریک چلائی جا سکے۔دوسری جانب بند کمروں میں وہ آپریشنوں کی حمایت کر کے موجودہ حکومت کو طوالت دینے کا سامان کر رہے ہیں۔تحریک انصاف 26ویں ترمیم کے موقع پر بھی بے وقوف بن گئی تھی۔مولانا نے نہ صرف خود ترمیم کے حق میں ووٹ دیا بلکہ تحریک انصاف کو بہلا پھسلا کر ووٹ دینے پر آمادہ کر لیا تھا لیکن لوگوں کو معلوم نہیں کہ علماء کے حالیہ بہیمانہ قتل کے بعد مولانا خوفزدہ ہیں اور وہ چاہتے ہیں کہ ایسے عناصر کا قلع قمع کیا جائے جو پختونخوا اور بلوچستان کے ایسے علماء کو راستے سے ہٹا رہے ہیں جن کا تعلق جے یو آئی سے ہے۔افغانستان اور پختونخوا کے جو حالات ہیں ایسے لگتا ہے کہ سرکار کے طرف دار علماء کرام کے لئے اسپیس کم ہو رہا ہے۔مولانا پاکستانی سیاست کے ستون ہیں۔انتہائی زیرک اور معاملہ فہم انسان ہیں ان کی ہستی حکومتوں یا ریاست کے لئے باعث تقویت ہے۔ایک ہمارے بھائی محمود خان اچکزئی ہیں جو آج کل آئین پاکستان کو بچانے کے لئے بلاوجہ اچھل کود کر رہے ہیں جب اس آئینکے خالق کے لئے اسپیس ختم ہوگیا تو محمود خان اسے بحال کر کے کیا حاصل کریں گے۔وہ صدیوں سے ایک ایسے علاقے کے باسی ہیں جسے کالونی کی حیثیت حاصل ہے۔وہ بھول گئے ہیں کہ کالونی کے باشندوں کو نہ آقاؤں کے برابر رتبہ ملتا ہے اور نہ ہی ان کی بات سنجیدگی سے سنی جاتی ہے۔کبھی کبھار گماں ہوتا ہے کہ 1973ء کے آئین کا ٹھیکہ محمود خان نے اٹھا رکھا ہے جو کہ نہ تین میں ہیں نہ تیرہ میں۔اگرچہ ان کا نعرہ ہے ''بولان تا چترال پشتونستان'' لیکن مقام افسوس ہے کہ انہیں نہ بولان کا پتہ ہے اور نہ ہی چترال کا۔محمود خان کو پہلے اپنے علاقہ اپنے گھر اور اپنے لوگوں کا جائزہ لینا چاہیے اس کے بعد پاکستان کا قومی لیڈر بننے کی سعی کرنا چاہیے۔جو زمینی حقائق ہیں ان کے مطابق صرف صحافت کیا آزادانہ سیاست کا اسپیس بھی کم یا ختم ہوگیا ہے۔یہ کیا حکومت ہے کہ وزیراعظم روز ڈانٹ اور تنقید برداشت کرے اور خوش ہو کہ وہ کرسی پر متمکن ہے۔یہ جو وزراء کی فوج ظفر موج ہے کس کام کی ہے۔راج تو مافیاز کا چلتا ہے۔معیشت ان کے کنٹرول میں ہے۔جب بھی دیکھو پارلیمنٹ کا کورم پورا نہیں ہوتا۔اراکین کی اس لئے دلچسپی نہیں ہے کہ وہ اپنی اور پارلیمنٹ کی وقعت جان چکے ہیں۔عدلیہ تو ایک اور گمر خیالی دنیا میں داخل ہو چکی ہے۔ضیاء الحق نے صحیح کہا تھا کہ یہ جمہوری نہیں اسلامی سیکورٹی ریاست ہے۔یہاں مغربی جمہوریت کبھی نہیں آ سکتی۔ان کے مطابق اسلامی ریاست میں اختیارات امیرالمومنین کے ہاتھوں میں مرتکز ہوتے ہیں۔ضیاء الحق نے اگرچہ فوجی گورنر مقرر کر کے صوبے برقرار رکھے تھے لیکن عملاً انہوں نے وحدانی نظام قائم کیا تھا حالیہ برس ریاست عملاً ایک وحدانی ریاست بن گئی ہے۔صوبے کھانے پینے میں آزاد ہیں لیکن ریاست کی روح ون یونٹ جیسی ہوگئی ہے۔لہٰذا 1973ء کے آئین کا مکمل نفاذ اس پر حکمران کا چلنا 18ویں ترمیم اور نیا این ایف سی ایوارڈ اپنی وقعت کھو چکے ہیں۔لہٰذا ریاست کے معاملات اسی طرح چلتے رہیں گے۔وقت گزرنے کے ساتھ صحافت اور بنیادی حقوق اور اظہار رائے کے لئے اسپیس مزید کم ہو جائے گا۔

☆☆☆☆

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: Zamana Quetta

Bullet No. 5 Dated: 20 MAR 2025 Page No. 28

گوادر: ملکی سلامتی سے معاشی مفاد تک

خالد کشمیری

تاریخ اس حقیقت کو اپنے دامن میں سمیٹے ہوئے ہے کہ جب 14 اگست 1947ء کو پاکستان معرض وجود میں آیا تو اس کی سالمیت کی بقاء کو دو انتہائی اہم ترین مسائل ورثہ میں ملے اولاً مسئلہ کشمیر اور ثانیاً گوادر۔ بانی پاکستان حضرت قائداعظمؒ نے کشمیر کی اہمیت کے حوالے سے صرف ایک فقرے میں قوم کو اس کی سنگینی کا احساس دلا دیا تھا کہ کشمیر پاکستان کے لئے شہ رگ کی حیثیت رکھتا ہے۔ جہاں تک گوادر کا تعلق تھا یہ مسئلہ بھی کوئی کم اہمیت کا حامل نہیں تھا۔ اس کی نشاندہی وطن عزیز کے بانی کے ایک انتہائی معتمر رفیق نے اپنے الفاظ میں یوں کی کہ گوادر جب تک ایک غیر ملک کے ہاتھ میں تھا تب تک ہمیں یوں محسوس ہوتا تھا گویا ہم ایک ایسے مکان میں رہ رہے ہیں جس کا عقبی کمرہ کسی اجنبی کے تصرف میں ہے اور یہ اجنبی کسی وقت بھی اسے ایک پاکستان دشمن کے ہاتھ فروخت کر سکتا ہے اور وہ دشمن بھی اس سودے کے عوض بڑی سے بڑی رقم ادا کر سکتا ہے۔ مطلب صاف ظاہر ہے کہ ایک طرح سے ملک کی ریڑھ کی ہڈی پر دشمن قبضہ جما سکتا تھا۔ ملکی سلامتی کے ایسے خطرات کو بھانپتے ہوئے بانیان پاکستان ہی میں سے حضرت قائداعظمؒ کے ایک معتمد رفیق نامور سیاستدان ملک فیروز خان نون نے گوادر کے حصول کی دل و جان کے ساتھ جدوجہد کا آغاز کر دیا تھا۔

کراچی سے سات سو کلو میٹر دور دو ہزار چار سو مربع میل پر محیط گوادر اٹھارویں صدی میں بلوچستان ہی کا حصہ تھا۔ اس کی اہمیت وافادیت ہی کے پیش نظر قیام پاکستان کے بعد حکومت پاکستان کے درد دل رکھنے والے قومی سوچ کے حامل بے لوث سیاسی رہنماؤں کے نزدیک کشمیر کی طرح گوادر کا حصول بھی پاکستان کے لئے زندگی اور موت کا مسئلہ بن چکا تھا اور ان کے سرخیل ملک فیروز خان نون تھے۔

ملک فیروز خان نون بھلوال سے ایک بڑے زمیندار خاندان کے چشم و چراغ تھے۔ انگلستان سے بیرسٹری کی تعلیم کے بعد وکالت کا پیشہ اختیار کیا اور ساتھ ہی سیاست میں حصہ لینے لگے۔ تحریک پاکستان میں بانی پاکستان حضرت قائداعظمؒ کے معتمد ساتھیوں میں ان کا شمار ہوتا تھا۔ قیام پاکستان کے بعد قائداعظمؒ کے معتمد خصوصی کے طور پر انہوں نے اسلامی ممالک کا دورہ کیا آپ دھیمے مزاج اور بصیرت سے مالا مال نہایت زیرک انسان تھے۔ انہوں نے گوادر کو پاکستان کے لئے حاصل کرنے کی خاطر جو کامیاب جدوجہد کی بانیان پاکستان کی پوری کیپ ان کی تعریف میں رطب اللسان رہی۔ اسی حوالے سے پاکستان کے ایک نامور بیوروکریٹ جناب الطاف گوہر (مرحوم) نے اپنی کتاب "لکھتے رہے جنوں کی حکایت" میں گوادر کے حوالے سے لکھا ہے کہ ملک فیروز خان نون نے برطانیہ کے وزیراعظم ہیرالڈ میکملن کو اس بات پر قائل کر لیا کہ گوادر کا دو ہزار چار سو مربع میل کا رقبہ پاکستان کو واپس کر دیا جائے یہ ایک حساس معاملہ تھا اس لئے کہ گوادر مسقط کے قبضے تھا اور مسقط سے برطانیہ کا انتہائی قریبی تعلق تھا۔ گوادر کی واپسی کے معاملے کو (ملک فیروز خان نون صاحب نے انتہائی خوبی اور دوراندیشی سے سلجھا دیا۔ آج اگر گوادر پاکستان کو واپس نہ مل چکا ہوتا تو مکران کے ساحل پر ہمارے دفاعی نظام کو بڑی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا۔

حقیقت یہ ہے کہ گوادر اگر پاکستان کا حصہ نہ بنتا تو پاکستان کی سمندری سرحد مفلوج ہو چکی ہوتی۔ اٹھارہویں صدی میں گوادر' خان آف قلات میر نصیر نوری بلوچ کی ملکیت میں تھا۔ مگر قبائل کی کشمکش کے باعث خان آف قلات کی گرفت وہاں ڈھیلی پڑ چکی تھی کہ 1783ء میں مسقط کے ایک شہزادے سعد سلطان کا اپنے بھائی سے جھگڑا ہو گیا۔ اس حوالے سے مورخین نے مختلف آراء کا اظہار کیا ہے۔ مگر امر واقع یہ ہے کہ خان آف قلات میر نصیر خان نے نہ صرف سعد سلطان کو پناہ دی بلکہ گوادر کا علاقہ اور وہاں کی آمدنی بھی لامحدود مدت کے لئے شہزادے کے نام کر دی۔ اس کے بعد شہزادے نے گوادر میں آ کر رہائش اختیار کر لی۔ 1797ء میں سلطان واپس مسقط جا کر وہاں کا حکمران بن گیا مگر اس نے گوادر خان قلات کو واپس کرنے کی بجائے اس پر اپنا تسلط قائم رکھا۔ 1804ء میں وہ وفات پا گیا بعد میں اس کے بیٹے حکمران بن گئے۔ ادھر بلوچستان کے بلیدی قبیلے نے گوادر پر قبضہ کر لیا مگر مسقط کی فوجوں نے آ کر اس علاقے کو واپس لیا۔ 1838ء میں پہلی افغان جنگ میں برطانیہ کی توجہ اس علاقے پر ہوئی ظاہر ہے برطانیہ کی ہوس ملک گیری عروج پر تھی اس نے میجر گولڈ سمتھ کی نگرانی میں قبضہ کر لیا گوادر پر اور پھر 1863ء میں گوادر پر اپنا اسسٹنٹ پولیٹکل ایجنٹ مقرر کر دیا۔ ساتھ ہی ہندوستان میں برطانیہ کی برٹش کمپنی کے جہازوں نے گوادر اور پسنی کی بندرگاہوں کو استعمال کرنا شروع کر دیا۔ قلات کے حکمران نے 1861ء میں گوادر کی واپسی کا مطالبہ کرنا شروع کیا تھا بالآخر اس معاملے یا جھگڑے کو نمٹانے کے لئے برٹش کالونیل ایڈمنسٹریشن نے ثالثی کے بہانے مداخلت کی اور وقت کے سلطان آف اومان سے اپنے لئے اپنی روایتی منافقانہ اور مکارانہ روش پر عمل کرتے ہوئے مراعات حاصل کر کے قلات خاندان کا یہ مطالبہ مسترد کر دیا کہ بعض دیگر گواہوں کے مطابق یہ علاقہ کافی عرصہ سے سلطنت اومان کی جاگیر ہے۔ گویا حتمی فیصلہ کسی کے حق میں نہ ہوا اور اپنی فوج کے ساتھ برطانیہ علاقے پر قابض ہو گیا یہ قبضہ سوا سو برس کے عرصہ پر محیط رہا۔

جب قیام پاکستان کے بعد حکومت پاکستان نے مسئلہ گوادر ایک بار پھر اٹھایا مگر 1949ء میں مذاکرات بے نتیجہ رہے۔ ملک فیروز خاں نون گوادر کے سلسلے میں معرکتہ الارا جدوجہد کا اپنی کتاب "چشم دید" میں لکھتے ہیں۔

میں 1956ء میں وزیر خارجہ مقرر ہوا تو گوادر سے متعلق کاغذات طلب کئے اور اس قصے کا بغور مطالعہ کرنے کے بعد حکومت برطانیہ کے توسط سے مذاکرات کا سلسلہ شروع کر دیا۔ برطانیہ کے سامنے ایک مشکل کام آ پڑا تھا۔ ایک طرف دولت مشترکہ کا ایک رکن تھا دوسری طرف یار وفادار سلطان مسقط' جس کے ساتھ ڈیڑھ (150) سال کے گہرے مراسم تھے ان دونوں کے مفادات ایک دوسرے سے متصادم تھے۔ میری توقعات کا پارہ کبھی اوپر چڑھتا تھا اور کبھی نیچے گر جاتا تھا۔ ادھر گفت و شنید بدستور جاری رہی۔ یہاں تک کہ میں نے 1959ء میں وزارت عظمیٰ کی ذمہ داریاں سنبھال لیں اور گوادر حاصل کرنے میں کامیابی حاصل کر لی"۔ گوادر کو پاکستان کا حصہ بنانا بہت بڑا کارنامہ تھا لیکن اس پر کوئی جشن منایا گیا نہ ہی اس کا کریڈٹ دیا گیا۔ اس کی وجہ بھی ملک فیروز خان نون نے خود ہی لکھی ہے۔ لکھتے ہیں "میں نے برطانیہ اور صدر سکندر مرزا سے وعدہ کر لیا تھا کہ اس موقع پر کوئی جشن نہیں منایا جائے گا کیونکہ اس طرح سلطان مسقط کے جذبات مجروح ہونے کا اندیشہ تھا۔ پاکستان کے اس صف اول کے سیاستدان اور وزیراعظم اپنی خودنوشت میں لکھتے ہیں۔ مجھے پاکستان میں اس وقت کے برطانوی وزیراعظم مسٹر ہیرالڈ میکملن اور لیڈی ڈوتھی کے خیر مقدم کا بھی شرف حاصل ہوا۔ مسٹر میکملن پاکستان کے بہت اچھے دوست ہیں میں مسٹر میکملن اور ان کے وزیر خارجہ مسٹر سلون لائیڈ کا ذاتی طور پر ممنون ہوں جنہوں نے گوادر کے معاملہ میں میرے ساتھ دوستانہ اعانت کا سلوک روا رکھا۔ (جاری ہے)

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ حکومت بلوچستان

Daily: Zamana Quetta

Bullet No. 5

Dated: 20 MAR 2025

Page No. 28

سوچ سمجھ کر فیصلے کرنے کی ضرورت!

تلخیاں

علی احمد ڈھلوں

ali.dhillon@ymail.com

ایک محتاط اندازے کے مطابق گزشتہ سال مارچ سے رواں سال مارچ تک مختلف دہشت گرد کارروائیوں میں ہمارے 2 ہزار کے قریب جوان شہید ہوئے ہیں،،، ان میں سب سے زیادہ کے پی کے اور بلوچستان میں شہادتیں ہوئی ہیں۔ جبکہ گزشتہ ایک ماہ سے ان شہداء کی تعداد میں اضافے کے بعد ملک بھر میں تشویش پائی جاتی ہے اور بلوچستان میں تو حالات اس نہج پر پہنچ چکے ہیں کہ دن دیہاڑے ٹرین اغوا کر کے چار سو سے زائد مسافروں کو یرغمال بنا لیا جاتا ہے۔ ٹرینمیں سفر کرنے والوں کی شناخت کر کے مارا جاتا ہے۔ یہی نہیں بلکہ پاک افغان بارڈر پر چاروں طرف سے فوجی چھاؤنی کو گھیر کر وہاں موجود تمام اہلکاروں کو شہید کر دیا جاتا ہے۔ اور پھر کے پی کے میں وزیرستان اور پارہ چنار جیسے علاقے بھی کسی سے ڈھکے چھپے نہیں ہیں جہاں عام شہریوں کے ساتھ ساتھ سکیورٹی فورسز کو نشانہ بنانا معمول بن چکا ہے۔ اب اسے آپ سکیورٹی گیپ سمجھ لیں، ناقص انتظامی حالات سمجھ لیں، بیرونی دہشت گردی سمجھ لیں، بھارت کا قصور سمجھ لیں، افغانستان کی جانب سے دراندازی سمجھ لیں، ایران کی جانب سے دہشت گردوں کی آمد سمجھ لیں، طالبان کی کارروائیاں سمجھ لیں، کالعدم بی ایل اے کی کارروائیاں سمجھ لیں۔ امریکا کا قصور سمجھ لیں، تحریک انصاف کا قصور سمجھ لیں، عمران خان کی غلطیاں سمجھ لیں، محمود خان اچکزئی کی ہٹ دھرمی سمجھ لیں، مولانا فضل الرحمن کی ناقص حکمت عملی سمجھ لیں، جہادی عنصر غالب آنے کا امکان سمجھ لیں، ریاست کے کمزور ہونے کا اعتراف سمجھ لیں یا کمزور سیاسی حکومت کی ناقص پالیسیاں سمجھ لیں۔۔۔۔۔لیکن جواب تو دینا ہوگا۔

اس سوال کا جواب تلاش کرنے کے لیے گزشتہ روز" ان کیمرہ اجلاس" ہوا جس میں قائدین تحریک انصاف، بانی تحریک انصاف، وزیر داخلہ اور صدر ان لیگ کے علاوہ تمام سیاسی جماعتوں نے شرکت کی۔ یہاں یہ بھی بتاتا چلوں کہ" ان کیمرہ اجلاس" ایک ایسا اجلاس ہوتا ہے جو بند کمرے میں منعقد کیا جاتا ہے اور اس میں عوام یا میڈیا کو شرکت کی اجازت نہیں ہوتی۔ یہ اصطلاح عام طور پر حکومت، پارلیمنٹ، عدلیہ، یا کسی تنظیم کے خفیہ اجلاسوں کے لیے استعمال کی جاتی ہے۔ اس اجلاس میں کیے گئے فیصلوں کو خفیہ رکھا جاتا ہے،،، جہاں حساس معاملات پر بحث ہوتی ہے،،، اور سکیورٹی اداروں کے سربراہان بریفنگ دیتے ہیں۔ وزرائے اعظم اور دیگر رہنما اپنا اپنا "ان پٹ" دے کر ایک اعلامیہ جاری کرتے ہیں۔

اس اجلاس میں سب سے اہم آرمی چیف جنرل عاصم منیر کی تقریر تھی جس میں انہوں نے کہا کہ ملک کی سلامتی سے بڑا کوئی ایجنڈا نہیں، کوئی تحریک نہیں، کوئی شخصیت نہیں۔ پائیدار استحکام کے لئے قومی طاقت کے تمام عناصر کو ہم آہنگی کے ساتھ کام کرنا ہوگا۔ یہ ہماری اور ہماری آنے والی نسلوں کی بقا کی جنگ ہے، اس کے علاوہ انہوں نے سیاسی قیادت پر تنقید کرتے ہوئے کہا ہمیں گورننس گیپ کو بھی ختم کرنے کی ضرورت ہے یہ" گورننس کا گیپ" کیوں اور کیسے آیا؟ میری ناقص رائے میں معذرت کے ساتھ جب 17 سیٹوں والی پارٹی کو ملک پر مسلط کیا جائے گا، عوام کے اصلی منتخب نمائندوں کو دھاندلے سے ہرا کر، پاکستانی عوام کے سب سے پاپولر لیڈر کو جیل میں ڈال کر ملک چلانے کی کوشش کی جائے گی تو" گورننس کا گیپ" ہی آتا ہے۔ حالانکہ اس وقت تحریک انصاف پر تنقید کی جا رہی ہے کہ اس کے دور میں طالبان کو لا کر بسایا گیا تو بتاتا چلوں کہ ان دنوں دہشت گردی نہ ہونے کے برابر تھی۔ نہیں یقین تو آپ خود ڈیٹا نکال کر دیکھ لیں، دودھ کا دودھ پانی کا پانی ہو جائے گا!

آرمی چیف نے ریاست کو ہارڈ اسٹیٹ بنانے کی بات بھی کی۔ کسی ریاست کو ہارڈ اسٹیٹ بنانے کا مطلب ہوتا ہے کہ وہاں پر موجود تمام مزاحمتوں کو بزور طاقت کچلنا۔ طاقت کے ذریعے گورننس بہتر بنانا، ریاستی قوانین پر عمل درآمد کروانا، طاقت کے ذریعے معیشت کو بہتر بنانا (حالانکہ ابھی تک بیرونی انویسٹمنٹ کے حوالے سے کارکردگی مایوس کن ہے)، اور طاقت کے ذریعے اداروں کو مضبوط بنانا ہے۔ اگر ہم اس حوالے سے تاریخی پس منظر کی بات کریں تو پاکستان میں کئی مواقع ایسے آئے جب ملک کو بغیر کسی مشاورت کے" ہارڈ اسٹیٹ" بنانے کی کوشش کی گئی مگر وہ گلے پڑ گئی۔ اس کی پہلی مثال آپ بھٹو کے دور حکومت سے لے سکتے ہیں جب انہوں نے بلوچ کو سبق سکھانے کے لیے آپریشن کیا۔ ذوالفقار علی بھٹو نے 1973 میں بلوچستان اور سرحد (موجودہ خیبر پختونخوا) میں نیشنل عوامی پارٹی (نیپ) کی صوبائی حکومتیں برطرف کر دیں جس کے بعد جھالاوان اور مری بیلٹ میں گوریلا جنگ شروع ہوگئی۔ اسی دور میں نیپ رہنماؤں کو گرفتار کیا گیا، جن میں بلوچستان سے تعلق رکھنے والے غوث بخش بزنجو، سردار عطا اللہ مینگل، اور خیر بخش مری شامل تھے۔ ان رہنماؤں کے خلاف حیدرآباد سازش کیس بنایا گیا۔ بھٹو حکومت نے مری اور جھالاوان کے علاقوں میں فوجی آپریشن کا آغاز کیا جسے چمالانگ آپریشن بھی کہا جاتا ہے۔ اس آپریشن میں کوبرا ہیلی کاپٹروں نے گوریلا کیمپوں اور مری آبادیوں پر حملے کیے جس کے بعد بلوچستان ایک ایسے تنازع میں دھنستا گیا جس کے اثرات آج تک برقرار ہیں۔۔۔ پھر جنرل ضیاء کے دور میں بھی کچھ دیر امن برقرار رہا اور قدرے سوفٹ امیج دکھاتے ہوئے انہوں نے بلوچستان میں عام معافی کا اعلان کیا۔ اور اس قدر" سافٹ اسٹیٹ" کا تاثر دیا کہ 30 لاکھ افغان مہاجرین کو پاکستان میں بسایا۔ جن کی تیسری نسل اس ملک میں جوان ہو رہی ہے۔ اور بقول وزارت داخلہ کے ہر دوسری دہشت گردی میں افغان دہشت گردوں کا ہاتھ ہوتا ہے۔

پھر مشرف صاحب آئے تو انہوں نے سافٹ امیج کو ختم کر کے ایک بار پھر" ہارڈ اسٹیٹ" کا تاثر دیا اور نواب اکبر بگٹی کے خلاف سخت آپریشن کرتے ہوئے انہیں موت کے گھاٹ اتار دیا، اس آپریشن نے بلوچ عسکریت پسندی کی ایک نئی لہر کو جنم دیا۔ جسے اب تک ختم نہ کیا جا سکا۔ پھر اسی دور میں سوات آپریشن کیا گیا،،، اور وہاں طاقت کے استعمال سے طالبان کو افغانستان کی طرف دھکیلا گیا،،، لیکن اس کے بعد وہ پورے ملک میں پھیل گئے اور ہر شہر میں خودکش دھماکے کیے گئے جن میں ہزاروں کی تعداد میں عام شہری جاں بحق ہوئے۔

الغرض ہر دور میں دہشت گردی کے خلاف ملک کی سیاسی اور عسکری قیادت نے ایک نئے عزم اور ولولے کا اعلان کیا، ہر بار ہماری بحث یہی رہی کہ اب ہم نے ہارڈ پالیسی کی طرف جانا ہے یا سافٹ حکمت عملی کو اختیار کرنا ہے۔ بہرکیف میرے خیال میں اس وقت ملک میں ادارے موجود ہیں، قوانین موجود ہیں، سیاسی جماعتیں موجود ہیں، قائدین موجود ہیں مگر کسی کو یہ سمجھ نہیں آ رہی ہے کہ کس نے کیا کام کرنا ہے۔ اس لیے کسی بھی پلان کو بنانے سے پہلے ماضی کی طرف ایک دفعہ جھانک لیں!